﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد 17 | جمعۃ المبارک 26/نومبر 2010ء | 19/ذی الحج 1431 ہجری قمری ❁ 26/فتح 1389 ہجری شمسی | شمارہ 48

ملائکہ کی تسبیح

اور تو فرشتوں کو دیکھے گا کہ عرش کے ماحول کو گھیرے میں لئے ہوئے ہوں گے۔ وہ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کر رہے ہوں گے اور ان کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ سب حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ (الزمر:76)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

عیسائی مشنریوں اور پادریوں کی پوری کوشش اس امر میں صَرف ہو رہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اور جس طرح ممکن ہو اسلام کو نابود کیا جاوے۔ عیسائی پادریوں نے اپنی ان اغراض میں کامیابی حاصل کرنے کے واسطے بہت سے طریقے اختیار کئے ہیں۔ ان تمام امور کو یکجائی طور پر کوئی عقلمند سوچے اور خدا کے لئے غور کرے کہ کیا خدا کی خاص تجلی کی ضرورت نہیں؟

قرآن شریف کہتا ہے کہ ایسی آفتوں کے وقت حفاظت قرآن کے لئے مامور آتا ہے اور حدیث کہتی ہے کہ ہر صدی کے سر پر مجدد بھیجا جاتا ہے۔ پھر ضرورتیں موجود ہیں اور یہ وعدے حفاظت اور تجدید دین کے الگ ہیں۔

مَیں نے جو مجدد ہونے کا دعویٰ کیا ہے کہ مَیں فسادوں کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا ہوں حدیث اور قرآن کی بنا پر کیا ہے۔
اب جو لوگ میری تکذیب کریں گے وہ میری نہیں اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کریں گے۔

’’بیرونی حصہ میں دیکھو کہ جس قدر مذاہب مختلفہ موجود ہیں ان میں سے ہر ایک اسلام کو نابود کرنا چاہتا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ عیسائی مذہب اسلام کا سخت دشمن ہے۔ عیسائی مشنریوں اور پادریوں کی ساری کوشش اس ایک امر میں صرف ہو رہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اور جس طرح ممکن ہو اسلام کو نابود کیا جاوے اور اُس توحید کو جو اسلام نے قائم کی تھی جس کے لئے اس کو بہت سی جانوں کا کفّارہ دینا پڑا تھا، اسے ناپید کر کے یسوع کی خدائی کا دنیا کو قائل کرایا جاوے اور اس کے خون پر یقین دلایا جاوے جو بے قیدی آزادی اور اباحت کی زندگی کو پیدا کرتا ہے اور اس طرح پر وہ پاک غرض تقویٰ وطہارت وعملی پاکیزگی کی جو اسلام کا مدعا تھا مفقود کی جاوے۔ عیسائی پادریوں نے اپنی ان اغراض میں کامیابی حاصل کرنے کے واسطے بہت سے طریقے اختیار کئے ہیں اور افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ انہوں نے ایک لاکھ سے زیادہ مسلمانوں کو مرتد کر لیا۔ اور بہت سے ہیں جن کو نیم عیسائی بنا دیا ہے۔ اور بہت بڑی تعداد ان لوگوں کی ہے جو ملحدانہ طبیعت رکھتے ہیں اور اپنی طرز بود و باش اور رفتار و گفتار میں عیسائیت کے اثر سے متاثر ہیں۔ نوجوانوں کی ایک جماعت اور مخلوق ہے جو مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوئی ہے اور کالجوں میں اس کی تربیت ہوئی۔ وہ خدا تعالیٰ کے کلام کی بجائے فلسفہ اور طبعیات کی قدر کرتی ہے اور اس کو مقدم اور ضروری سمجھتی ہے اسلام اس کے نزدیک عرب کے جنگلوں کے حسب حال تھا۔ ان باتوں اور حالتوں کو جب مَیں دیکھتا ہوں اور سنتا ہوں، مَیں دوسروں کی بابت کچھ نہیں کہہ سکتا مگر میرے دل پر سخت صدمہ ہوتا ہے کہ آج اسلام ان مشکلات اور آفتوں میں پھنسا ہوا ہے اور مسلمانوں کی اولاد کی یہ حالت ہو رہی ہے جو وہ اسلام کو اپنے مذاق ہی کے خلاف سمجھتے ہیں۔

تیسری قسم کے لوگ وہ ہیں جو الٰہی حدود سے باہر تو نہیں ہوئے۔ حلال کو حرام نہیں کرتے مگر وضع قطع لباس پسند کرتے ہیں انہوں نے ایک قدم نصرانیت میں رکھا ہوا ہے۔ اب صاف سمجھ آتا ہے کہ اندرونی طور پر وہ بدعات اور مشرکانہ رسوم ہیں اور بیرونی طور پر یہ آفتیں، خصوصاً صلیبی مذہب نے جو نقصان پہنچایا ہے۔ اسلام وہ مذہب تھا کہ اگر ایک آدمی بھی اس سے نکل جاتا اور مرتد ہو جاتا تو قیامت برپا ہو جاتی اور یا اب یہ حالت ہے کہ مرتدوں کی انتہا ہی نہیں رہی۔

اب ان تمام امور کو یکجائی طور پر کوئی عقلمند سوچے اور خدا کے لئے غور کرے کہ کیا خدا کی خاص تجلّی کی ضرورت نہیں؟ کیا ابھی تک خدا تعالیٰ کے اس وعدہ حفاظت کے پورا ہونے کا وقت نہیں آیا کہ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ (الحجر:10) اگر اس وقت اس کی مدد اور تجلّی کی ضرورت نہیں تو کوئی ہمیں بتائے کہ وہ وقت کب آئے گا۔ غور کرو اور سوچو کہ ایک طرف تو واقعات یہ ظاہر کرتے ہیں کہ اس قسم کی ضرورتیں پیدا ہو گئی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی خاص تجلّی فرمائے اور اپنے دین کی نصرت عملی سچائیوں اور آسمانی تائیدات سے کر کے دکھاوے۔ دوسری طرف صدی نے مہر لگا دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کے موافق (جو اس کے برگزیدہ اور افضل الرسل خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر جاری ہوا کہ ہر صدی کے سر پر تجدید دین کے لیے مجدد بنا کر بھیجا جاوے گا) کوئی مجدد آنا چاہئے۔ صدی میں سے انیس برس گزر گئے مگر اب تک باوجود ان ضرورتوں کے پیدا ہو جانے کے بھی کوئی مامور مبعوث نہیں ہوا تو پھر خدا کے لئے غور کرو کہ اس میں اسلام کا کیا باقی رہتا ہے؟ کیا اس سے اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ کے وعدہ کا خلاف ثابت نہ ہوگا؟ کیا اس سے ارسال مجدد کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باطل نہ ہوگی؟ کیا یہ نہ پایا جائے گا کہ اسلام ایسا مذہب ہے کہ اس پر آفتیں آئیں اور خدا تعالیٰ کو اس کے لیے غیرت نہ آئی؟۔

اب کوئی ہمارے دعویٰ کو چھوڑے اور الگ رہنے دے مگر ان باتوں کو سوچ کر جواب دے۔ میری تکذیب کرو گے تو اسلام کو ہاتھ سے تمہیں دینا پڑے گا۔ مگر مَیں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف کے وعدہ کہ موافق اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی حفاظت فرمائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کی بشارت کے موافق خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا اور یہ ثابت ہو گیا کہ صَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوۡلُہٗ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی باتیں سچّی ہیں۔ ظالم طبع ہے وہ انسان جو ان کی تکذیب کرتا ہے۔

اب میرا یہ دعویٰ کہ اس صدی پر مَیں تجدید دین کے لیے بھیجا گیا ہوں، صاف ہے۔ مَیں زور سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے اور اس پر بائیس برس سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے اس قدر عرصہ تک میری تائیدوں کا ہونا یہ اللہ تعالیٰ کا الزام اور حجت ہے تم لوگوں پر۔ کیونکہ مَیں نے جو مجدد ہونے کا دعویٰ کیا ہے کہ مَیں فسادوں کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا ہوں حدیث اور قرآن کی بنا پر کیا ہے اب جو لوگ میری تکذیب کریں گے وہ میری نہیں، اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کریں گے۔ ان کو کوئی حق تکذیب کا نہیں پہنچتا جب تک وہ میری جگہ دوسرا مصلح پیش نہ کریں۔ کیونکہ زمانہ اور وقت بتاتا ہے کہ مصلح آنا چاہئے۔ کیونکہ ہر جگہ مفاسد پیدا ہو چکے ہیں۔ اور قرآن شریف کہتا ہے کہ ایسی آفتوں کے وقت حفاظت قرآن کے لئے مامور آتا ہے اور حدیث کہتی ہے کہ ہر صدی کے سر پر مجدد بھیجا جاتا ہے۔ پھر ضرورتیں موجود ہیں اور یہ وعدے حفاظت اور تجدید دین کے الگ ہیں۔ تو ان ضرورتوں اور وعدوں کے موافق آنے والے کی تکذیب کی تو دو ہی صورتیں ہیں یا کوئی اور مصلح پیش کیا جاوے یا ان وعدوں کی تکذیب کی جاوے‘‘۔

(31/اگست 1901ء۔ ملفوظات جلد دوم صفحہ 357-359 جدید ایڈیشن)

کہاں ممکن ترے فضلوں کا اِرقام

جماعت احمدیہ کی حقانیت، خلافت احمدیہ کی برکات اور اسلام احمدیت کے حق میں اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت اور رؤیاء وکشوف کے ذریعہ احمدیت کی صداقت کی طرف ہدایت کے نہایت دلچسپ اور غیر معمولی عظمت کے حامل ایمان افروز واقعات

(عبدالماجد طاھر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر ۔ لندن)

(دوسری قسط)

ہورہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار

۞......مکرم تمیم ابو دقہ صاحب (اُردن) لکھتے ہیں کہ عراق کے ایک قومی شاعر کے بارہ میں پتہ چلا ہے جس نے انٹرنیٹ (You Tube) پر اپنے قصائد اور کچھ ویڈیو Clips ڈالے ہوئے ہیں۔ پھر خاکسار نے خود ان کو چیک کیا اور بہت عمدہ پایا۔ عجیب بات ہے کہ ہمیں اس شاعر کے بارہ میں کچھ معلوم نہ تھا۔ ظاہر ہے کہ اس کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہیں جو یہ ویڈیو وغیرہ تیار کر کے انٹرنیٹ پر ڈالتے ہیں۔ ان ویڈیوز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خلفاء کرام کی تصاویر کے علاوہ کچھ اور تصویریں بھی ہیں۔ ویڈیوز دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دوست آپس میں ملتے او رشعری نشستیں کرتے ہیں۔

الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے تھوڑے عرصہ میں جماعت کا پیغام دور دراز کے آفاق میں پہنچا دیا ہے جس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔

لطف کی بات یہ ہے کہ یہ قصائد حضرت مسیح موعود علیہ السلام، آپ کے خلفاء کرام اور خلافت سے محبت سے لبریز ہیں۔ ان سے یہ بھی نظر آتا ہے کہ یہ شاعر اور ان کے ساتھی ہماری جماعت کے عقائد و روایات کو بڑی حد تک سمجھتے ہیں اور اس کا سہرا ایم ٹی اے کے سر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مدح میں ان کے بعض اشعار کا ترجمہ اس طرح ہے:

◉ اے امام مہدی تیری محبت میری روح کی پیاس ہے اور تیرے نور نے میرے اندر محل تعمیر کر رکھے ہیں۔

◉ مَیں نے تیری بیعت کی ہے اور اب تیری محبت مجھ میں ٹھاٹھیں مار رہی ہے جو حضرت علی کی محبت کا پرتَو ہے۔ تُو محمد ﷺ کا ظل اور جری الانبیاء ہے۔

◉ مجھے آپ سے عشق ہے۔ آپ کی شخصیت سے مجھے باران رحمت کی امید ہے جس کا مَیں طلبگار ہوں۔

◉ مَیں آنحضرت ﷺ اور آپ کے عشق میں دیوانہ ہوں اور آپ کے ذریعہ اہل بیت کی خوشبو سونگھ رہا ہوں۔

ایک اور قصیدہ میں قدرت ثانیہ کا ذکر کرتے ہوئے اہل عراق کو احمدیت قبول کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔

۞...... برکینا فاسو سے سوڈوگو موسیٰ صاحب لاہو جماعت ریجن بوبوجلاسو بیان کرتے ہیں کہ مَیں ایک مسجد میں امام تھا اور میرا شاگرد احمدی ہو گیا اور اکثر مجھے احمدی ہونے کی تبلیغ کرتا تھا۔ کہتے ہیں کہ ایک دن مَیں نے خواب میں دیکھا کہ دنیا ختم ہو گئی ہے اور لوگ دو گروپس میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک گروپ سفید لباس میں اور نورانی چہروں والے ہیں جبکہ دوسرا گروپ کالے لباس میں ہے اور ان کے چہرے بگڑے ہوئے ہیں۔ کہتے ہیں میرا شاگرد مجھے سفید لباس والوں کے ساتھ نظر آیا۔ پھر یہی خواب ایک دن دوبارہ دیکھی۔ اس دفعہ ایک بزرگ کو دیکھا جو سفید لباس والوں کے ساتھ تھے اور وہ مجھے اپنی طرف کھینچتے ہیں اور مَیں پھسلتا جاتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ اس خواب کے اگلے روز مَیں اپنے شاگرد کے ہاں گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی بزرگ جو مجھے اپنی طرف کھینچ رہے تھے ان کی تصویر اس کے گھر میں لگی ہے۔ مَیں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو کہنے لگا کہ یہ ہمارے موجودہ خلیفہ کی تصویر ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ سُن کر مَیں نے اسے کچھ نہیں بتایا اور گاؤں سے بوبوجلاسو جماعت کے مشن ہاؤس میں آ کر بیعت کر لی۔

۞...... مکرم امیر صاحب جزائر فجی 2004ء کی رپورٹ میں لکھتے ہیں: کافی عرصہ سے ہم رابی جزیرہ پر مسجد بنانے کی کوشش کر رہے تھے لیکن وہاں کی لوکل کونسل کے قوانین کے مطابق جماعت کے لئے زمین حاصل کرنا اور مسجد بنانا انتہائی مشکل تھا۔ جب بھی درخواست دی جاتی، منظور نہ ہوتی۔ کونسل والے کہہ دیتے کہ کوئی مناسب جگہ نہیں ہے۔ کونسل کی طرف سے بار بار کے انکار پر ہمارے صدر جماعت احمد راؤ تارا صاحب اور ان کی بیوی نے اپنے رہائشی مکان کو مسجد کے لئے وقف کر دیا۔ جماعت نے کونسل کو لکھ کر اس جگہ مسجد کی تعمیر کی اجازت چاہی اور ساتھ ہی حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں خصوصی دعا کی درخواست کی گئی کہ اللہ تعالیٰ اب کونسل والوں کے دل بدل دے۔ ادھر ہم نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی تو دوسری طرف ہمیں کونسل والوں کی طرف سے خط ملا کہ آپ کو مسجد اور مشن ہاؤس تعمیر کرنے کی اجازت دی جا رہی ہے۔

خواب میں خلیفۂ وقت کا صحت کے لئے دعا دینا اور بیماری کا دور ہو جانا

۞...... 2004ء میں آئیوری کوسٹ سے بھی جلسہ سالانہ بورکینا فاسو پر 152 افراد پر مشتمل وفد آیا ہوا تھا۔ بورکینا فاسو کے اس جلسہ میں حضور ایدہ اللہ بنفس نفیس شرکت فرما رہے تھے۔ یہ احباب تین دن کا لمبا تھکا دینے والا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ ان لوگوں نے بعد میں بتایا کہ وہ سفر کے دوران صرف ایک دعا کرتے رہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں موقع عطا فرما دے کہ وہ کسی طرح خلیفۂ وقت کو ہاتھ لگا لیں۔ ملاقات کے دوران جب مصافحہ ہوا تو ان کے چہرے خوشی سے تمتما اٹھے کہ خدا تعالیٰ نے ان کی دعا سن لی ہے۔

۞...... آئیوری کوسٹ کے ایک معلم وتری آزماؤنہ صاحب کے بارہ میں بیان کیا گیا کہ وہ اس قدر بیمار ہوئے کہ موت کے قریب پہنچ گئے۔ انہوں نے اپنے ورثاء کو جمع کر لیا اور اپنے ترکہ کی تقسیم کے بارہ میں انہیں وصیت کر دی اور خود موت کا انتظار کرنے لگے۔ بظاہر زندگی کی کوئی امید نہیں تھی۔ اسی دوران ایک روز رات کو خواب میں دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تشریف لائے ہیں اور ان کے سر پر ہاتھ رکھ کر ان کی صحت کے لئے دعا کی ہے۔ صبح اٹھے تو بالکل صحتمند تھے اور بیماری کا نام و نشان نہ تھا۔ سارے خاندان کو اکٹھا کیا اور بتایا کہ اس طرح مَیں نے خواب دیکھا ہے اب مجھے اس بیماری سے موت نہیں آئے گی انشاء اللہ۔ چنانچہ اس کے بعد یہ مسلسل خدمت دین میں مصروف ہیں۔ یہ معلم خود بھی بورکینا فاسو جلسہ پر آئے ہوئے تھے۔ حضور انور کو ملے اور حضور انور نے ازراہ شفقت ان کے سر پر ہاتھ رکھا۔

ایک ایمان افروز مبارک خواب

۞...... البانیہ جماعت کے ایک نو احمدی مرکیلیان شپارٹی (Markelian Shparthi) اپنی ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضور انور کی طرف سے ارشاد ہونے کے بعد کہ سونے سے پہلے درود شریف پڑھا جائے مَیں ہر روز باقاعدگی سے درود پڑھتا رہا۔ اس کے نتیجہ میں بہت بڑا اجر مجھے عطا ہوا۔ ابتدا فروری کی ایک رات جب مَیں اپنے کالج کی تعلیم کی وجہ سے روحانی لحاظ سے بہت پریشان تھا میرے ساتھ ایک ایسا واقعہ ہوا جس نے مجھے حیران کیا اور ساتھ بہت خوشی بھی حاصل ہوئی۔ مَیں نے ایک خواب دیکھا جس میں مَیں نے اپنے آپ کو آنحضرت ﷺ کے مجاہدین اور اصحاب میں پایا۔ دیکھا کہ ایک جنگ ہو رہی ہے اور اس موقع پر دشمن اپنے گھوڑوں پر ایک پہاڑی کے پیچھے واپس بھاگ رہا ہے۔ ہم اس بات سے بہت خوش ہوئے اور چونکہ ہم اس وقت تھکے ہوئے تھے وہاں پر ایک کمرہ میں بیٹھ گئے جو سبز اور سفید رنگ سے رنگا ہوا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ مَیں باورچی خانہ میں جا کر پتہ کروں کہ دوپہر کا کھانا تیار ہو گیا ہے کہ نہیں؟ مَیں نے کچن میں جا کر وہاں موجود ایک خاتون سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ ابھی کھانا تیار نہیں ہوا لیکن صرف میکرونی (Makroni) کھانے کو ہے۔ پھر مَیں اسی کمرہ میں واپس آیا جس میں آنحضرت ﷺ تشریف فرما تھے۔ وہاں پر میرے والد صاحب، میرے کزن اور کچھ لوگ ایک لمبی چورس میز کے گرد بیٹھے تھے جس کی لکڑی ہلکے پیلے رنگ کی تھی۔ مَیں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کی کہ کھانا ابھی تیار نہیں ہے اور صرف میکرونی کھانے کے لئے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا تو وہی کھا لیتے ہیں۔ مَیں اس وقت اپنے آپ کو روحانی لحاظ سے بہت بلند مرتبہ محسوس کر رہا تھا جیسے میرا حضور ﷺ سے بہت گہرا اور قریبی تعلق ہے۔ ابھی تک مَیں اگرچہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ ہی تھا لیکن آپ کا چہرہ نہیں دیکھ پایا تھا اور اس وقت جب مَیں آپ کے چہرہ کی طرف توجہ کرتا ہوں تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور میرے منہ سے بے اختیار یہ الفاظ نکلے ''سُبْحَانَ اللّٰہ''۔

چند ماہ قبل مَیں نے مبلغ سلسلہ صمد غوری صاحب سے سوال کیا تھا کہ ایک نو احمدی ہوتے ہوئے مجھے کیسے یقین آئے گا کہ حضرت مرزا مسرور احمد خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ خلیفہ ہیں اور لوگوں کے مقرر کردہ نہیں ہیں؟ مبلغ صاحب نے مجھے مناسب جواب دیا اور بہت زیادہ دعاؤں کی طرف توجہ دلائی۔ مگر میرے سوال کا بہت زیادہ قابل اعتبار جواب وہی ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے مجھے اس خواب کے ذریعہ ملا کہ درحقیقت حضرت خلیفۃ المسیح ہی اس زمانہ میں آنحضرت ﷺ کے نمائندہ ہیں۔

خوابوں کے ذریعہ رہنمائی

۞...... مکرمہ ھالہ محمد الجوہری صاحبہ آف مصر اپنے خط محررہ دسمبر 2007ء میں لکھتی ہیں: مَیں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت امام مہدی اور آپ کی جماعت پانی کے اوپر چل رہے ہیں۔ مَیں نے درخواست کی کہ مجھے بھی شرف مصاحبت بخشیں۔ انہوں نے کہا کہ واپسی پر ہم آپ کو بھی ساتھ لے لیں گے۔ اس رؤیا کے بعد مَیں نے صوفی ازم میں تلاشِ حق شروع کی لیکن اطمینان نہ ہوا۔ مَیں نے کہا کہ میری خواب سے مراد صوفی فرقہ نہیں ہو سکتا۔ باوجود اس کے کہ ان لوگوں کا اصرار تھا کہ مَیں نے انہی کو خواب میں دیکھا ہے۔ گھر آ کر مَیں ٹی وی پر مختلف چینل دیکھنے لگی یہاں تک کہ ایم ٹی اے العربیہ نظر آیا۔ میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ مَیں نے اس چینل پر وہی شخص دیکھا جس کو خواب میں دیکھا تھا کہ وہ امام مہدی ہے اور پانی پر چل رہا ہے اور یہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس تھے۔

۞......مکرم حدّاد عبدالقادر صاحب آف الجزائر اپنے خط محررہ اکتوبر 2004ء میں لکھتے ہیں:

مَیں نے 2004ء میں رمضان المبارک میں خواب دیکھا کہ ایک شخص نے مجھے کہا کہ آؤ مَیں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کے لئے لے چلتا ہوں۔ مَیں نے دیکھا کہ تقریباً ایک میٹر اونچی دیوار کے پیچھے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کھڑے ہیں۔ آپ مجھے دیکھ کر مسکرائے۔ پھر دیکھا کہ حضور ﷺ اور دیوار کے مابین ایک گندمی رنگ کا شخص کھڑا ہے جس کی سیاہ گھنی داڑھی ہے۔ آنحضور ﷺ اس آدمی کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں کہ ھٰذَا رَسُوْلُ اللّٰہ۔ کہ یہ اللہ کا رسول ہے۔ پھر آپ مشرقی جانب ایک نور کی طرف چلے جاتے ہیں جبکہ یہ شخص اسی جگہ کھڑا رہتا ہے۔

چار سال بعد 2008ء میں اتفاقاً جماعت احمدیہ کا ٹی وی چینل دیکھا تو مجھے اس شخص کی تصویر نظر آئی جس کو مَیں نے خواب میں آنحضور ﷺ کے ساتھ دیکھا تھا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر تھی۔ چنانچہ مَیں نے اسی وقت بیعت کر لی۔

(باقی آئندہ)

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر120

عربوں کی خبرگیری کا فرض

1893ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی عربی کتاب حمامۃ البشریٰ تالیف فرمائی اس میں خدائی بشارت اور حکم لکھتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

وَإِنَّ رَبِّی قَد بَشَّرَنِی فِی الْعَرَبِ وَأَلْهَمَنِی أَنْ أُمَوِّنَهُمْ وَأُرِيَهُمْ طَرِيْقَهُمْ وَأُصْلِحَ لَهُمْ شُيُوْنَهُم۔

(حمامة البشری روحانی خزائن جلد 7 ص 182)

ترجمہ: اور میرے ربّ نے اہلِ عرب کی نسبت مجھے بشارت دی اور الہام کیا ہے کہ میں انکی خبر گیری کروں اور ٹھیک راہ بتاؤں اور انکے معاملات کو درست کروں۔

اس الٰہی ارشاد کے تحت جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عربوں کے لئے کتب تالیف فرمائیں اور مختلف امور میں ان کی راہنمائی فرمائی وہاں آپ کے خلفائے عظام بھی آپؑ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہر موقع پر نہ صرف فرضِ نصیحت ادا فرمایا بلکہ عربوں کی خبر گیری اور ان کے معاملات کی درستگی کے لئے ہر ممکن عملی قدم بھی اٹھایا۔

جماعت احمدیہ کی تاریخ کا مطالعہ کرنے والا اس کے صفحات میں دین اسلام کی تبلیغ واشاعت، آنحضرت ﷺ کی عزت وناموس کی غیرت اور قرآن کریم کی عظمت و اعجاز کے پرچار اور ایمان وایقان کی حکایتوں اور اخلاص و وفا کی داستانوں کے علاوہ زریں الفاظ میں خلافت احمدیہ کے مقامات مقدسہ کی حفاظت کے لئے سینہ سپر ہونے کی مثالیں بھی درج پائے گا۔ جب بھی مقامات مقدسہ کو خطرہ لاحق ہوا اس کے دفاع میں اٹھنے والی پہلی مؤثر آواز خلافت احمدیہ کی رہی ہے۔

2000ء میں سعودی حکومت نے ایک قانون پاس کیا جس کے تحت غیر ملکیوں کو سعودی عرب میں رہائشی مکانات کے مالکانہ حقوق حاصل کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔اس فیصلہ پر مشتمل تفاصیل SAGIA یعنی (Saudi Arabian General Investment Authority) کی آفیشل ویب سائٹ پر دی گئیں جبکہ مندرجہ ذیل لنک پر بھی اس کی تفاصیل آج تک انٹرنیٹ پر موجود ہیں:

http://www.saudi embassy.net/about/country-information/laws.Foreign Investment_ Act_and_Executive_ Rules.aspx

اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہد مبارک کی ابتدا میں ہی سعودی عرب کے ایک روزنامہ ''الوطن'' کی 19 جولائی 2003ء کی اشاعت میں کنگ فیصل یونیورسٹی کی پروفیسر ڈاکٹر امیمہ احمد الجلاہمہ نے ایک آرٹیکل شائع کیا جس کا انگلش ترجمہ The Middle East Media (MEMRI) یعنی Research Institute کی طرف سے ایک رپورٹ کی شکل میں انٹرنیٹ پر آج بھی موجود ہے۔اس آرٹیکل میں بتایا گیا ہے کہ بعض شدت پسند یہودی ربّیوں نے فتویٰ دیا ہے کہ عراقی سرزمین بھی گریٹر اسرائیل کی حدود میں داخل ہے۔لہذا امریکی اور برطانوی فوجوں کی حفاظت میں یہودی کثرت سے عراق میں زمینیں خریدنے کے منصوبے بنا رہے ہیں۔وغیرہ وغیرہ۔

2004ء کے شروع میں خبریں آنی شروع ہوئیں کہ سن 2000ء میں بنائے ہوئے سعودی قانون میں یہودی خیبر، تبوک اور دیگر ایسے علاقوں میں واپسی کا خواب پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں جہاں پرانے زمانے میں یہودی آباد تھے۔ چونکہ فلسطین میں بھی یہی غلطی ہوئی اور عراق میں بھی اسی غلطی کو دہرایا جا رہا تھا اس لئے حضور انور نے اس بارہ میں سعودی عرب اور دیگر عرب ممالک کو اس سنگین خطرے سے آگاہ کرنے کا ارشاد فرمایا۔اور خلافت کی راہنمائی میں جماعت نے اس بارہ میں اپنا کردار ادا کیا اور مختلف سطح پر اس مسئلہ کو اجاگر کیا گیا۔اس سلسلہ میں ایک دو عربی اخبارات نے ہمارے بعض احمدیوں کی طرف سے مرسلہ خطوط بھی شائع کئے، اس سلسلہ میں یمن کا اخبار ''البلاغ'' خصوصی طور پر قابل ذکر ہے۔

2004ء میں سعودی مجلس شوریٰ کے وفد نے دنیا کے مختلف ممالک کا دورہ کیا جہاں مختلف قومیتوں سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کو اپنے نظام شوریٰ کے بارہ میں آگاہ کیا اور اس کے بارہ میں ان کی آراء سنیں اور سوالات کے جوابات دیئے۔اس سلسلہ میں مؤرخہ 21 مارچ 2004ء کو اس وفد نے اوسلو یونیورسٹی کا دورہ بھی کیا جہاں مسلمان طلباء کے ساتھ ایک سیشن ہوا جس میں ناروے میں بسنے والے ہمارے احمدی طالبعلم مکرم حمزہ راجپوت صاحب نے بھی شرکت کی۔سوالات کے وقفہ میں انہوں نے اس وفد سے کہا کہ ہمیں سعودی عرب میں غیر ملکیوں کو جائیداد کے مالکانہ حقوق دینے کے بارہ میں صادر ہونے والے آپ کے نئے قانون کے بارہ میں کچھ خدشات لاحق ہیں، کیونکہ یہودی بھی اس اجازت سے فائدہ اٹھا کر اپنی دیرینہ خواہش کے مطابق مکہ اور مدینہ میں زمینیں خریدنے کی کوشش کریں گے جس کا نتیجہ بہرحال اچھا نہیں ہے۔اس وفد نے اس کا یہ جواب دیا کہ ایک تو یہ بیچی جانے والی زمین مکہ اور مدینہ میں نہیں ہے دوسرا صرف رہائش کے لئے مخصوص ہے، یعنی رہائشی مکانات کے علاوہ زمین فروخت نہیں ہوگی۔

یوں ایک ایسے وقت میں جب کہ دنیا کے مسلمانوں نے اس معاملہ کی سنگینی کو نہ سمجھا اس وقت حضور انور کے ارشاد اور راہنمائی میں اس سنگین خطرہ سے عرب دنیا کو آگاہ کرنے کے لئے جماعت نے اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔

یاسر عرفات کی وفات پر تعزیت

11 نومبر 2004ء کو فلسطینی تحریک آزادی کے چیئرمین اور صدر فلسطین یاسر عرفات فرانس کے ایک ہسپتال میں وفات پاگئے۔ان کی وفات پر حضور انور کی طرف سے 12 نومبر کو فلسطینی تحریک آزادی کے نئے چیئرمین عباس محمود، عبوری حکومت کے صدر روحی فتوح اور فلسطینی وزیراعظم احمد قریع کو تعزیتی خط ارسال کیا گیا جس میں فلسطین اور اہل فلسطین کے لئے مرحوم کی خدمات کو سراہا گیا۔نیز جماعت احمدیہ اور فلسطین کے قضیہ کے دفاع اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کی خدمات کا ذکر کیا گیا۔

پہلی عربی ویب سائٹ کا قیام

گوکہ 2001ء کی ابتداء میں جماعت کی مرکزی ویب سائیٹ www.alislam.org کا اجراء ہو گیا تھا جس میں عربی سیکشن بھی رکھا گیا تھا اور اس سیکشن میں کُل چھ کتب، چار پمفلٹس، تفسیر سورۃ فاتحہ اور بیعت فارم رکھے گئے تھے۔لیکن عرب احباب کی اس مواد تک سہولت کے ساتھ رسائی اور اس کی بنا پر جماعت کے ساتھ رابطہ کسی قدر مشکل امر تھا۔نیز جماعت احمدیہ کا سارا عربی لٹریچر ویب سائٹ پر میسر نہ تھا۔دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے لے کر آج تک جماعت کی اکثر کتب عرب ممالک میں پہنچانا مشکل امر رہا ہے کیونکہ عرب ملکوں میں ان کو چھپوانے کی اجازت نہیں ہے جبکہ دیگر ملکوں سے ان کا بھیجنا تقریبًا ناممکن ہے کیونکہ راستہ میں ہی ان کو ضبط کر لیا جاتا ہے۔علاوہ ازیں اسی عرصہ میں انٹرنیٹ پر مختلف عربی ویب سائیٹس کا بہت زیادہ اضافہ اور رواج ہوا اور بعض عیسائی ویب سائٹس پر اسلام، نبی کریم ﷺ اور قرآن کریم کے خلافت پروپیگنڈا شروع ہوا جس کا جواب دینے کے لئے نیز جماعت کا سارا لٹریچر عربوں تک پہنچانے کے لئے عربی ویب سائیٹ کی ضرورت کو شدت سے محسوس کیا گیا۔

جلسہ سالانہ برطانیہ 2004ء کے موقعہ پر مکرم محمد شریف عودہ صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں ویب سائٹ بنانے اور جماعت احمدیہ کبابیر کو یہ کام سونپنے کی درخواست کی۔حضور انور نے اس بارہ میں مکمل سکیم بنا کر پیش کرنے کا ارشاد فرمایا۔نیز اس ویب پر مواد ڈالنے اور دیگر انتظامی امور کے بارہ میں ہدایات ارشاد فرمائیں۔ جماعت احمدیہ کبابیر نے اس پر کام شروع کر دیا اور بعد میں مختلف امور کے جائزہ کے بعد حضور انور نے 19/اکتوبر 2004ء کو یہ ویب سائٹ بنا کر چلانے کی اجازت مرحمت فرمادی اور عربک ڈیسک کو اس کے جملہ مواد کی چیکنگ کی ہدایت فرمائی۔چنانچہ اس سال کے آخر تک اس ویب سائیٹ نے www.islamahmadiyya.net کے ایڈریس کے ساتھ تجرباتی طور پر کام شروع کر دیا تھا جبکہ اس کا رسمی طور پر اعلان حضور انور نے جلسہ سالانہ برطانیہ 2005ء کے موقع پر فرمایا۔آپ نے اس جلسہ میں مورخہ 29/جولائی 2005ء کو اس ویب سائیٹ کے بارہ میں فرمایا:

''امسال عربی زبان میں جماعت کی پہلی ویب سائٹ لانچ کی جارہی ہے جو کہ جماعت احمدیہ کبابیر نے بڑی محنت سے تیار کی ہے اور ماشاء اللہ اس میں ڈالے گئے مواد، اس کی ترتیب وتزئین اور سہولت کے ساتھ اس مواد تک رسائی کے اعتبار سے نہایت شاندار اور قابل قدر محنت کا نتیجہ معلوم ہوتی ہے۔مکرم امیر صاحب کبابیر کی نگرانی میں ہمارے کبابیر کے خدام کی ایک ٹیم نے دن رات محنت کرکے اس کو تیار کیا ہے۔ اس کے مینجر میمون لطفی عودہ صاحب ہیں جبکہ دیگر خدمت کرنے والوں میں سے چند کے نام قابل ذکر ہیں: **ربیع مُفلِح، جعفر محمد عودہ ، بلال عبد الکریم عودہ، ہاشم عودہ اور عبد السلام عودہ**''۔

عربی ویب سائیٹ پر موجود مواد

کئی دفعہ یہ بات سامنے آئی ہے کہ ہمارے احمدی برادران کئی عربوں کو تبلیغ کرتے ہیں اور مختلف کتب اور تبلیغی مواد کے سلسلہ میں بسا اوقات پوچھتے ہیں ، اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پر عربی ویب سائٹ پر موجود مواد کا مختصراً ذکر کر دیا جائے تا کہ احباب کو پتہ چل سکے کہ کس قدر مواد ہماری عربی ویب سائٹ پر موجود ہے اور کس طرح وہ اپنے زیر تبلیغ عرب دوستوں کو ویب سائٹ کے ذریعہ ہی اچھی خاصی معلومات فراہم کرسکتے ہیں۔

کتب:

خدا تعالیٰ کے فضل سے عربی ویب سائیٹ پر اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی اور ترجمہ شدہ 18 کتب، تفسیر کبیر جلد 1 تا 9 کا عربی ترجمہ، خلفائے احمدیت کی 17 مختلف کتب کے تراجم ،جبکہ دیگر علمائے احمدیت کی 15 کتب اور تراجم موجود ہیں اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ کتب ''روحانی خزائن'' کا لنک بھی دیا گیا ہے۔

ویڈیوز:

عربی ویب سائٹ پر 600 سے زیادہ ''لقاء مع العرب''، ''سبیل الهدی'' اور دیگر عربی پروگرامز کی ویڈیوز موجود ہیں۔جبکہ ''الحوار المباشر'' کے آج تک ریکارڈ ہونے والے تمام پروگرامز بھی میسر ہیں۔

آڈیوز:

2005ء سے لے کر 2007ء تک چیدہ چیدہ جبکہ فروری 2008ء سے آج تک باقاعدہ ہر خطبہ کی عربی ڈبنگ (Dubbing) کے ساتھ آڈیو اور تحریری عربی ترجمہ کی فائلز موجود ہیں۔علاوہ ازیں مختلف قصائد کی ریکارڈنگز بھی موجود ہیں۔

تعارفی مواد:

بعض لوگ جماعت کے بارہ میں اختصار کے ساتھ معلومات کے خواہاں ہوتے ہیں تا کہ جماعت کے بارہ میں ان کے ذہن میں ایک تصور قائم ہو جائے پھر مزید تحقیق کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔اس لئے ویب سائٹ پر مختصر طور پر سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ودلائل صدق المسیح الموعود، بیعت فارم، نظام خلافت وسیرت خلفائے احمدیت، عربوں میں مختصر تاریخ احمدیت، جماعت کے عقائد، مفاہیم اور تفاسیر وافکار، مختلف اہم موضوعات پر مضامین ، مختلف تصاویر وغیرہ بھی ویب سائٹ کا حصہ ہیں۔

مجلّہ التقویٰ اور متفرق سوالات کے جوابات

ویب سائیٹ پر 2001ء سے لے کر آج تک مجلّہ التقوی کے تمام شمارے موجود ہیں۔

نیز سینکڑوں کی تعداد میں لوگوں کے سوالات اور ان کے جوابات موجود ہیں جن کی تبویب کر کے ان کو عناوین کے تحت رکھا گیا ہے تا کہ نئے سوال کرنے والوں کے لئے سابقہ جوابوں سے استفادہ آسان ہو سکے۔

مبارکبادیں اور علمی مقابلے

کچھ عرصہ سے عیدین وغیرہ کے مواقع پر احباب کے حضور انور ایدہ اللہ کو عید مبارک کے پیغامات نیز آپس میں ایک دوسرے کو عید مبارک کہنے کے لئے بھی ایک خاص حصے کا اضافہ کیا گیا ہے۔لوگوں کے مرسلہ پیغامات کو چیک کرنے کے بعد ویب سائٹ پر ڈال دیا جاتا ہے۔

اسی طرح کچھ عرصہ سے جماعت احمدیہ کبابیر بعض خاص مواقع پر ویب سائٹ پر علمی مقابلہ جات بھی کرواتی ہے جن سے نہ صرف علمی فائدہ ہوتا ہے بلکہ عربی ویب سائٹ پر موجود مواد کے بارہ میں لوگوں میں آگاہی بھی بڑھتی ہے۔

خارجی روابط:

ویب سائٹ پر ایم ٹی اے 3 لائیو، ایم ٹی اے 1,2، جماعت کی مرکزی ویب سائٹ alislam.org ، ہیومینٹی فرسٹ، جلسہ سالانہ اور عربی کتب خریدنے والی ویب سائٹ kitaabee .net کے لنک موجود ہیں۔ جہاں سے لوگ رقم ادا کرکے کتب خرید سکتے ہیں۔

بعض تبصرے

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس وقت MTA-3 العربیۃ پر 24 گھنٹے عربی زبان میں مختلف پروگرام چل رہے ہیں۔ اسی طرح کئی عرب احمدی ای میل اور اپنے مدونات وغیرہ سے تبلیغ کر رہے ہیں اور ویب سائٹ پر سوالات اور دیگر مواد سے بھی لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ایسی صورتحال میں یہ کہنا تو مشکل ہے کہ کسی نے جماعت کی صرف ویب سائٹ ہی دیکھی ہو اور احمدیت کے بارہ میں تحقیق کے دوران ایم ٹی اے العربیہ نہ دیکھا ہو، یا اس کے برعکس ایم ٹی اے العربیہ دیکھا ہو اور ویب سائٹ کے مواد سے بے خبر ہو، اس لئے لوگوں کے تبصرہ جات میں ٹی وی پروگرامز اور ویب سائٹ وغیرہ سب کا مجموعی بیان ہوتا ہے۔ ذیل میں چند ایسے تبصرے پیش ہیں جن میں ویب سائٹ کا بھی نمایاں طور پر ذکر آیا ہے:

ویب سائٹ بہت پسند آئی

✿ ......مکرم طارق نصیر صاحب اُردن سے لکھتے ہیں:۔

احمدی بھائیو، السلام علیکم۔ مَیں کسی وجہ سے ایک دینی مسئلہ کو ویب سائٹوں کے ذریعہ حل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اتفاق سے آپ کا ویب سائٹ بھی دیکھنے کا موقع ملا جو مجھے بہت پسند آیا اور بار بار اسے پڑھا اور حیران رہ گیا کہ آپ کی جماعت قرآن کریم کی حفاظت پر کمر بستہ ہے۔ اس کی تحریرات میں جگہ جگہ رسول کریم ﷺ کی محبت بھری پڑی ہے۔ آپ ساری امت مسلمہ کے لئے جو علمی کام کر رہے ہیں اس کو دیکھ کر مَیں بھی اپنے آپ کو آپ کی جماعت کا ہی ایک فرد محسوس کرتا ہوں اور ایسا لگتا ہے کہ میری گمشدہ چیز مجھے واپس مل گئی ہے۔

ساری کتابیں ڈاؤن لوڈ کر لی ہیں

✿ ......روزیار غازی محمد صدیق، کردستان (عراق) کے اہم صحافی ہیں انہوں نے بذریعہ فون بتایا:

مَیں آپ کے چینل کی نشریات دیکھتا رہتا ہوں۔ اور خدا کے فضل کے بعد آپ کے چینل پر نشر ہونے والے پروگرامز کی وجہ سے مَیں خود کو آپ کی جماعت کا ایک فرد سمجھتا ہوں۔ ہم نے جماعت کی عربی ویب سائٹ سے اکثر مضامین اور کتب ڈاؤن لوڈ کر لی ہیں اور ان کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ مَیں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بیعت کرنا چاہتا ہوں اور میرے ساتھ میری بیوی بھی بیعت کرنا چاہتی ہے۔ اسی طرح میرے تین بھائی اور ایک کزن بھی جو کہ انجینئر ہے بیعت کے خواہاں ہیں۔

✿ ......مکرم رضا الزیانی صاحب تیونس سے تحریر کرتے ہیں: خدا کی قسم مجھے آپ سے خدا کی خاطر محبت ہے اور جب سے مَیں نے بیعت کی ہے اپنے اندر خدا تعالیٰ کے افضال و برکات کا نمایاں طور پر مشاہدہ کر رہا ہوں۔ جب سے آپ لوگوں نے عیسائی پادریوں کے جواب دینے شروع کئے مجھے آپ کے پروگرام نے کھینچا، اور آپ کے دلائل اور انداز گفتگو نے مجھے قائل کیا اور میرا روز کا معمول ہو گیا کہ ایم ٹی اے دیکھوں۔ مَیں نے انٹرنیٹ پر موجود ساری کتابیں ڈاؤن لوڈ کر کے مطالعہ کر لی ہیں۔ مَیں اپنے آپ کو احمدی سمجھنے لگا تھا لیکن جب سے یہ پتہ چلا ہے کہ باقاعدہ حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت ضروری ہے تو مَیں نے بیعت کر لی ہے۔

ویب سائٹ کا اثر

✿ ......مکرم محمود صاحب الجزائر سے لکھتے ہیں:

عید کے مبارک موقع پر تمام دنیا کے احمدیوں اور خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس حفظہ اللہ کی خدمت میں پر خلوص مبارکباد عرض ہے۔ مجھے آپ کی خاکساری اور خطبوں میں استقلال اور دینی گفتگو اور تبلیغی دوروں نے بہت متأثر کیا ہے۔

جو شخص جماعت کے افکار کا علم رکھتا اور اس کی کتابیں پڑھتا اور اس کی ویب سائٹ کا مطالعہ کرتا ہے اس کے دل میں برکت کی روح ڈالی جاتی ہے اور اس پر ہدایت کی روشنی منکشف ہو جاتی ہے۔ اور وہ خدا اور اس کے دین اور اس کی مخلوق کی محبت میں بڑھتا جاتا ہے، اور اس کا سینہ اپنے اردگرد کے مسلمانوں اور غیروں سب کے لئے کشادہ ہو جاتا ہے۔ اے خدا تو حق اور حق کی تائید کرنے والے ہر شخص کی نصرت فرما اور ہر طالب حق و ہدایت کے دل میں حق کی شعاع پیدا فرما۔ اور ہر اس شخص کی مدد فرما جو امن وسلامتی اور محبت کا پیغام دیتا ہے۔ اور ہر گمراہ کو صراط مستقیم کی طرف ہدایت دے۔ آمین۔ والحمد للہ ربّ العالمین۔

ویب سائٹ دیکھنے پر خدا کا شکر

✿ ......مکرم سلطان الھیبی صاحب جن کا اصل وطن چیچنیا ہے اور اس وقت آسٹریا میں مقیم ہیں، عربی زبان جانتے ہیں لہذا انہوں نے عربی زبان میں اپنے خط میں لکھا:

آپ کی ویب سائٹ پر کیا ہی خوبصورت تفسیر قرآن پڑھنے کو ملی۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے اس سائٹ کی طرف میری راہنمائی کی تا کہ اس روحانی کلام سے لذت اٹھاؤں۔ یہ انسانی کلام نہیں ہے۔ اس میں ایسی روحانیت ہے جو دلوں کو زندہ کرتی ہے۔ واللہ اس پُر لطف کلام سے بڑھ کر کوئی چیز دل کو لبھانے والی نہیں۔ میری دلی تمنا ہے کہ آپ روسی زبان میں بھی ایسی سائٹ تیار کریں کیونکہ مَیں چاہتا ہوں کہ میرے چیچنیا کے ہم قوم بھائی بھی کثیر تعداد میں اس عظیم انسان کو پہچانیں اور دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی کس طرح مدد فرمائی ہے۔

ربّانی علوم کا سمندر

✿ ......مکرم احمد یَنّیس صاحب الجزائر سے لکھتے ہیں:

جب سے مجھے آپ کی ویب سائٹ کا پتہ چلا ہے مَیں اس کا دیوانہ ہو کر رہ گیا ہوں۔ ربّانی علوم کے اس سمندر سے اپنی پیاس بجھا رہا ہوں اور دن بدن اس بات پر میرا یقین بڑھتا جا رہا ہے کہ آپ لوگ ہی حق پر ہیں۔ لہذا میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔

مطالعہ اور بیعت

✿ ......مکرمہ نسیبہ صاحبہ از دمشق اپنے بیعت کے تفصیلی واقعہ میں لکھتی ہیں:

مَیں نے جماعت کی ویب سائٹ دیکھی اور اس پر موجود کتابوں کا مطالعہ کیا اور خدا تعالیٰ کی توفیق اور میری خوش قسمتی سے سب سے پہلے مَیں نے کتاب 'مسیح ہندوستان میں' کا مطالعہ کیا، پھر 'اسلامی اصول کی فلاسفی' اور 'مکتوب احمد' کا مطالعہ کیا اور اس کے علاوہ ویب سائٹ پر موجود کچھ اور مضامین پڑھے۔ خصوصاً ختم نبوت کے بارہ میں تفصیل سے پڑھا اور خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری تسلی کرا دی۔ مَیں نے ان کتب اور مقالات اور قصائد کا مطالعہ جاری رکھا اور ایم ٹی اے کے پروگرامز بھی دیکھتی رہی حتی کہ خدا تعالیٰ نے چھ ماہ بعد مجھے اس مبارک جماعت میں شمولیت کی توفیق دے دی۔

بیعت کے بغیر چارہ نہ رہا

✿ ......مکرمہ حیاۃ حرز اللہ صاحبہ از تیونس لکھتی ہیں:

مجھے شروع سے ہی دینی لگاؤ ہے۔ اسی نقطہ نظر سے صوفیاء اور علماء کی کتب پڑھتی رہتی ہوں۔ لیکن کوئی خاص اندرونی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی۔ صوفیاء کی جماعت میں چار سال شامل رہی لیکن کوئی روحانی فائدہ نہ ہوا۔ اسی دوران ایم ٹی اے کے ذریعہ جماعت سے تعارف ہوا اور جب انٹرنیٹ پر جماعت کی ویب سائٹ سے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب پڑھیں تو کیفیت بدل گئی اور بیعت کے بغیر چارہ نہ رہا۔ میری سب سے بڑی خواہش وصال الٰہی ہے۔ براہ کرم دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے روحانی ترقی نصیب فرمائے۔ اگر تیونس میں جماعت موجود ہے تو میری خواہش ہے کہ ان سے رابطہ ہو۔ اللہ تعالیٰ حضور کے ہاتھ پر جلد ساری دنیا پر غلبہ اور فتح عطا فرمائے۔ آمین۔

الأزہر کے لئے وثیقہ کی تیاری

2004ء کے آخر میں جماعت احمدیہ کبابیر کے ایک قدیم مخلص احمدی مکرم ابراہیم اسعد عودہ صاحب کو مصر کے شہر اسکندریہ میں کسی موضوع پر لیکچر کے لئے بلایا گیا۔ انہوں نے وہاں پر شیخ الأزہر محمد سید الطنطاوی سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا تو منتظمین نے اس ملاقات کا انتظام کر دیا۔ شیخ الأزہر سے ملاقات کے دوران ابراہیم اسعد عودہ صاحب نے انہیں جماعت کا تعارف کروایا اور ان سے کہا کہ اگر آپ پسند فرمائیں تو مختلف استفسارات کے جوابات دینے اور اپنے عقائد کے بارہ میں غلط فہمیوں کے ازالہ کے لئے جماعت کا ایک وفد بھی آپ کے پاس بھیجا جاسکتا ہے۔ شیخ الأزہر نے رضامندی کا اظہار کیا۔ چنانچہ حضور انور سے اجازت اور راہنمائی میں ایک وفد تشکیل دیا گیا جو مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل تھا: مکرم محمد شریف عودہ صاحب (رئیس الوفد) مکرم عبداللہ اسعد عودہ صاحب، مکرم ابراہیم اسعد عودہ صاحب از کبابیر اور مکرم محمد منیر ادلبی صاحب از شام۔ اس وفد نے فروری 2005ء میں مصر میں شیخ الأزہر سے ملاقات کی۔ انہوں نے بڑی گرمجوشی سے اس وفد کا استقبال کیا اور بلاوجہ تکفیر کے فتاوی صادر کرنے کی بیماری کی سخت مذمت کی۔ اس کے بعد انہوں نے اس وفد کو مجمع البحوث کے سربراہ شیخ فوزی زفزاف کے ساتھ ملنے کو کہا جنہوں نے یہ وعدہ کیا کہ اگر آپ ہمیں جماعت کی کتب فراہم کریں تو ہم نئے سرے سے پڑھ کر کسی نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں۔ چنانچہ انہیں کچھ کتب بھی مہیا کر دیں۔ اس دفعہ بھی انکی طرف سے بہت گرمجوشی سے استقبال کیا گیا اور بڑی آؤ بھگت کی گئی۔

مکرم شریف عودہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہم شیخ فوزی زفزاف کے گھر کے برآمدے میں بیٹھے تھے جب انہوں نے کہا: **آج جماعت احمدیہ کے علاوہ اسلام کی خدمت کرنے والی کوئی جماعت نہیں ہے۔** لیکن شاید یہ حق بات علی الاعلان کہنے کی جرأت ان میں نہ تھی۔

اس کے بعد الأزہر کی طرف سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ انہیں کتابی شکل میں جماعت کے عقائد لکھ کر دیئے جائیں۔ چنانچہ یہ کتاب تیار کرنے کی تجویز حضور انور کی خدمت میں منظوری کے لئے پیش ہوئی تو حضور انور نے فرمایا: ''کر لیں، ان پر تو شاید کوئی اثر نہ ہو، ہاں اسی بہانے ایک کتاب بن جائے گی''۔

چنانچہ اس کے نتیجہ میں مکرم عبدالمومن طاہر صاحب نے مکرم تمیم ابودقہ صاحب سے مل کر یہ کتاب تیار کی جس کا نام ہے: ''الجماعة الإسلامية الأحمدية، عقائد، مفاهيم ونبذة تعريفية''۔ اس کتاب میں جماعت کے عقائد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے حوالے سے بیان ہوئے ہیں۔

یہ کتاب اپریل 2005ء میں الأزہر کو پیش کی گئی لیکن بجائے اس کے کہ اس پر کوئی معقول ردّ عمل ظاہر کیا جاتا الأزہر والوں نے مزید مطالبے شروع کر دیئے مثلاً یہ کہ ہمیں فلاں اخبار اور فلاں مجلّہ اور فلاں کتاب چاہئے حالانکہ انہیں قبل ازیں جملہ کتب کی سی ڈیز (CD) اور بعض پرنٹڈ کتب دے دی تھیں نیز مرکزی ویب سائٹ کا ایڈریس بتا دیا تھا کہ وہاں پر ہمارا تمام لٹریچر موجود ہے۔ بالآخر ساری کوششوں کا نتیجہ وہی ہوا جو حضور انور نے فرمایا تھا کہ ان پر تو کوئی اثر نہ ہوا، لیکن اسی بہانے کتاب بن گئی جسے اب جماعت احمدیہ کے تعارف اور تبلیغی غرض سے احمدی احباب بکثرت استعمال کرتے ہیں۔

فائیو والیم کمنٹری کا عربی ترجمہ

مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب (مرحوم) بیان کرتے ہیں کہ 2004ء کی بات ہے کہ ہم ایک دن ڈاکٹر حاتم الشافعی صاحب ابن مرحوم حلمی الشافعی صاحب کے گھر میں جمع تھے کہ تفسیر کبیر کے موضوع پر بات ہوئی کہ یہ قرآنی علوم ومعارف کا خزانہ ہے، لیکن چونکہ یہ تفسیر قرآن کریم کی تمام سورتوں کی نہیں ہے۔ اس لئے سب نے مشورہ دیا کہ حضور انور کی خدمت میں فائیو والیم کمنٹری میں سے ان حصوں کے عربی ترجمہ کی تجویز پیش کی جائے جن کی تفسیر تفسیر کبیر میں موجود نہیں ہے۔ جب یہ تجویز حضور انور کی خدمت میں پیش کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ دونوں تفسیروں کو یوں اکٹھا کرنے کی بجائے اس کا علیحدہ طور پر ترجمہ کر لیں، اس طرح عربوں کو دو تفسیریں میسر ہو جائیں گی۔

چنانچہ حضور انور نے یہ کام مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کے سپرد فرمایا جنہوں نے فائیو والیم کمنٹری کی پہلی جلد کے ترجمہ کے کام میں مختلف دوستوں سے مدد لی اور خود اس کی نگرانی اور نظر ثانی کا کام سنبھالا۔ پہلی جلد دو حصوں پر مشتمل ہے، پہلا حصہ اردو زبان میں دیباچہ تفسیر القرآن کے نام سے شائع شدہ ہے جبکہ دوسرے حصہ میں تفسیر سورہ فاتحہ وبقرہ کی تفسیر ہے۔ اسی طرح دیباچہ تفسیر القرآن کے بھی دو حصے ہیں پہلے حصہ میں ضرورتِ نزول قرآن، سابقہ کتب میں تحریف وتبدیل، آنحضرت ﷺ کے بارہ میں سابقہ کتب مقدسہ کی پیشگوئیاں اور کئی اعتراضات کا جواب ہے جبکہ دوسرا حصہ آنحضرت ﷺ کی سیرتِ طیبہ سے عبارت ہے۔ کینیڈا میں مقیم ہمارے شامی احمدی مکرم نادر الحصنی صاحب پہلے ہی دیباچہ تفسیر القرآن کے پہلے حصہ کا کسی قدر ترجمہ کر چکے تھے لہذا مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب نے یہ حصہ ان کے ہی سپرد کر دیا۔ جبکہ سیرت النبی ﷺ والے حصہ کا ترجمہ مصر کے نو احمدی دوست مکرم فتحی عبدالسلام مبارک صاحب کو دیا۔ اور خود تفسیر سورہ فاتحہ وبقرہ پر مشتمل اس جلد کے دوسرے حصہ کا ترجمہ شروع کیا۔

ایک سال میں پہلی جلد کے ترجمہ کا کام مکمل ہو گیا تو معلوم ہوا کہ صرف ترجمہ کے مواد کا حجم 1200 سے زائد صفحات پر مشتمل ہے، جبکہ مقدمات و فہرستیں وغیرہ اس کے علاوہ ہیں۔ لہذا حضور انور کی خدمت میں یہ تجویز پیش کی گئی کہ فائیو والیم کمنٹری کی ہر جلد کا ترجمہ دو جلدوں میں شائع کیا جائے۔ یوں آخر پر اس تفسیر کا ترجمہ بھی تفسیر کبیر کی طرح دس جلدوں میں مکمل ہوگا۔ حضور انور کی منظوری سے طے پایا کہ پہلی جلد میں صرف دیباچہ تفسیر القرآن کے ترجمہ کی اشاعت ہو اور دوسری میں تفسیر سورہ فاتحہ وبقرہ۔ اس

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اگر اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے خرچ کیا جائے تو اس سے جہاں گھروں کے سکون قائم ہوں گے، بچوں کی تربیت بہتر رنگ میں ہوگی وہاں آمد میں بھی برکت پڑے گی اور اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانی کرنے کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی۔

اللہ کے فضل سے جماعت میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو تمام چندوں اور جاری تحریکات میں رقم دینے کے بعد پھر بڑی بڑی رقوم پیش کرتے ہیں کہ جہاں چاہے خرچ کی جائیں۔ وہ قربانیاں کرنے کے بعد احسان جتانا تو ایک طرف رہا وہ چھپ چھپ کر قربانیاں کرتے ہیں اور صرف یہ مدنظر ہوتا ہے کہ خدا مجھ سے راضی ہو جائے۔

آج بحیثیت جماعت تمام دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جس کے افراد یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ بِالَّیْلِ وَ النَّھَارِ کے حقیقی مصداق بن رہے ہیں یعنی عملی طور پر ہر دن اور رات قربانی ہو رہی ہے۔

یہ بات اس عالمگیریت کی طرف بھی اشارہ کرتی ہے جو مسیح محمدی نے آکر اُمّت واحدہ کی صورت میں پیدا کرنی تھی۔

اس سال جماعتہائے احمدیہ عالمگیر نے تحریک جدید میں کل 54 لاکھ 68 ہزار 500 پاؤنڈز کی قربانی پیش کی۔ جو گزشتہ سال سے 5 لاکھ 22 ہزار پاؤنڈز زیادہ ہے۔ الحمدللہ

پاکستان نے نمبر ایک پر اپنا اعزاز برقرار رکھا۔ برطانیہ دوسرے نمبر پر آ گیا۔ تیسرے نمبر پر امریکہ اور پھر جرمنی۔ تحریک جدید کی مالی قربانی میں مختلف ممالک اور جماعتوں کی پوزیشنوں کا تذکرہ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک تحریک جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد 6 لاکھ 22 ہزار ہو چکی ہے۔ گزشتہ سال کی نسبت 30 ہزار کا اضافہ ہوا۔ اس میں ابھی بھی گنجائش ہے۔ افریقن ممالک خاص طور پر کوشش کریں۔

2005ء کے بعد جتنے بھی نئے لوگ تحریک جدید میں شامل ہو رہے ہیں ان کے سامنے دفتر پنجم لکھا کریں اور اس کی اطلاع دیں۔

لاہور کی جماعت جہاں جانی قربانی میں صف اوّل میں ہے وہاں انہوں نے تحریکات میں بھی مالی قربانیوں میں اپنا اعزاز قائم رکھا ہے۔

(تحریک جدید کے 77ویں سال کے آغاز کا اعلان)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 5 رنومبر 2010ء بمطابق 5 رنبوت 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا كَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآاَنْفَقُوْا مَنًّاوَّلَآاَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَرَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ۔(البقرہ:263)

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِسِرًّا وَّ عَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ (البقرہ:275)

اور وہ لوگ جو اپنے اموال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ پھر جو وہ خرچ کرتے ہیں اس کا احسان جتاتے ہوئے یا تکلیف دیتے ہوئے پیچھا نہیں کرتے، ان کا اجر ان کے ربّ کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔

پھر فرمایا۔ وہ لوگ جو اپنے اموال خرچ کرتے ہیں رات کو بھی اور دن کو بھی، چھپ کر بھی اور کھلے عام بھی، تو ان لوگوں کے لئے ان کا اجر ان کے ربّ کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں شروع سے آخر تک متعدد جگہ مؤمنین کو انفاق فی سبیل اللہ کی طرف توجہ دلائی اور مختلف مثالوں اور مختلف طریقوں سے بتایا کہ ایک مؤمن اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے کیا کیا فوائد حاصل کر سکتا ہے؟ لیکن شرط یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں یہ قربانی خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہو، نہ کہ کوئی اور مقصد ہو۔ جیسا کہ ایک جگہ فرماتا ہے۔ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ (البقرۃ: 272) اور تم اللہ کی رضا کے حصول کے علاوہ کبھی خرچ نہیں کرتے۔

پس اگر خرچ کرنے والا حقیقی مومن ہے تو وہ خرچ کرنے سے پہلے خدا تعالیٰ کی مرضی دیکھتا ہے اور ان چیزوں پر خرچ نہیں کرتا جن پر خرچ کرنے سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل نہ ہو۔ پس اگر ہم اس نقطے کو سمجھ جائیں تو علاوہ جماعتی ترقی کے اپنی روحانی ترقی کے بھی سامان کر رہے ہوں گے۔ گھروں میں جو میاں بیوی کے مسائل پیدا ہو رہے ہوتے ہیں یا بیوی کی طرف سے یہ شکوے ہو رہے ہوتے ہیں کہ اس نے میری فلاں خواہش کو پورا نہ کرتے ہوئے مجھے فلاں چیز لے کر نہیں دی۔ اور میاں کی طرف سے یہ اعتراض ہو رہا ہوتا ہے کہ میری بیوی اپنی چادر سے بڑھ کر پاؤں پھیلانے والی ہے، اس نے مجھے مقروض کر دیا ہے۔ اور اس وجہ سے گھروں میں جو روز روز کی چخ چخ ہوتی ہے، لڑائیاں ہوتی ہیں اس نے جہاں گھروں کا سکون برباد کیا ہے وہاں بچوں کی تربیت پر بھی برا اثر پڑ رہا ہے۔ پھر یہ اعتراض صرف عورتوں پر ہی نہیں ہے۔ کئی معاملات مَیں نے دیکھے ہیں جس میں عورتوں کو اعتراض ہے کہ مرد جو کماتے ہیں، باہر دوستوں میں فضول

خرچیاں کر کے آ جاتے ہیں یا صرف اپنی ضروریات کا خیال رکھتے ہیں اور گھروں کے اخراجات میں تنگی کرتے ہیں۔ اور یہ بات پھر گھروں کی بے سکونی کا باعث بن جاتی ہے۔ پس اگر اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے خرچ کیا جائے تو اس سے جہاں گھروں کے سکون قائم ہوں گے، بچوں کی تربیت بہتر رنگ میں ہوگی، وہاں آمد میں بھی برکت پڑے گی اور اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانی کرنے کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی۔ جماعت کے لئے قربانی کرنے کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اپنے مال پر اپنا اور اپنے بیوی بچوں کا اور اگر کوئی اور کسی کے زیرِ کفالت ہے تو ان کا بھی حق ہے۔ لیکن اگر اعتدال ہو، اللہ تعالیٰ کی رضا سامنے ہو تو اپنے گھروں کے حقوق بھی ادا ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے کی طرف توجہ بھی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں اوسط یا کم آمدنی والا ایک بہت بڑا طبقہ ہے جو اس اَصل کو پکڑے ہوئے ہے۔ اس پر عمل کرتا ہے کہ اپنے گھروں کے حقوق بھی ادا کرنے ہیں اور انفاق فی سبیل اللہ بھی کرنا ہے۔ لیکن بعض لوگ جو بہت زیادہ کشائش رکھنے والے ہیں، ان میں ایک حصہ ایسا بھی ہے جو اپنے حقوق تو ادا کرتا ہے، ان حقوق کے ادا کرنے کی فکر تو رہتی ہے لیکن ان کا قربانی کا معیار بہرحال کم آمدنی والوں کے معیارِ قربانی سے کم ہوتا ہے یا نسبتی لحاظ سے ان کے برابر نہیں پہنچتا۔ لیکن ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ زیادہ آمدنی والا ہر کوئی شخص ایسا ہے۔ ہر احمدی جو ہے وہ ایسا نہیں۔ بعض کی مثال مَیں نے دی ہے۔ مَیں ایسے لوگوں کو بھی جانتا ہوں اور پہلے بھی کئی دفعہ ذکر کر چکا ہوں کہ ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنی کمائی میں سے اپنے لئے بہت کم حصہ رکھتے ہیں۔ اور کروڑوں روپے یا ہزاروں ڈالر یا پاؤنڈ جماعتی تحریکات میں دے دیتے ہیں۔ بلکہ پیچھے پڑ کر کہتے ہیں کہ ہم نے اتنی رقم دینی ہے جو ہم نے اس سال میں سے اس مقصد کے لئے بچت کی ہے، بتائیں کہ وہ کہاں دیں۔ تو پھر ان کو سوچ کر بتانا پڑتا ہے کہ اس سال فلاں جگہ دے دی جائے۔ اس سال فلاں جگہ دے دی جائے یہاں ضرورت ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے وعدے اور چندے اور تحریکات میں حصہ لینے کے بعد زائد رقوم ادا کرتے ہیں۔ تو ایسے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی تلاش میں رہتے ہیں۔ اور پھر بھی فکر ہوتی ہے کہ پتہ نہیں ہم نے قربانی کا حق ادا کیا کہ نہیں۔ ان کے شکریہ کے خطوط آتے ہیں کہ آپ نے ہماری حقیر قربانی کو قبول کر لیا۔ حالانکہ جیسا کہ میں نے بتایا بڑی بڑی خطیر رقمیں ہیں جو بعض لوگ دیتے ہیں۔ اور صرف یہ نہیں کہ ایک آدھ دفعہ بلکہ اپنی زندگی کا مستقل طریق انہوں نے بنا لیا ہے کہ تمام جاری تحریکات میں رقم دینے کے بعد پھر بڑی بڑی رقوم پیش کرتے ہیں کہ جہاں بھی خرچ کرنا چاہیں، خرچ کر دیں۔ تو جیسا کہ میں نے کہا، جن جگہوں پر ضرورت ہوتی ہے وہاں خرچ کیا جاتا ہے۔ مساجد بنانے کے لئے، مشن ہاؤسز بنانے کے لئے یا دوسری ضروریات کے لئے یہ رقوم خرچ ہوتی ہیں۔ اور یہ بڑی بڑی قربانیاں کرنے والے صرف پاکستانی یا ہندوستانی ہی نہیں ہیں، جن کی ایک لمبے عرصے کی تربیت ہے، بزرگوں کی اولاد ہیں اور تربیت کا حصہ چل رہا ہے۔ بلکہ افریقہ میں رہنے والے بھی کئی ایسے ہیں جو بڑی بڑی قربانیاں کرتے ہیں۔ انہوں نے بڑی بڑی خوبصورت مساجد بنا کر پیش کی ہیں۔ اور جماعت کے جو دوسرے متفرق پراجیکٹس ہیں یا منصوبے ہیں، ان کے لئے خرچ دیتے ہیں۔ اور یہ قربانی کرنے والے جس عاجزی اور خوشی کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں وہ صاف بتا رہا ہوتا ہے کہ یہ لوگ خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے خرچ کرنے کے لئے بے چین ہیں۔

یہ آیات جو مَیں نے تلاوت کی ہیں ان کے عین مطابق اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے پھر کبھی یہ اظہار بھی نہیں کرتے کہ ہم نے جماعت کو اتنے کروڑوں روپے دیئے ہیں یا ہم نے کوئی احسان کر دیا ہے۔ بلکہ جیسا کہ میں نے کہا، انتہائی عاجزی سے پیش کر رہے ہوتے ہیں اور ان کو فکر ہوتی ہے کہ پتہ نہیں حق ادا بھی کیا ہے کہ نہیں۔ خدا تعالیٰ کے شکر گزار ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان سمجھتے ہیں کہ اس نے اس قربانی کی توفیق انہیں دی۔

یہاں اس بات کا اظہار بھی ضروری ہے کہ جماعت کی اکثریت تو کم آمدنی والوں کی ہے۔ اور اوسط درجہ کے کمانے والوں پر مشتمل ہے۔ وہ بھی جیسا کہ مَیں نے کہا غیر معمولی قربانیاں دینے والے ہیں اور کبھی اس بات کا اظہار نہیں کرتے کہ جماعت نے اتنی تحریکات شروع کی ہوئی ہیں ہماری آمدنی محدود ہے، کہاں سے دیں؟ بلکہ ایک دلی جوش اور جذبے سے یہ قربانیاں دیتے ہیں۔ اور پھر کبھی اس بات کا اظہار نہیں کرتے کہ ہم نے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ کاٹ کر یہ قربانیاں دی ہیں۔ یا کبھی یہ خیال نہیں آیا یا کبھی مطالبہ نہیں کیا کہ کیونکہ ہماری یہ یہ قربانیاں ہیں اور اب ہمیں ضرورت ہے، فلاں مقصد کے لئے ہمیں ضرورت ہے تو جماعت بھی ہمیں دے۔ کسی قسم کا احسان نہیں ہوتا۔ بلکہ اگر ضرورت بھی ہو تو انتہائی جھینپ اور عاجزی کے ساتھ خواہش کا اظہار کرتے ہیں اور وہ بھی قرضے کی صورت میں۔ بعض لوگوں نے تو چندے دینے کے اپنے طریق اختیار کئے ہوئے ہیں تاکہ آسانیاں رہیں۔ آمدنی کیونکہ محدود ہوتی ہے۔ ایک وقت میں چندوں کی ادائیگی ہو نہیں سکتی تو بعض ایک ڈبہ بنا لیتے ہیں اور اس میں ہر روز کچھ نہ کچھ ڈالتے رہتے ہیں۔ اس سوچ کے ساتھ کہ تحریکِ جدید یا وقفِ جدید یا فلاں تحریک کا چندہ ادا کرنا ہے تو دے دیں گے۔ کئی مثالیں ایسی ہیں۔ مثلاً ایک صاحب نے مجھے لکھا کہ مَیں ڈبے میں سارا سال رقم جمع کرتا جا رہا تھا کہ اگر سال تحریکِ جدید کا اعلان ہوگا تو اس میں ادا کروں گا۔ اور میری یہ کوشش تھی کہ گزشتہ سال کا جو چندہ تحریکِ جدید تھا اس کے برابر یہ رقم ہو جائے۔ اب قریب آ کر جب انہوں نے ڈبے کو کھولا تو وہ رقم بہت کم تھی۔ ابھی اس سوچ میں تھے کہ یہ کس طرح پوری ہوگی کہ کہتے ہیں کہ سیکرٹری تحریکِ جدید میرے پاس پہنچ گئے کہ ہمارے اس سال کے ٹارگٹ میں اتنی کمی ہے۔ ہم نے آپ کے ذمّہ اتنی رقم لگائی ہے۔ تو انہوں نے کہا میری محدود آمدنی ہے میں اتنی بڑی رقم تو ادا نہیں کر سکتا۔ کہاں سے ادا کروں گا؟ بہرحال اب آپ آئے ہیں تو آپ کو کچھ نہ کچھ رقم مَیں دے دیتا ہوں، ورنہ جو مَیں نے جمع کیا ہوا ہے یا جو میں دیتا ہوں وہ تو سارا سال جمع کر کر کے دیتا ہوں اور میں نے اگلے سال کے لئے جمع کیا ہوا ہے کہ تحریکِ جدید کا اعلان ہوگا تو اس کے بعد ادائیگی کروں گا۔ کہتے ہیں پھر مجھے خیال آیا کہ اگر اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہو تو اس سال یا اگلے سال کا کیا سوال ہے؟ دے دو کیونکہ رقم تو بہرحال ابھی بھی پوری نہیں ہوئی۔ چنانچہ وہ مطلوبہ رقم انہوں نے سیکرٹری تحریکِ جدید کو دے دی۔ اور کہتے ہیں گھر آ کر بیٹھا ہی تھا کہ ایک جگہ سے ایک لفافہ آیا۔ کسی کا خط تھا اور اس میں چیک تھا اور عین اس رقم کے برابر چیک تھا جو مَیں نے دی تھی۔ اور اس شخص نے لکھا تھا کہ فلاں وقت مَیں نے آپ سے قرض لیا تھا میں بھول گیا اور ان کو بھی بھول گیا تھا۔ آج مجھے یاد آیا تو مَیں وہ قرض واپس کر رہا ہوں۔ اور معذرت کے ساتھ واپس کرتا ہوں۔ پھر اسی طرح ایک اور جگہ سے فوری طور پر رقم آ گئی۔ گویا اللہ تعالیٰ نے فوری حساب نہ صرف برابر کر دیا بلکہ بڑھا کر دے دیا۔ خدا تعالیٰ اس طرح قربانی کرنے والوں کو اَجر دیتا ہے کہ چند گھنٹوں کے لئے بھی اس خوف میں نہیں رکھا کہ اگلے سال کے چندے کا انتظام کس طرح ہوگا۔ پس ایک یہ بھی مطلب ہے وَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَاهُمۡ يَحۡزَنُوۡن کا کہ ان پر کوئی خوف اور غم نہیں ہوتا۔ دنیا میں بھی ایسے اجر ملنے شروع ہو جاتے ہیں کہ ان کے ہر خوف اور غم خوشی میں بدلنا شروع ہو جاتے ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ خالص ہو کر خدا تعالیٰ کی خاطر قربانی ہو اور قربانی کے بعد کبھی یہ احساس نہ ہو کہ ہم نے جماعت پر کوئی احسان کیا ہے۔

جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تحریکِ جدید شروع فرمائی تو سادہ زندگی کا مطالبہ کیا تھا۔ اس زمانے میں آپ نے کھانوں، کپڑوں وغیرہ اور دوسرے اخراجات میں کمی کر کے چندہ تحریکِ جدید دینے کا مطالبہ فرمایا تھا۔ اُس وقت افرادِ جماعت کے حالات بھی ایسے نہیں تھے جیسے اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج کل ہیں۔ لیکن مردوں، عورتوں بچوں نے قربانیاں دیں اور خوشی سے دیں۔ آج بھی بعض غریب گھروں میں ایسے نظارے نظر آتے ہیں لیکن پھر بھی کوئی احسان نہیں ہے۔ فکر ہوتی ہے تو یہ کہ ہمارے پاس اور ہو تو ہم اور دیں۔ اور ان قربانی کرنے والوں کی اولادوں کو پھر اللہ تعالیٰ نے نوازا ہے اور نواز رہا ہے۔ پس ایک مومن تو جب اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے دیکھتا ہے تو اس کی قربانی کے معیار بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ وہ قربانیاں کرنے کے بعد احسان جتانا تو ایک طرف رہا وہ تو چھپ چھپ کر قربانیاں کرتے ہیں کہ پتہ نہ چلے۔ اور صرف اور صرف یہ مدّنظر ہوتا ہے کہ میرا خدا مجھ سے راضی ہو جائے۔ اور یہ نظارے آج ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں اکثر نظر آتے ہیں۔ جو لوگ غیر ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ شاید جماعت کے پاس اربوں روپے ہیں۔ پتہ نہیں کہاں سے ان کے پاس یہ پیسے آتے ہیں؟ اس کی وجہ سے جماعت اپنے منصوبوں پر اتنی آسانی سے عملدرآمد کر لیتی ہے۔ انہیں پتہ نہیں ایک تو اللہ تعالیٰ جماعت کے تھوڑے سے پیسے میں بھی اتنی برکت عطا فرماتا ہے جو کہ دنیاداروں کی سوچ سے باہر ہے۔ اور پھر یہ بھی کہ یہ اربوں روپے نہیں ہیں جو جماعت کے پاس ہیں بلکہ اخلاص و وفا اور خدا تعالیٰ کی رضا چاہنے کا وہ لامتناہی خزانہ ہے جو ان قربانی کرنے والے احمدیوں کے سینوں سے وقت پر اُبل اُبل کر نکلتا ہے۔ ان کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے پاس اَور ہو تو وہ اَور دیں۔ ایک جذبہ ہوتا ہے، ایک جوش ہوتا ہے، ایک شوق ہوتا ہے۔ اور جماعت میں اور ہر قوم میں ایسی ہزاروں مثالیں ہیں۔ دوسرے لوگ تو کسی مسجد کے لئے پانچ روپے چندہ دے کر پھر اس کا سو دفعہ اعلان کرواتے ہیں اور احمدی اپنی ضروریات کو کم کر کے بڑی بڑی قربانیاں دیتے ہیں۔ لیکن اکثر سِرًّا، چھپ کر۔ ہاں بعض قربانیوں کا اعلان بھی ہوتا ہے لیکن وہ اعلان جماعت کی طرف سے ہوتا ہے۔ ان لوگوں کی خواہش نہیں ہوتی کہ اعلان ہو۔ یا بعض تحریکات میں چندہ دینے والوں کی فہرستیں بنتی ہیں جو خلیفۂ وقت کو پیش کی جاتی ہیں صرف اس غرض کے لئے کہ ان کے لئے دعا کی تحریک پیدا ہو۔ پس یہاں بھی جو مقصد ہے وہ نیک ہے۔ دکھاوا نہیں ہے بلکہ خلیفۂ وقت کو اس قربانی کی اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ ان قربانی کرنے والوں کے لئے دعا کرے۔ اللہ تعالیٰ ان قربانی کرنے والوں کے اموال ونفوس میں برکت ڈالے تا کہ قربانیوں کے معیار آئندہ پھر بڑھتے چلے جائیں۔ پھر اس لئے بھی کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ فَاسۡتَبِقُوا الۡخَيۡرَاتِ کہ نیکیوں کے حصول میں آگے بڑھنے کی کوشش کی طرف توجہ پیدا ہو۔

آج تحریکِ جدید کے نئے سال کا اعلان ہونا ہے انشاء اللہ۔ مَیں ابھی آپ کے سامنے وہ سارے کوائف رکھوں گا کہ کس طرح جماعتیں مالی قربانیوں کو پیش کرنے کی وجہ سے مالی قربانی کی نیکی میں آگے بڑھنے کی کوشش کرتی ہیں۔ جب کوائف سامنے آتے ہیں تو ہر سال دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور جماعت کی قربانی افرادِ جماعت کی قربانی کی وجہ سے ہے۔ پس اگر مالی قربانی کا اظہار کیا جاتا ہے تو یہ تحریک کرنے کے لئے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم فَاسۡتَبِقُوۡا الۡخَيۡرَات کو بھی سامنے رکھو۔

آج بحیثیت جماعت تمام دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جس کے افراد يُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ بِالَّيۡلِ وَ النَّهَار کے حقیقی مصداق بن رہے ہیں۔ یعنی عملی طور پر دن اور رات قربانی ہو رہی ہے۔ چوبیس گھنٹے یہ قربانی کا سلسلہ جاری ہے۔ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر خطے میں پھیلی ہوئی

ہے۔ ہر ملک میں پھیلی ہوئی ہے۔ کہیں دن ہے کہیں رات ہے۔ اس وقت بھی مَیں جو خطبہ دے رہا ہوں تو کسی ملک میں صبح سویرے کا وقت ہے اور کہیں رات ہوگئی ہے، کہیں آدھی رات ہے۔ اور تحریکِ جدید کے اعلان کے ساتھ ہی وعدوں اور وصولی کا سلسلہ بھی شروع ہو جاتا ہے۔ تو صرف افراد ہی نہیں بلکہ جماعت من حیث الجماعت بھی ایک وقت میں رات اور دن کو جمع کر کے اپنی قربانی اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہے۔ یہ رات اور دن کی قربانی کرنے والوں کے بارے میں جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تو یہ بات اُس عالمگیریت کی طرف بھی اشارہ کرتی ہے جو مسیح محمدی نے آ کر اُمّتِ واحدہ کی صورت میں پیدا کرنی تھی۔ پس یہ وہ قربانیوں کا خوبصورت سلسلہ ہے جو خدا تعالیٰ کے دین کو دنیا میں پھیلانے کے لئے رات اور دن کے ہر حصہ میں اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے قائم فرمایا ہے تاکہ دنیا کے ہر حصہ میں ہر وقت مسیح محمدی کے بعثت کے مقصد کو جو تکمیل اشاعتِ ہدایت ہے پورا کرنے کے لئے قربانیاں پیش ہوتی چلی جائیں۔

اشاعتِ ہدایت کی تکمیل یا اس کو تمام دنیا میں پھیلانا کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ یہ کام مسیح محمدی کے ماننے والوں کے ذمے لگایا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو تعلیم اور ہدایت لائے وہ آپ کے وقت میں کامل ہوئی اور اس کامل ہدایت کو دنیا میں پھیلانا اور اس کی تکمیل آپ کی بعثتِ ثانیہ میں ہونی تھی۔ پس اب یہ ہماری ذمہ داری ہے جنہوں نے مسیح محمدی کو مانا ہے۔ گو دنیا کے مقابلے میں ہمارے وسائل بہت کم ہیں بلکہ نہ ہونے کے برابر ہیں۔ لیکن جس کام کی تکمیل اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذمہ ڈالی ہے یا لگائی ہے، اس کے لئے جب ہم رات دن قربانیوں میں مصروف رہیں گے تو برکت دینا پھر اللہ تعالیٰ کا کام ہے اس کا وعدہ ہے وہ دیتا ہے اور دے گا انشاء اللہ۔ جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے کہ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْن کہ نہ ان پر کوئی خوف ہے اور نہ وہ لوگ جو قربانیاں کرنے والے ہیں غم میں مبتلا ہوں گے۔ بیشک دنیا کے وسائل بہت ہیں، بیشک دنیا کے پاس طاقت بہت ہے، بیشک اس وقت تعداد کے لحاظ سے غیروں کی کثرت ہے اور ہم چھوٹی سی جماعت ہیں لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے رات دن کی قربانیاں جو صاف اور پاک دل ہو کر کی جاتی ہیں، جو نام و نمود سے بالکل پاک ہیں، مبرّا ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول ہیں۔ اس لئے تمہیں کسی قسم کا خوف اور غم کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ دنیا ہمارے ساتھ کیا کرے گی یا ہماری ترقی کس طرح ہوگی، یا ہماری یہ قربانیاں نتیجہ خیز بھی ہوں گی کہ نہیں۔ اللہ فرماتا ہے کہ جب تک تم پاک سوچ کے ساتھ یہ قربانیاں کرتے چلے جاؤ گے، یہ قربانیاں نتیجہ پیدا کرتی چلی جائیں گی انشاء اللہ۔ کیونکہ آخری نتیجہ تو خدا تعالیٰ نے پیدا کرنا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ میں قربانیوں کو سات سو گنا یا اس سے بھی زیادہ پھل لگاتا ہوں۔ جو خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والے ہوتے ہیں ان کی قربانیوں کو بڑھاتا چلا جاتا ہوں۔ جو لوگ اس کا عباد الرحمٰن بنتے ہوئے یہ قربانیاں پیش کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم جتنی قربانیاں پیش کرتے چلے جاؤ گے ان کو اللہ تعالیٰ اپنے وقت پر بڑھاتا چلا جائے گا، جلدی کی ضرورت نہیں۔ نتیجہ تم خدا پر چھوڑ دو۔ اپنی قربانیوں کو پیش کرتے ہوئے مسیح محمدی کے انصار میں شامل ہوتے چلے جاؤ اور حتی المقدور تکمیل اشاعتِ ہدایت میں اپنا حصہ ڈالتے چلے جاؤ تو بعید نہیں کہ اپنی زندگیوں میں ان نتائج کو بھی دیکھ لو جن کے آثار اللہ تعالیٰ کے فضل سے ظاہر ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ جماعت کے افراد کی جانی اور مالی قربانیاں انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن ہماری قلیل تعداد کو کثرت میں بدل دیں گی۔ ہمارا کام صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے اور اس کی رضا کے حصول کے لئے کام کرتے چلے جانا ہے۔ اور اس کے حصول کے لئے ہم نے دل میں ایک جوش قائم کرتے ہوئے یہ مصمّم ارادہ کرنا ہے کہ کبھی نہیں تھکنا اور کبھی نہیں تھکنا۔

اب مَیں تحریکِ جدید کے ختم ہونے والے سال کے کوائف پیش کرتا ہوں جس میں چند اوپر کی جو جماعتیں ہیں ان کا موازنہ بھی پیش ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ تحریکِ جدید کا چھہترواں (76واں) سال تھا جو 31/اکتوبر کو ختم ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بے شمار برکات لیتے ہوئے گزرا اور برکات سمیٹتے ہوئے اور ان برکات کو ہم پر ظاہر کرتے ہوئے اور ان برکات کے بہترین نتائج ظاہر کرتے ہوئے ہم نے اس کو الوداع کہا۔ آج مَیں تحریکِ جدید کے ستترویں (77ویں) سال کے آغاز کا اعلان کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ سال بھی پہلے سالوں کی طرح، پہلے سے بڑھ کر برکتوں والا سال ثابت ہو۔

رپورٹس کے مطابق اس سال کے دوران جماعتہائے احمدیہ عالمگیر نے تحریکِ جدید میں کُل 54 لاکھ 68 ہزار 500 پاؤنڈ کی قربانی پیش کی ہے۔ چھوٹے ممالک کی رپورٹس تو ابھی نہیں آئیں اور اسی طرح بعض چھوٹے ممالک میں جو لوکل جماعتیں ہیں ان کے بھی وہاں پوری طرح رابطے کیونکہ نہیں ہوتے اس لئے ہوسکتا ہے ابھی بہت ساری رقوم راستے میں ہوں۔ بہرحال جو موجودہ آمدہ رپورٹس ہیں ان کے مطابق یہ قربانی ہے اور یہ قربانی بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سال سے پانچ لاکھ بائیس ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے الحمدللہ۔ اور اس سال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان نے صفِ اوّل میں، سب سے اوپر رہنے کا اپنا اعزاز برقرار رکھا ہوا ہے۔ اور سب سے بڑی خوشی کی بات آپ کے لئے ہے کہ غیر متوقع طور پر تو نہیں کہنا چاہئے، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ایک خاص اظہار ہے جو آپ کی کوششوں میں برکت ڈالی ہے، دوسرے نمبر پر برطانیہ آ گیا ہے۔ اس نے امریکہ اور جرمنی کو کافی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ اور یہ جو جمپ (Jump) لیا ہے، اضافہ ہوا ہے یہ اتنا غیر معمولی ہے کہ میرا خیال ہے آپ کی جو انتظامیہ ہے شاید اس کو بھی سمجھ نہیں آئی کہ کس طرح ہو گیا؟ دو سال پہلے جرمنی اور برطانیہ کا بڑا تھوڑا فرق تھا اور افرادِ جماعت بڑا افسوس کرتے تھے۔ کئی لوگوں نے مجھے کہا بھی اور کچھ کے پیغام مجھ تک پہنچے کہ اتنی معمولی رقم تھی اگر ہمیں پتہ ہوتا تو ہم اپنی جیب سے پورا ادا کر دیتے اور UK اوپر آ جاتا۔ لیکن بہرحال جب انہوں نے یا آپ نے محنت اور دعا سے کام کیا ہے تو امریکہ کو پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔ ماشاء اللہ یہ بہت بڑی ترقی ہے۔ پاکستان سے باہر کی جماعتوں میں چند سال پہلے تک برطانیہ یا UK آٹھویں دسویں نمبر پر تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب پاکستان کے بعد پہلے نمبر پر آ گیا ہے۔

یہاں مَیں ایک بات کی یاد دہانی کروا دوں کہ مَیں پرانا ریکارڈ دیکھ رہا تھا تو مجھے حیرت ہوئی کہ 1988ء میں برطانیہ کے وعدے اور وصولی پاکستان کے علاوہ دنیا کے مقابلے میں دوسرے نمبر پر تھی اور پھر آہستہ آہستہ پیچھے چلتے چلے گئے۔ اب یہ اعزاز جو آپ نے پہلے نمبر کا حاصل کیا ہے اس کو گزشتہ روایت کے مطابق دوبارہ ہاتھ سے جانے نہ دیں۔ یہ قائم رہنا چاہئے انشاء اللہ تعالیٰ۔

یہاں برطانیہ میں بھی احمدی ہونے کی وجہ سے جو دشمنی بڑھ رہی ہے، غیر احمدیوں سے بعض عورتوں نے بھی مار کھائی ہے، ہوسکتا ہے مَردوں نے بھی کھائی ہو، اس کے یہ اچھے نتیجے نکل رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تھوڑی سی جسمانی قربانی کے بدلے میں مالی قربانی کو بھی آگے بڑھا دیا۔ بعضوں کے کاروبار متاثر ہوئے ہیں۔ غیر احمدیوں نے بعض علاقوں میں جہاں یہ لوگ زیادہ تھے شور مچایا کہ ان سے کوئی چیز نہ خریدی جائے۔ بعضوں کو ملازمتوں سے نکالا جو غیر احمدیوں کے ملازم تھے۔ لیکن اس کے باوجود یہ جو دشمنی تھی یہ راس آئی ہے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے خلاف جو دشمنی ہے وہ کھاد کا کام کرتی ہے۔

برطانیہ کے چندے کے اضافے میں اس وقت لجنہ کا بھی بہت بڑا حصہ ہے۔ ان کا جو ٹارگٹ تھا مَیں نے ایک دفعہ ان کو کہا کہ اس کو بڑھایا جا سکتا ہے۔ سو اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ برطانیہ نے گزشتہ سال کی نسبت اس سال تقریباً کوئی پینتالیس ہزار پاؤنڈ کا اضافہ کیا ہے۔ اور کُل رقم میں میرا خیال ہے 1/3 حصہ یا اس سے زیادہ لجنہ کا ہے۔

تیسرے نمبر پر امریکہ ہے۔ پھر جرمنی ہے۔ جرمنی اب اتنا پیچھے رہ گیا ہے کہ اگر آپ یہ maintain رکھیں تو ان کا ساتھ ملنا مشکل ہی ہو گا لیکن بہرحال اگر ان کو بھی غیرت آ گئی تو بعید نہیں کہ وہ بھی آگے نکل سکیں۔ کیونکہ جرمنی والوں کا پہلے یہ خیال تھا کہ ہم اتنا آگے نکل گئے ہیں کہ اب برطانیہ کا جمپ لے کر ہم سے ملنا بڑا مشکل ہو گا۔ لیکن اس دفعہ یہ غیر معمولی جمپ ہوا ہے۔

پھر کینیڈا ہے پانچویں نمبر پر، پھر انڈیا ہے، پھر انڈونیشیا ہے، آسٹریلیا ہے، پھر عرب ملک ہے جس کا نام مصلحتاً میں نہیں لے رہا۔ پھر سوئٹزرلینڈ ہے اور اس کے ساتھ ہی تقریباً جڑا ہوا بیلجیئم ہے، ذرا سا معمولی سا فرق ہے۔

پاکستان کے حالات جیسا کہ ہم جانتے ہیں گزشتہ کئی سالوں سے بہت نامساعد حالات ہیں۔ معاشی لحاظ سے بھی اور احمدیوں کے تو خاص طور پر بہت زیادہ۔ اور اس سال تو سیلاب کی وجہ سے معاشی حالات میں اور بھی زیادہ شدت آ گئی تھی۔ خاص طور پر ڈیرہ غازی خان اور مظفر گڑھ وغیرہ کے جو علاقے ہیں وہاں کے زمیندار بہت بُری طرح متاثر ہوئے ہیں لیکن ایک عجیب حیرت انگیز بات سامنے آئی ہے کہ ان علاقوں کی جماعتوں نے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ ٹارگٹ پورے کئے ہیں جو مرکز سے ان کو دیئے گئے تھے۔ گاؤں کے گاؤں ان کے بہہ گئے۔ فصلیں بہہ گئیں، تباہ ہو گئیں۔ بے سروسامانی کی حالت میں وہاں سے اٹھ کے آئے ہیں اور جیسا کہ مَیں نے کہا مجموعی طور پر جو ملک کے حالات ہیں اس کا تو احمدیوں پر اثر ہے ہی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیاوی نقصان سے ایمانوں میں کمی نہیں آئی بلکہ اس میں اضافہ ہوا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اپنے ٹارگٹس پورے کئے ہیں۔

لاہور کی جماعت ہے۔ امسال پاکستان کا جو مکمل جائزہ ہے، سامنے آئے گا۔ اس میں لاہور صفِ اوّل پر ہے۔

اس سے پہلے مَیں مقامی کرنسی میں گزشتہ سال کے مقابلے پر زیادہ وصولی کے لحاظ سے جو جماعتیں ہیں وہ بتا دوں۔ ایک تو وہی عرب ملک ہے جس کا مَیں نے کہا مَیں ذکر نہیں کر رہا۔ دوسرے نمبر پر انڈیا ہے۔ انہوں نے اپنی مقامی کرنسی کے لحاظ سے چوالیس فیصد سے زیادہ وصولی کی ہے۔ اور انڈیا میں بھی بعض علاقوں میں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے دشمنی کے حالات شدت اختیار کر رہے ہیں۔ بہت زیادہ احمدیوں کو تکالیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے لیکن اس سے مالی قربانی میں تیزی پیدا ہوئی ہے۔ پھر آسٹریلیا ہے تیسرے نمبر پر۔ پھر UK ہے۔ پھر پاکستان ہے۔ پھر کینیڈا۔ پھر سوئٹزرلینڈ، امریکہ اور بیلجیئم۔

فی کس ادائیگی میں امریکہ سب سے آگے ہے۔ پھر نمبر دو پر ایک عرب ملک ہے۔ پھر سوئٹزرلینڈ نمبر تین پر ہے۔ پھر دبئی ہے باسٹھ پاؤنڈ فی کس۔ پھر کبابیر ساٹھ پاؤنڈ فی کس۔ پھر جاپان، برطانیہ، بحرین، آئرلینڈ، فرانس، کینیڈا، آسٹریلیا ہیں۔

گزشتہ کچھ عرصے سے بلکہ کئی سالوں سے اس بات پر بھی زور دیا جا رہا ہے کہ تحریکِ جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد کو بڑھایا جائے۔ خاص طور پر جو نومبائعین ہیں اور بچے ہیں خواہ وہ معمولی رقم ہی کیوں نہ دیں تحریکِ جدید میں ضرور شامل ہوں۔ چنانچہ جماعتوں کی طرف سے اس طرف بھی توجہ پیدا ہوئی ہے

اور ہر سال شاملین کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب شامل ہونے والوں کی یہ تعداد چھ لاکھ بائیس ہزار سے زیادہ ہو چکی ہے۔ پچھلے سال پانچ لاکھ کچھ ہزار تھی۔ اس سال تیس ہزار کا اضافہ ہوا ہے۔ اس میں ابھی بھی گنجائش ہے۔ خاص طور پر افریقن ممالک کوشش کریں۔ نومبائعین چاہے چند پینس (Pence) ہی کیوں نہ دیں لیکن چندے کی عادت ڈالنی چاہئے۔ اس سے بھی کافی اضافہ ہو سکتا ہے۔ مبلغین کے فرائض میں یہ بھی داخل ہے کہ وہ بھی اس طرف توجہ دلوایا کریں۔ مالی قربانی ہوگی تو جماعتی تعلق میں بھی مضبوطی پیدا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق بھی بڑھے گا۔ اس کا اظہار بھی اللہ تعالیٰ نے کئی جگہ قرآنِ کریم میں فرمایا ہے۔

تعداد اور وصولی کے بارہ میں یہ بھی یاد رکھیں کہ جیسا کہ مَیں نے دفتر پنجم کے اجراء کے وقت کہا تھا کہ نئے پیدا ہونے والے بچے یا نئے شامل ہونے والے چندہ دہند یا نومبائعین وغیرہ 2005ء کے بعد تحریکِ جدید میں شامل ہوتے ہیں تو ان کو دفتر پنجم میں شامل کرنا ہے۔ پاکستان میں اس بات کا خیال رکھا جا رہا ہے۔ باہر کے ممالک میں بھی 2005ء کے بعد جتنے نئے تحریکِ جدید کے چندے میں شامل ہو رہے ہیں ان کے سامنے ''دفتر پنجم'' لکھا کریں اور اس کی اطلاع دیں اور یہ ریکارڈ رکھنا کوئی مشکل نہیں ہے، سیکرٹریانِ تحریکِ جدید کو صرف تھوڑی سی محنت کرنا پڑے گی۔

افریقن ممالک میں نائیجیریا کی جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجموعی وصولی کے لحاظ سے افریقہ میں سرِ فہرست ہے۔ انہوں نے گزشتہ سالوں میں تحریکِ جدید کی مالی قربانی میں غیر معمولی ترقی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ترقی کو بڑھاتا رہے۔ اس کے علاوہ گزشتہ سال کے مقابلے پر مجموعی وصولی کے اعتبار سے گیمبیا اور گھانا کی جماعتوں نے بھی نمایاں کام کیا ہے۔ گیمبیا کا اضافہ چھیالیس فیصد ہے اور گھانا کا اکتیس فیصد ہے۔ الحمدللہ۔ لیکن میرے خیال میں گھانا میں مزید گنجائش ہے اور یہ پہلے نمبر پر آ سکتا ہے۔ اس بارے میں گھانا کو خاص طور پر تعداد اور وصولی دونوں میں کوشش کرنی چاہئے۔

شاملین میں اضافے کے اعتبار سے سیرالیون، بینن، برکینا فاسو، کینیا، یوگنڈا، آئیوری کوسٹ اور نائیجر کی جماعتیں قابلِ ذکر ہیں۔

وکالتِ مال اوّل کے ریکارڈ کے مطابق مجاہدین دفتر اول کی کل تعداد جو سب سے پہلے شروع میں چھہتر سال پہلے شامل ہوئے تھے، 5,927 ہے جس میں سے تین سو اکیاسی (381) مجاہدین خدا تعالیٰ کے فضل سے ابھی تک حیات ہیں اور اپنے چندے خود ادا کر رہے ہیں۔ بقیہ پانچ ہزار پانچ سو چھیالیس (5,546) مرحومین میں سے تین ہزار تین سو بائیس (3,322) مرحومین دفتر اول کی طرف سے ان کے حقیقی ورثاء نے ادائیگی کر کے ان کے کھاتے جاری کر دیئے ہیں۔ اور دو ہزار دو سو چوبیس (2,224) مرحومین کے کھاتے مخلصینِ جماعت نے جاری کروائے ہیں جو اُن کے حقیقی ورثاء نہیں ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے دفتر اوّل کے تمام کے تمام کھاتے زندہ ہیں۔ اس خواہش کا اظہار حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بھی کیا تھا اور تحریک فرمائی تھی۔ اس کے بعد مَیں نے بھی تحریک کی تھی۔ اس کے بعد سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے پچھلے دو تین سالوں سے یہ تمام کھاتے جاری ہو گئے ہیں۔

پاکستان میں تین بڑی جماعتیں ہیں۔ اول، لاہور۔ دوئم، ربوہ۔ سوئم، کراچی۔ اور مجموعی وصولی کے لحاظ سے زیادہ مالی قربانی کرنے والی جماعتیں راولپنڈی، اسلام آباد، ملتان، بہاولپور، میر پور خاص، نوابشاہ، ڈیرہ غازی خان، جہلم، خانیوال اور منڈی بہاؤالدین ہیں۔

لاہور کے بارہ میں مَیں نے بتایا تھا کہ لاہور کی جماعت جہاں جانی قربانی میں بھی صفِ اوّل میں آ گئی ہے وہاں انہوں نے تحریکات میں بھی، مالی قربانیوں میں بھی اپنا اعزاز قائم رکھا ہے۔ اور تحریکِ جدید کی مالی قربانی میں بھی جیسا کہ میں نے بتایا اول نمبر لاہور کا ہے۔ لاہور کی جماعت کے شہداء کے جو غم تھے اس غم نے انہیں مایوس نہیں کیا، پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قربانی میں مزید تیزی پیدا ہوئی ہے۔ جان مال وقت کی قربانی کا جو انہوں نے عہد کیا تھا اس کو نبھا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوب نبھا رہے ہیں۔ اسی طرح پاکستان کی دوسری جماعتیں بھی۔ لیکن ان کے ساتھ عملی طور پر بہت بڑا حادثہ ہوا ہے اس لئے یہاں ان کا خاص طور پر ذکر کیا جاتا ہے۔ مئی کے واقعہ کے بعد سے مستقل طور پر نوجوان بھی اور صحت مند انصار بھی اپنے وقت جماعت کو دے رہے ہیں اور جو وقت کی قربانی کا عہد کیا تھا اس کو پورا کر رہے ہیں۔ اور پھر یہ کہ ایسی جگہوں پر ڈیوٹیاں دینے کے لئے حاضر ہوتے ہیں جہاں ہر وقت جان کا بھی خطرہ ہے۔ پاکستان میں تو ویسے ہی ہر پاکستانی کی زندگی خطرے میں ہے۔ لیکن ایک احمدی کی زندگی جیسا کہ مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں اس کو دہرا خطرہ ہے۔ ایک پاکستانی ہونے کی حیثیت سے اور دوسرے احمدی ہونے کی حیثیت سے۔ اللہ تعالیٰ جلد ان خطرات کو ہمارے سر پر سے ٹالے اور دشمنوں کو کیفرِ کردار تک پہنچائے۔

تحریکِ جدید کے بارے میں وکالتِ مال کا بعض ممالک کے بارہ میں یہ تأثر ہے کہ وہ بھرپور کوشش نہیں کرتے۔ خاص طور پر وہ جن کے ہاں دوسرے جماعتی پروجیکٹس یا مساجد وغیرہ کے منصوبے شروع ہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے جو مساجد وغیرہ کے اپنے منصوبے ہیں اگر انہوں نے تحریکِ جدید کی طرف زور دیا یا دوسری مرکزی تحریکات کی طرف زور دیا تو یہ منصوبے متاثر ہوں گے۔ مَیں تو سمجھتا ہوں کہ ان ملکوں کی جو انتظامیہ ہے وہ افرادِ جماعت پر بھی بدظنی کر رہی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خدا تعالیٰ پر بدظنی کر رہے ہیں۔ یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اگر ان تحریکات کی رقم مرکز میں آتی ہے تو اس مرکزی رقم کا بہت بڑا حصہ افریقہ اور انڈیا وغیرہ اور دوسرے غریب ممالک کے منصوبوں پر خرچ ہوتا ہے۔ اگر دوسروں کی، غریب ملکوں کی مدد کے لئے دل کھولیں گے تو اللہ تعالیٰ بھی آپ کے مال میں برکت فرمائے گا اور منصوبوں میں برکت فرمائے گا۔ جب آپ کی طرف سے (پیسے) جائیں گے تو غریب ملکوں کے جو منصوبے ہیں ان پر عملدرآمد ہوگا۔ جب ان کی مساجد بنیں گی جو بہت ضروری ہیں تو آپ بھی ان کی دعاؤں سے حصے دار بنیں گے۔ اگر تو خدا تعالیٰ کی خاطر یہ قربانی کر رہے ہیں اور ایک احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ کی خاطر ہی قربانی کرتا ہے۔ اگر کہیں کمی ہوتی ہے، کمزوری ہوتی ہے تو عہدے داران کی طرف سے ہوتی ہے۔ اگر وہ بدظنی نہیں تو کم از کم ایک احمدی کو under estimate کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر آپ توکّل میں بڑھیں گے تو اللہ تعالیٰ انشاء اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا۔ یہ جو ضروریات ہیں یہ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری ہو رہی ہیں اور ہوتی رہیں گی۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ ان کو پورا فرماتا رہا ہے۔ لیکن اگر آپ لوگ حصے دار بن جائیں گے تو ان برکات میں سے آپ کو بھی ثواب مل جائے گا۔ آپ بھی ثواب کے حامل ہو جائیں گے اور برکات میں حصے دار بن جائیں گے۔ پاکستان کی جماعتوں کی اول دوم سوم کی پوزیشن مَیں بتا چکا ہوں۔

پھر ضلعی سطح پر جو دس اضلاع ہیں، ان میں سیالکوٹ، سرگودھا، گوجرانوالہ، نارووال، عمر کوٹ، بہاولنگر، حیدرآباد، اوکاڑہ، حافظ آباد، بدین، میر پور آزاد کشمیر ہیں۔ اور جو نمایاں کارکردگی والی جماعتیں ہیں وہ واہ کینٹ، کھوکھر غربی، حیات آباد، کنری، سانگھڑ، موسے والا، لودھراں، میانوالی، بھکر اور گجر خان۔

UK کی جو پہلی بڑی دس جماعتیں ہیں جنہوں نے قربانی دی ہے اس میں حلقہ مسجد فضل پہلے نمبر پر ہے، پھر نیو مالڈن ہے، ووسٹر پارک ہے، سربٹن ہے، ویسٹ ہل ہے، مسجد ویسٹ یہ نئی جماعت بنی ہے جو اِنر پارک اور مسجد فضل کو تقسیم کر کے بنائی گئی ہے۔ چیم اور مانچسٹر ساؤتھ، ریز پارک اور جیلنگھم۔

اور چھوٹی جماعتوں میں سکنتھورپ، کیمبرج، بورن متھ، وولور ہیمپٹن، براملے، لیوشم، لیمنگٹن سپا، ہارٹلے پول، برسٹل اور نارتھ ویلز شامل ہیں۔

اس کے علاوہ مجموعی وصولی کے لحاظ سے چار ریجنز۔ لنڈن، نارتھ ایسٹ، مِڈ لینڈ اور ساؤتھ ریجن ہیں۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے امریکہ کی پہلی پانچ جماعتیں، سِلیکون ویلی، اِن لینڈ ایمپائر، شکاگو، ڈیٹرائٹ اور لاس اینجلس ایسٹ ہیں۔

جرمنی میں جو غیر معمولی قربانی کرنے والی لوکل امارات ہیں، ان میں ہمبرگ، گراس گراؤ، مائینز ویزبادن (Mains Wiesbaden)، ڈارمسٹڈ اور دائبرگ (Dieburg)۔

جو چھوٹی جماعتیں ہیں وہ نیوس (Neuss)، آگس برگ (Augusburg)، ماربرگ (Marburg) اور مہدی آباد ہیں۔

کینیڈا کی قابلِ ذکر جماعتیں پیِس ولیج ایسٹ، ایڈمنٹن، پیِس ولیج سینٹر، پیِس ولیج ویسٹ، کیلگری نارتھ ویسٹ + پیِس ولیج ساؤتھ یہ اکٹھے ہیں۔

انڈیا کے جو پہلی دس پوزیشن والے صوبے ہیں وہ کیرالہ ہے۔ نمبر 2۔ آندرا پردیش، نمبر 3۔ جموں و کشمیر، نمبر 4۔ تامل ناڈو، 5۔ کرناٹک، 6۔ بنگال، 7۔ اڑیسہ، 8۔ پنجاب، 9۔ یوپی، 10۔ لکش دویپ۔

اور جو پہلی دس جماعتیں ہیں وہ حیدرآباد (آندرا پردیش)، کالی کٹ (کیرالہ)، قادیان (پنجاب)، کلکتہ، کنانور ٹاؤن، چنائی، کیرولائی، کوئمبٹور، بنگلور اور آسنور ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان تمام چندہ دینے والوں کے اموال اور نفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے جو تکمیلِ اشاعتِ ہدایت میں حصہ لے رہے ہیں اور ان کو اپنی قربانیوں میں بڑھاتا چلا جائے۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو اقتباس پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

''چندے کی ابتدا اس سلسلہ سے ہی نہیں ہے۔ بلکہ مالی ضرورتوں کے وقت نبیوں کے زمانہ میں بھی چندے جمع کئے گئے تھے۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ ذرا چندے کا اشارہ ہوا تو تمام گھر کا مال لا کر سامنے رکھ دیا۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسبِ مقدور کچھ دینا چاہئے اور آپ کی منشاء تھی کہ دیکھا جاوے کہ کون کس قدر لاتا ہے۔ ابوبکرؓ نے سارا مال لا کر سامنے رکھ دیا۔ اور حضرت عمرؓ نے نصف مال۔ آپ نے فرمایا کہ یہی فرق تمہارے مدارج میں ہے......''۔

فرماتے ہیں کہ: ''......صحابہ کرامؓ کو پہلے ہی سکھایا گیا تھا لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آل عمران:93) اس میں چندہ دینے اور مال صرف کرنے کی تاکید اور اشارہ ہے۔ یہ معاہدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاہدہ ہوتا ہے اس کو نباہنا چاہیئے۔ اس کے برخلاف کرنے میں خیانت ہوا کرتی ہے......''۔

فرمایا: ''......ایک آدمی سے کچھ نہیں ہوتا۔ جمہوری امداد میں برکت ہوا کرتی ہے۔ بڑی بڑی سلطنتیں بھی آخر چندوں پر ہی چلتی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ دنیاوی سلطنتیں زور سے ٹیکس وغیرہ لگا کر وصول کرتے ہیں۔ اور یہاں ہم رضا اور ارادہ پر چھوڑتے ہیں۔ چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ محبت اور اخلاص کا کام ہے''۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 358 تا 361 جدید ایڈیشن)

فرمایا کہ: ''تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی

ہے۔اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اُن کیلئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔ یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دیگا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی۔ اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے......''۔

فرمایا: ''......وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کرینگے اور اُن پر مصائب کے زلزلے آئیں گے۔ اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا اُن سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی۔ وہ آخر فتحیاب ہونگے اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ''۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 308-309)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی توقعات کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جو فتوحات اس نے مقدر کی ہیں ان کو بھی ہم دیکھنے والے ہوں۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے فرمایا:

کیونکہ وقت بدل گیا ہے۔ عصر کا پہلا وقت بھی شروع ہو جائے گا اس لئے نمازِ عصر بھی ساتھ ہی جمع ہوگی۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالفین اور غیرت الٰہی کے عبرتناک نظارے

(فضل الٰہی انوری۔ جرمنی)

(چھٹی قسط)

چوتھی مثال

امریکہ کے ڈاکٹر جان الیگزنڈر ڈوئی کا عبرتناک انجام

اب ایک ایسے دشمنِ اسلام کا ذکر کیا جاتا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابل پر آ کر خدا تعالیٰ کی قہری تجلی کا نشانہ بنا اور پھر بڑی ذلت اور رسوائی کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہوا۔ یہ امریکہ میں رہنے والا جان الیگزنڈر ڈوئی نام کا ایک عیسائی پادری تھا جس نے 1900ء میں ''ایلیا ثانی'' ہونے کا دعویٰ کر کے لوگوں میں یہ مشہور کرنا شروع کر دیا کہ خدا نے اسے یہ منادی کرنے کیلئے بھیجا ہے کہ پچیس برس کے اندر اندر یسوع مسیح آسمان سے اترنے والے ہیں۔ چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ میں اس نے ملک میں اتنی شہرت حاصل کر لی کہ آن کی آن میں لاکھوں لوگ اس کے مرید بن گئے۔ اور جب وہ اپنا زرق برق مخصوص لباس پہن کر باہر نکلتا تو لوگ اس کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے بیقرار ہو جاتے۔ پھر جب وہ ان سے خطاب کرتا تو وہ اس کے ساحرانہ انداز خطابت سے متأثر ہو کر جھومنے لگ جاتے۔ اپنی روز افزوں شہرت کو دیکھتے ہوئے جلد ہی اس نے ایک نئے چرچ کی بنیاد رکھی جسے اس نے ''کیتھولک اپوسٹالک چرچ'' (Catholic Apostolic Church) کا نام دے کر لوگوں کو اس میں داخل کرنے لگا۔ اسے اپنی اس مقبولیت پر اتنا گھمنڈ ہوا کہ اس نے یہ پیشگوئی کر دی کہ:

''اگر خدا نے مجھے زندگی دی اور مَیں چرچ کے نگران اعظم کے طور پر اس مقام پر فائز رہا، تو میرا یہ قائم کردہ چرچ اتنا مضبوط ہو جائے گا کہ دنیا میں اس کی نظیر نہیں ملے گی''۔

اس کی یوں بڑھتی ہوئی شہرت کے ساتھ لوگ اس پر کثرت سے اپنے مال نچھاور کرنے لگے جس کے نتیجہ میں اس کے پاس اتنی دولت جمع ہوگئی کہ اس نے شکاگو شہر سے 150 میل دور جھیل مشیگن کے کنارے چھ ہزار ایکڑ پر مشتمل ایک وسیع و عریض قطعہ اراضی خرید کر اس کے اوپر ایک نیا شہر بسایا جس کا نام یہود کے ایک قدیمی اور مرغوب نام پر اس نے صیحون (Zion) رکھا اور اپنے مریدوں کو دعوت دی کہ وہ اس شہر میں قطعات خرید کر مکانات بنائیں۔ اس سے جہاں ڈوئی کو کروڑوں ڈالر کی آمدنی ہونے لگی، وہاں وہ اس شہر کے ایک مطلق العنان حاکم کے طور پر معرض وجود میں آیا۔ جو قطعات اس نے لوگوں کے پاس بیچے یا تجارتی اغراض سے دیئے، وہ بھی اس نے لیز (Lease) کے طور پر دیئے۔ اس طرح پر زمین کے مالکانہ حقوق اس کے پاس ہی رہے۔ پھر اس نے ''لیوز آف ہیلنگ'' (Leaves of Healing) کے نام سے اپنا ایک اخبار جاری کیا۔ اس سے اس کی شہرت امریکہ سے نکل کر یورپ کے ممالک میں بھی پھیل گئی۔

اس کی اس تھوڑے ہی عرصہ کے اندر کامیابی اور شہرت کو دیکھ کر شکاگو یونیورسٹی کے ایک پروفیسر مسٹر فرینکلن جانسن نے لکھا کہ:

''گزشتہ بارہ برس میں بہت ہی کم ایسے اشخاص گزرے ہوں گے جنہوں نے امریکی اخبارات کے اندر اس قدر جگہ حاصل کی ہو، جس قدر جان الیگزنڈر ڈوئی نے کی ہے''۔

اگر تو جان الیگزنڈر ڈوئی کی سرگرمیاں صرف مسیحیت کے پرچار کی حد تک ہی محدود رہتیں تو ممکن ہے وہ اپنی شہرت اور مقبولیت میں ترقی کرتا ہوا کہیں سے کہیں پہنچ جاتا۔ مگر اس نے اپنی بڑھتی ہوئی مقبولیت کے ساتھ ساتھ اسلام اور بانئ اسلام آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدف تنقید اور اپنی گندہ دہنی کا نشانہ بنانا شروع کر دیا۔ چنانچہ ایک موقع پر اس نے اسلام کے خلاف اپنے غیظ و غضب کا یوں اظہار کیا:

''مَیں امریکہ اور یورپ کے عیسائیوں کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ وہ دین محمدی کو مردہ نہ سمجھیں۔ دین محمدی طاقت سے بھرا ہوا ہے۔ ....تاہم اسے ضرور مٹنا اور تباہ و برباد ہونا ہے مگر اسے مٹانا نیم مردہ لاطینی چرچ کا کام نہیں ہے، نہ ہی بے حس اور بے جان یونانی چرچ کا''

(''لیوز آف ہیلنگ''۔ مورخہ 25/ اگست 1900ء)

اس کے کچھ عرصہ بعد اس نے اپنی اسلام دشمنی کا اظہار یوں کیا کہ لکھا:

''زائن کیلئے محمدی دین کو تباہ کرنا ضروری ہے۔ آج مشرق کے بڑے بڑے نظام ہائے باطل میں سے ایک یہ بھی ہے''۔ (نعوذ باللہ من ذٰلک)

بلکہ اس کی اسلام دشمنی یہاں تک پہنچ گئی کہ اسلام کو نابود کرنا اس نے اپنے مشن کا نصب العین قرار دے دیا۔ چنانچہ اپنے اسی اخبار کے 19/ دسمبر 1902ء کے پرچہ میں کا اعلان کرتے ہوئے اس نے لکھا:

''میرا کام یہ ہے کہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب کے لوگوں کو جمع کروں۔ اور انہیں مسیحیوں کے اس شہر اور دوسرے شہروں میں آباد کروں، یہانتک کہ وہ دن آ جائے کہ مذہب محمدی دنیا سے مٹ جائے''

ان اخبارات کے اوراق کسی نہ کسی طرح ہندوستان میں بھی پہنچ گئے۔ چنانچہ جب ان کا علم حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہوا تو آپ کو بڑا دکھ پہنچا۔ آپ نے دیکھا کہ تثلیث کے پھیلانے اور اسلام کو نابود کرنے کا جس قسم کا جوش اس کے اندر پایا جاتا ہے، ایسا جوش ان صدہا کتب میں بھی نہیں جو یورپ اور ہندوستان کے پادریوں نے لکھی ہیں۔ سب سے زیادہ دکھ دینے والی بات آپ کے لئے یہ تھی کہ جیسا کہ آپ تحریر فرماتے ہیں:

''یہ شخص.....حضرت سید النبیین واصدق الصادقین و خیر المرسلین و امام الطیبین، جناب تقدس مآب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کاذب اور مفتری خیال کرتا تھا اور اپنی خباثت سے گندی گالیاں اور فحش کلمات سے آنجناب کو یاد کرتا تھا''۔

آگے فرماتے ہیں:

''مَیں اُس کا پرچہ 'لیوز آف ہیلنگ' لیتا تھا، اور اس کی بدزبانی پر ہمیشہ مجھے اطلاع ملتی تھی۔ جب اس کی شوخی انتہا تک پہنچی تو مَیں نے انگریزی میں ایک چٹھی اُس کی طرف روانہ کی اور مباہلہ کیلئے اُس سے درخواست کی تا خدا تعالیٰ ہم دونوں میں جو جھوٹا ہے، اُس کو سچے کی زندگی میں ہلاک کرے''۔

آپ نے اس کو اس مضمون کی دو چٹھیاں بھیجنے کے علاوہ امریکہ کے بعض نامی اخباروں کو بھی اس کی نقول بھجوا دیں۔ آپ نے اپنی کتاب ''حقیقۃ الوحی'' میں کم از کم 32 ایسی اخبارات کے نام درج فرمائے ہیں جنہوں نے مجمل یا مفصل طور پر آپ کی ڈوئی کو دی جانے والی دعوت مباہلہ کا ذکر کیا۔

چونکہ ڈوئی کی بڑھتی ہوئی شہرت کو لوگ پہلے ہی بنظر حیرت و استعجاب دیکھ رہے تھے، اخبارات میں آپ کے اس دعوت مباہلہ کی اشاعت کے نتیجے میں نئی دنیا کے اس دور دراز ملک میں آپ کے نام کی دھوم مچ گئی یہاں تک کہ ہندوستانی اخبارات نے بھی اس میں دلچسپی لینی شروع کر دی۔

آپ کے اس مباہلہ کا خلاصہ یہ تھا کہ جس مسیح کے دوبارہ آنے کے بارے میں تم دنیا میں یہ اعلان کر رہے ہو کہ وہ اب جلد آسمان سے نازل ہونے والا ہے، وہ تو آج سے دو ہزار سال قبل فوت ہو کر سرینگر، کشمیر، محلّہ خانیار میں دفن ہوا پڑا ہے۔ البتہ خدا نے اس کی آمد ثانی کو میرے وجود میں پورا کیا ہے۔ چنانچہ مَیں خدا کی طرف سے مسیح موعود بنا کر بھیجا گیا ہوں تا کہ مَیں اسلام کی عظمت کو دنیا میں قائم کروں۔ اب یہ تو نہیں ہوسکتا کہ خدا نے میرے سپرد تو دین اسلام کی سربلندی کا کام کیا ہو اور تمہیں اُسے مٹانے کیلئے بھیجا ہو۔ پس اگر تُو اپنے آپ کو سچا سمجھتا ہے تو تمہیں سارے مسلمانوں کو ختم کرنے کی ضرورت نہیں، تم ایک جماعت کے لیڈر ہو اور میرے بھی یہاں بہت سے پیرو ہیں۔ پس اس بات کا فیصلہ کہ خدا کی طرف سے کون ہے اس طرح ہوسکتا ہے کہ تُو میرے ساتھ مباہلہ کر لے۔ یعنی ہم دونوں اپنی اپنی جگہ خدا سے دعا کریں کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے، وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جائے۔

نیز بڑی تحدّی سے تحریر فرمایا کہ:

''ڈوئی اپنے دعوئ رسول اور تثلیث کے عقیدہ میں جھوٹا ہے۔ اگر وہ مجھ سے مباہلہ کرے تو میری زندگی میں ہی بہت سی حسرت اور دُکھ کے ساتھ مرے گا۔ اور اگر مباہلہ نہ بھی کرے، تب بھی وہ خدا کے عذاب سے بچ نہیں سکتا''۔

اب امریکہ کے لوگ اور اخبارات یہ انتظار کرنے لگے کہ ڈوئی اس چیلنج کا کیا جواب دیتا ہے۔ مگر جب اس بات پر کچھ عرصہ گزر گیا اور ڈوئی کے اندر نہ اخباری تبصروں سے کوئی حرکت پیدا ہوئی اور نہ اس نے حضرت بانئ سلسلہؑ کی چٹھیوں کا کوئی جواب دیا تو آپ نے اپنا وہی مضمونِ مباہلہ بعض اہم اضافوں کے ساتھ امریکہ اور یورپ کے اخبارات میں دوبارہ ارسال فرمایا جس میں آپ نے ایک تو یہ تحریر فرمایا کہ:

''آج تک ڈوئی نے میری درخواستِ مباہلہ کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اس لئے مَیں آج کی تاریخ سے جو 23/ اگست 1903ء ہے، اسے پورے سات ماہ کی مہلت دیتا ہوں۔ اگر وہ اس مدت میں میرے مقابلہ پر آ گیا تو جلد تر دنیا دیکھ لے گی کہ اس مقابلہ کا کیا انجام ہوگا۔ مَیں عمر میں ستّر برس کے قریب ہوں اور ڈوئی جیسا کہ وہ بیان کرتا ہے، پچاس برس کا جوان ہے۔ لیکن مَیں نے اپنی بڑی عمر کی کچھ پرواہ نہیں کی کیونکہ اِس مباہلہ کا فیصلہ عمروں کی حکومت سے نہیں ہوگا، بلکہ خدا جو احکم الحاکمین ہے، وہ اس کا فیصلہ کریگا''۔

نیز اپنے دعوئ مسیح موعود کے حوالے سے مزید یہ فرمایا:

'میرا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ میرا اپنا نہیں بلکہ زمین و آسمان کے خدا نے مجھے مسیح موعود بنا کے بھیجا ہے۔ اس نے سینکڑوں نشان میرے اس دعوے کے ثبوت میں دکھلائے ہیں اور دکھلا رہا ہے۔ اور میری صداقت کا یہ بھی نشان ہوگا کہ اگر ڈوئی میرے مقابلے پر آ گیا اور صراحۃً یا اشارۃً اس نے میرے مباہلہ کا چیلنج قبول کر لیا تو بڑی حسرت اور دکھ اور نامرادی کے ساتھ وہ میری زندگی میں ہی اس جہان سے کوچ کرے گا'۔

آپ نے مضمون کے آخر پر عوام پر اپنی پیشگوئی کی عظمت ظاہر کرنے کی غرض سے بڑے واشگاف الفاظ میں یہ جلالی اعلان بھی فرمایا کہ:

''اگر ڈوئی اس مقابلہ سے بھاگ گیا.....تب بھی یقیناً سمجھو کہ اس کے صیحون پر جلد تر ایک آفت آنے والی ہے.... دیکھو، آج مَیں تمام امریکہ اور یورپ کے باشندوں کو اس بات پر گواہ کرتا ہوں کہ یہ طریق اس کا بھی شکست کی صورت سمجھی جائے گی''۔

(خلاصہ اشتہار انگریزی، مورخہ 23/ اگست 1903ء)

آپ کے اس اشتہار کا بھی امریکی اور یورپی اخباروں میں خوب خوب چرچا ہوا۔

آہستہ آہستہ اخبارات نے بھی ڈوئی کو جھنجھوڑنا اور شرم دلانا شروع کیا۔ وہ دیکھ چکے تھے کہ ڈوئی اب تک تو

اسلام کو غلط القابات دے کر اپنی گندہ ذہنی کا مظاہرہ کرتا رہا ہے۔ اب جبکہ دوسری جانب سے اسے للکارا گیا ہے تو یکدم اس کی خاموشی کے کیا معنی؟ چنانچہ شکاگو کے ایک اخبار نے اسے آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے اس پر یوں طعنہ زنی کی:

''ڈوئی نے چیلنج کو منظور نہیں کیا اور نہ اب تک انکار ہی کیا ہے۔ غالبًا پہاڑ کی خوشگوار ہوا میں وہ جواب تحریر کر رہا ہے۔ ممکن ہے کہ بحیثیت فریق ثانی وہ شرائط میں کچھ تبدیلی کرنا چاہے۔ اس صورت میں اس کی درخواست یہ ہوگی کہ بجائے دعا کے گالیوں میں مقابلہ کیا جائے۔ اور جو دوسرے کو زیادہ گالیاں دے، وہی فتحیاب سمجھا جائے''۔

ڈوئی نے جب دیکھا کہ اس کے لئے اب فرار کا کوئی راستہ باقی نہیں رہا اور اس کا یوں خاموش رہنا بھی اس کی ذلت اور رسوائی کا موجب بن رہا ہے تو چار و ناچار وہ کچھ نہ کچھ کہنے پر مجبور ہو گیا۔ چنانچہ پہلے تو اس نے اپنے اخبار مورخہ 26/دسمبر 1903ء میں نہایت متکبرانہ اور حقارت آمیز لہجے میں یوں ہرزہ سرائی کی:

''لوگ مجھے بعض اوقات کہتے ہیں کہ تم فلاں بات کا جواب کیوں نہیں دیتے۔ جواب! کیا تم خیال کرتے ہو کہ مَیں ان کیڑوں مکوڑوں کا جواب دوں گا کہ اگر اپنا پاؤں ان پر رکھوں تو ایک دم میں انہیں کچل ڈالوں''۔

پھر 27/دسمبر 1903ء کے پرچہ میں اس سے بھی زیادہ بیباکی اور شوخی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس نے تحریر کیا:

''ہندوستان میں ایک بیوقوف محمدی مسیح ہے جو مجھے بار بار لکھتا ہے کہ یسوع مسیح کی قبر کشمیر میں ہے۔.... اور بہتان لگاتا ہے کہ مسیح ہندستان میں فوت ہوئے۔ حالانکہ خداوند مسیح تو بیت عنیاہ کے مقام پر آسمان پر اٹھائے گئے تھے جہاں پر وہ اپنے سماوی جسم کے ساتھ موجود ہیں''۔

اس طرح ڈوئی نے اگرچہ مباہلہ کو اس کی اصل صورت میں تو قبول نہ کیا مگر بالواسطہ طور پر وہ خدا کے مامور کے مقابل پر میدان مبارزت میں آ گیا۔ چنانچہ آسمان کے فرشتے اسے کیفر کردار تک پہنچانے کیلئے آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھنے لگے۔ اس کی پہلی تقریب تو یہ پیدا ہوئی کہ وہ یکم جنوری 1904ء کو دنیا کے سفر پر روانہ ہوا تا کہ اپنے نام نہاد مشن کو عالمی سطح پر متعارف کرائے۔ اس کی پہلی منزل آسٹریلیا تھی۔ مگر جاتے ہی اس نے وہاں اس قسم کی تقریریں کیں کہ عوام میں اس کے خلاف سخت اشتعال پھیل گیا۔ نہ صرف اس کی تقریروں کا بائیکاٹ ہوا بلکہ ہوٹلوں نے اسے اپنے ہاں ٹھہرانے سے بھی انکار کر دیا۔ چنانچہ وہ سخت نامراد اور ناکام ہو کر واپس لوٹا۔

آسٹریلیا سے واپسی پر وہ اپنے ساتھ ایک خوبصورت لڑکی بھی لے آیا اور اسے اپنے ساتھ رکھنے لگا۔ اس بارے میں جب اس کے اپنے لوگوں میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں تو اس نے لڑکی کے ساتھ اپنے تعلقات کا جواز نکالنے کی غرض سے تعدد ازدواج کی خوبیاں بیان کرنی شروع کر دیں۔ اس سے صورت حال بجائے درست ہونے کے مزید بگڑ گئی جس سے لوگوں میں اس کے خلاف نفرت کے جذبات اُٹھنے لگے۔ خود اس کی بیوی اس سے متنفر ہو گئی جس پر اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔

ابھی اس سانحہ کا اثر جاری تھا کہ خاندانی سطح پر ذلت کا ایک اَور داغ اسے اپنے ماتھے پر سجانا پڑا۔ اور وہ اس طرح پر کہ اخبار ''نیویارک ورلڈ'' نے اس کے باپ جان مرے ڈوئی کی اسکے ساتھ کی گئی وہ خط و کتابت شائع کر دی جس میں اس نے اسے اپنا بیٹا تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ دوسرے لفظوں میں اس پر ولد الحرام ہونے کا الزام لگایا تھا۔ ڈوئی اس کا دفاع نہ کر سکا۔ بلکہ اسے 25/ستمبر 1904ء کو یہ اعلان کرنا پڑا کہ وہ ڈوئی کا بیٹا نہیں ہے، لہٰذا اس کے نام کے ساتھ آئندہ ''ڈوئی'' کا لفظ استعمال نہ کیا جائے۔ اس سے بھی صورت حال مزید خراب ہو گئی اور لوگ اسے پہلے سے بھی زیادہ حقارت کی نظروں سے دیکھنے لگے۔

ڈوئی کا اپنی ناجائز ولادت کے متعلق اتنا بیباکانہ اعتراف نہ صرف اس کی اخلاقی مَوت ثابت ہوا بلکہ وہ اپنی رہی سہی عزت اور قدر و منزلت کو بھی اپنے متبعین کی نظروں میں کھو بیٹھا۔ مگر ابھی اس کی قسمت میں اس سے بھی زیادہ ذلت اور رسوائی لکھی ہوئی تھی اور خدا کی قہری تقدیر کے نوشتے اسے بڑی تیزی کے ساتھ اس کے مقدر انجام کی طرف لاتے چلے جا رہے تھے۔ اس کی تقریب یوں پیدا ہوئی کہ ڈوئی نے اپنے ناکام دورۂ آسٹریلیا کا داغ مٹانے، نیز اپنے لوگوں میں اپنی کھوئی ہوئی ساکھ کو بحال کرنے کی غرض سے شہر زائن میں ایک عظیم الشان جلسہ کے انعقاد کا انتظام کیا۔ یہی جلسہ اس کی مٹتی ہوئی شہرت کے تابوت میں آخری کیل ثابت ہوا۔ جو منظر اُس وقت پیدا ہوا، اس کی تصویر کشی ایک سوانح نگار کے مطابق حسب ذیل ہے:

''ڈوئی اپنا لباس فاخرہ زیب تن کر کے ہال میں داخل ہوا اور اپنی مخصوص شاہانہ نشست پر جا بیٹھا۔ تمام سامعین کی نظریں اُس کی طرف لگی ہوئی تھیں۔ چنانچہ اس نے اپنا خطاب شروع کیا۔ اس روز وہ اپنی فصاحت کے عروج پر تھا۔ وعظ کے بعد 'عشائے ربانی' کی تقریب تھی۔ وہ بھی ختم ہوئی۔ اب ڈوئی کو صرف چند اختتامی الفاظ کہہ کر اس تقریب کو ختم کرنا تھا۔ وہ یہ الفاظ کہنے ہی والا تھا کہ اچانک اس نے اپنا دایاں بازو زور سے یوں جھٹکا جیسے کوئی گندہ کیڑا اُسے چمٹ گیا ہو۔ پھر وہ اپنے ہاتھ کو زور زور سے کرسی کے بازو پر مارنے لگا۔ لوگ اس کی یہ غیر معمولی حرکت دیکھ کر حیران سے ہو گئے۔ اِدھر ڈوئی کا رنگ اچانک زرد پڑنے لگا۔ وہ گرنے ہی والا تھا کہ اس کے دو مرید اسے سہارا دے کر گھسیٹتے ہوئے ہال سے باہر لے گئے''۔

خدا کی یہ قہری تجلی جو اس پر فالج کی صورت میں گری ابھی وہ اس سے جانبر نہ ہونے پایا تھا کہ 19/دسمبر 1905ء کو اس پر دوسری بار فالج کا حملہ ہوا جس کے نتیجے میں اس کی رہی سہی طاقت بھی جواب دے گئی۔ اس کی اس حالت کے پیش نظر ڈاکٹروں نے اسے کسی گرم علاقے میں جانے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ پہلے اسے میکسیکو لے جایا گیا مگر جب وہاں بھی اسے آرام نہ آیا تو اسے جزیرہ جمائیکا لے جایا گیا۔

ادھر جونہی ڈوئی نے صیحون (Zion City) سے باہر قدم رکھا، اس کی اندرون خانہ سیاہ کاریوں پر سے پردہ اٹھنے لگا۔ ایک تو وہ پرلے درجے کا شرابی نکلا۔ حالانکہ وہ اپنے مریدوں کو شراب نوشی سے منع کرتا تھا اور اس کے شہر میں بسنے کے لئے ایک شرط شراب سے قطعی طور پر پرہیز بھی تھی۔ پھر وہ لڑکی جسے وہ آسٹریلیا سے اپنے ساتھ لایا تھا، اس سے اس کے بلکہ کئی اَور لڑکیوں سے بھی ناجائز تعلقات ثابت ہوئے۔ علاوہ ازیں مالی حسابات میں بھی وہ کئی قسم کی بدعنوانیوں کا مرتکب پایا گیا اور لاکھوں کا غبن اس کے لین دین میں ثابت ہوا۔

ان جملہ انکشافات کا نتیجہ یہ نکلا کہ خود اس کے اپنے مرید اس سے بدظن اور متنفر ہو گئے۔ چنانچہ جن لوگوں کو وہ اپنے کاروبار کے انتظام و انصرام کیلئے بطور نائبین پیچھے چھوڑ گیا تھا، انہوں نے اسے ٹیلیگرام دیا کہ تمہاری قیادت ختم ہوتی ہے اور تمہاری جگہ والوا (ڈوئی کا ایک معتمد رفیق کار۔ ناقل) کو مقرر کیا جاتا ہے۔ ساتھ ہی اسے وارننگ دی گئی کہ اگر تو نے اس انتظام میں مداخلت کی تو تمہاری سب اندرونی سیاہ کاریوں اور بدعنوانیوں کا پردہ چاک کر دیا جائے گا۔

ڈوئی کے دن اب گنے جا چکے تھے۔ اس کی بیوی اور اس کا لڑکا تو پہلے ہی اس کا ساتھ چھوڑ چکے تھے۔ اس کے مرید بھی اس سے متنفر ہو گئے تھے۔ جو باقی رہ گئے تھے، وہ اس کے صیحون سے باہر قدم رکھنے کے ساتھ ہی اس سے الگ ہو گئے۔ چنانچہ جب وہ کچھ عرصہ کے بعد اپنے ہی بسائے ہوئے شہر میں واپس لوٹا تو اس کے استقبال کیلئے کوئی بھی موجود نہ تھا۔ واپس پہنچ کر اب وہ کلیۃً چند ایک تنخواہ دار سیاہ فام ملازموں کے رحم و کرم پر تھا۔ اس کی اس بے بسی اور بے چارگی کا نقشہ اُس وقت کے ایک اخبار نویس نے یوں کھینچا ہے:

''قدرت نے اس پر سے ترقی کا پنڈولم واپس گھما دیا ہے اور وہ اپنے اوپر ہر قدرت سے محروم ہو چکا ہے۔ شکاگو سے آمدہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ وہ شخص جو اتنے لمبے عرصہ تک اس قدر بیباکی کے ساتھ اپنے آپ کو 'ایلیا سوم' کہہ کر پکارتا رہا، اب بے بسی کے عالم میں بستر مرگ پر پڑا ہے۔ اور اس قابل نہیں کہ اپنے آپ کو ادھر اُدھر ہلا سکے۔ اور مجبور ہے کہ جہاں کہیں اس کو اس کا نیگرو خادم ڈال دے، وہیں پڑا رہے''۔

اِدھر یہ تبصرے جاری تھے، اُدھر ڈوئی کی حالت دن بدن خراب سے خراب تر ہوتی جا رہی تھی۔ چنانچہ اس حالت میں کئی ماہ تک مبتلا رہنے کے بعد بالآخر وہ، جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بارہ میں پیشگوئی فرمائی تھی، بڑی حسرت، دکھ اور نامرادی کے ساتھ 9/مارچ 1907ء کو اس دنیا سے کوچ کر گیا۔

جونہی ڈوئی کی مَوت واقع ہوئی، امریکہ اور یورپ کے اخبار جو پہلے ہی اپنی قلموں کی نوک پلک تیار کئے بیٹھے تھے، اُٹھ کھڑے ہوئے۔ چنانچہ انہوں نے اس پر سیر حاصل اداریے لکھے اور کھلے بندوں اس امر کا اعتراف کیا کہ ڈوئی کی مَوت (حضرت) مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) کی پیشگوئی کے عین مطابق واقع ہوئی ہے، اور یہ کہ اس کی مَوت محمدی مسیح کی فتح اور ڈوئی کی شکست ہے۔ بعض نے حضرت بانیٔ سلسلہؑ کی تصویر شائع کر کے ڈوئی کی مَوت کو اسلام کی عظیم فتح قرار دیتے ہوئے آپ کو بڑے عمدہ لفظوں میں خراج تحسین ادا کیا۔ مثال کے طور پر ذیل میں بعض اخباری نمونے پیش کئے جاتے ہیں:

❁ ...... اخبار ''شکاگو ٹریبیون'' نے اپنی 10/مارچ 1907ء کی اشاعت میں ڈوئی کی بے بسی اور بے کسی کی مَوت اور اس کی خستہ حالی کا نقشہ کھینچتے ہوئے لکھا:

''ڈوئی کے مرنے کے چند گھنٹوں بعد ہی اس کی آراستہ و پیراستہ اقامت گاہ اور اس کے سامان پر سرکاری محاسب مسٹر جان ہارٹلے نے صیحون کے قرض خواہوں کے نام پر قبضہ کر لیا۔ جب ڈوئی کی نعش صندوق میں پڑی تھی، تو اُس وقت سرکاری کسٹوڈین مکان کے احاطہ میں جائداد کی نگرانی کرتا رہا...... یہ خود ساختہ پیغمبر کسی اعزاز کے بغیر انتہائی بے کسی کے عالم میں مرا۔ اُس وقت اس کے پاس نصف درجن سے بھی کم وفادار پیرو تھے، جن میں با تنخواہ ملازمین منجملہ ایک سیاہ فام ملازم بھی شامل تھے۔ اس کے بستر مرگ پر اس کا کوئی قریبی عزیز نہ تھا۔ وہ آدمی، جس نے دوسروں کو شفا دینے کا پیشہ اختیار کیا، وہ خود کو شفا نہ دے سکا۔ اس کی غیر مُطیع روح کو اس بیماری کے آگے سر تسلیم خم کرنا پڑا، جو اس کو قریباً دو سال سے دبوچے ہوئے تھی''۔

❁ ...... اسی طرح رسالہ ''آؤٹ لک'' نے اپنی 14/اپریل 1906ء کی اشاعت میں لکھا:

''جان الیگزنڈر ڈوئی کے شہر میں مشکلات کی جو آگ کئی ماہ سے سلگ رہی تھی، وہ پچھلے ہفتہ شعلوں میں بدل گئی۔ موجودہ صورت حال کی اصل جڑ اگرچہ مالی مشکلات ہیں مگر اس پر مزید یہ کہ ڈوئی کی جسمانی معذوری نے اس کے مریدوں کے ایمان کو متزلزل کر دیا ہے۔ آمدہ اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنی بیوی اور بچے سے تو پہلے ہی علیحدگی حاصل کر چکا ہے اور طلاق کی کارروائی عنقریب شروع ہونے والی ہے۔ مگر وہ زائن سٹی کی ہمدردیاں بھی کھو چکا ہے۔..... اس کے نائبین جن کو اس نے جملہ اختیارات تفویض کئے تھے، وہ ان اختیارات کو نئے نمائندگان کے نام منتقل کر کے ڈوئی کو اس کے تمام عہدوں سے معزول کر چکے ہیں''۔

❁ ...... اخبار ''بوسٹن ھیرلڈ'' نے اپنی 23/جون 1907ء کی اشاعت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق واقع ہونے والی ڈوئی کی دردناک مَوت کا نقشہ کھینچتے ہوئے آپؑ کی قد آدم تصویر کے ساتھ آپ کو مندرجہ ذیل الفاظ میں خراج تحسین ادا کیا:

''مرزا غلام احمد مسیح ایک عظیم انسان تھے''۔

پھر اسی جلی عنوان کے تحت آپ کی پیشگوئی پر تبصرہ کرتے ہوئے اخبار مذکور نے لکھا:

''...... آپ نے نہ صرف ڈوئی کی مَوت کی پیشگوئی کی تھی، بلکہ یہ بھی بتایا تھا کہ وہ آپ کی زندگی میں بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ مرے گا..... ڈوئی فی الواقعہ ایسی حالت میں مرا کہ اس کے دوست اسے چھوڑ چکے تھے، اور اس کی جائداد تباہ ہو چکی تھی۔ اس پر فالج اور دیوانگی کا حملہ ہوا، اور وہ ایسی دردناک مَوت مرا کہ اس کا صیحون اندرونی تفرقات سے پارہ پارہ ہو چکا تھا''۔

سب سے زیادہ شاندار خراج عقیدت اخبار ''ٹروتھ سیکر'' نے اپنی 15/جون 1907ء کی اشاعت میں پیش کیا۔ اس نے ڈوئی کی عبرتناک مَوت اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہؑ کی پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے مندرجہ ذیل الفاظ میں آپ کی عظیم الشان فتح کا اعتراف کیا:

''ڈوئی (حضرت) محمد (صلعم) کو مفتریوں کا بادشاہ سمجھتا تھا (نعوذ باللہ من ذٰلک)۔ اس نے نہ صرف یہ پیشگوئی کی تھی کہ اسلام صیحون کے ذریعہ تباہ ہو جائے گا بلکہ وہ ہر روز یہ دعا کرتا تھا کہ ہلال جلد از جلد نابود ہو جائے۔ جب اس کی خبر ہندوستانی مسیح کو پہنچی تو اُنہوں نے ایلیا ثانی (مراد ڈوئی۔ ناقل) کو للکارا کہ وہ مقابلہ کیلئے نکلے اور دونوں دعا کریں کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جائے۔ قادیانی مسیح نے یہ بھی پیشگوئی کی تھی کہ اگر ڈوئی نے اس چیلنج کو قبول کر لیا تو وہ میری آنکھوں کے سامنے بڑے دکھ اور ذلت کے ساتھ اِس دنیا سے کوچ کر جائے گا۔ اور اگر اس نے قبول نہ کیا تو پھر بھی شاید کچھ توقف سے مَوت اس کو پالے گی، اور اس کے صیحون پر تباہی آئے گی۔..... یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی تھی کہ صیحون تباہ جائے گا اور ڈوئی (حضرت) احمد (علیہ السلام) کی زندگی میں مر جائے گا۔ مسیح موعود کیلئے یہ ایک خطرناک قدم تھا کیونکہ وہ اپنے مدمقابل سے کم و بیش پندرہ بیس سال بڑے تھے۔ اور ایک ایسے ملک میں رہتے تھے جو پلیگ اور مذہبی دیوانوں کا گھر ہے۔ مگر آخر وہ جیت گئے''۔

حضرت بانیٔ سلسلہؑ کا ڈوئی کی مَوت پر اپنا تبصرہ بھی اس قابل ہے کہ اسے آپ کو نصیب ہونے والی عظیم الشان فتح کے طور پر پیش کیا جائے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

آج سے 125 سال قبل نومبر 1885ء میں شہب ثاقبہ گرنے کا عظیم نشان

(1833ء، 1872ء، 1885ء میں ایک منٹ میں ہزاروں شہب ثاقبہ گرے)

ڈاکٹر مرزا سلطان احمد۔ ربوہ

روحانی نشان

اللہ تعالیٰ نے ظاہری اور باطنی نظام میں ایسا تعلق پیدا فرمایا ہے کہ جب کسی مامور من اللہ کو مبعوث کیا جاتا ہے تو اس کی تائید میں آسمانی نشانات کا ظہور بھی ہوتا ہے۔

جہاں تک شہابِ ثاقب کے کثرت سے گرنے کا تعلق ہے تو مذہب کے حوالہ سے اس کی ایک تاریخ ہے۔ چنانچہ مسند احمد بن حنبل اور تفسیر ابن کثیر میں ایک حدیث درج ہے کہ صحابہؓ آنحضرت ﷺ کے پاس حاضر تھے کہ ناگہاں ایک ستارہ گرا اور اس سے بڑی روشنی ہوگئی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جاہلیت میں تمہارا ان ستاروں کے جھڑنے کے بارے میں کیا خیال تھا؟ ان صحابہ نے عرض کی کہ جاہلیت میں ہم اس موقع پر سمجھتے تھے کہ یا تو کوئی بڑا آدمی پیدا ہوا ہے یا کوئی بڑا آدمی مرا ہے۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ جب اللہ تعالیٰ کسی کام کا آسمان پر فیصلہ فرماتا ہے تو یہ ستارے جھڑتے ہیں۔

(تفسیر ابن کثیر اردو ترجمہ ناشر مقبول اکیڈمی 1987ء جلد پنجم صفحہ 379و 380، سورۃ جن، مسند احمد بن حنبل، الجزء الاول صفحہ 360 مسند ابن عباس)

پھر اسی تفسیر میں یہ واقعہ بھی درج ہے کہ جب آنحضرت ﷺ مبعوث ہوئے تو ایک رات اس کثرت سے ستارے ٹوٹے کہ شعلے اُٹھتے بھی دکھائی دے رہے تھے۔ یہ کثرت اتنی غیر معمولی تھی کہ اہل طائف گھبرا گئے اور خیال کرنے لگے کہ آسمان والے ہلاک ہو گئے اور طائف کے لوگوں نے اپنے غلام آزاد کرنے شروع کئے اور اپنے جانوروں کو اللہ کی راہ میں چھوڑنا شروع کیا۔ آخر ان کے ایک شخص نے کہا کہ اے طائف والو! کیوں اپنے اموال برباد کر رہے ہو۔ تم نجوم کو دیکھو اگر وہ اپنی جگہ پر قائم ہیں تو سمجھ لو کہ آسمان والے تباہ نہیں ہوئے بلکہ یہ سب کچھ ابن ابی کبشہ کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ (مشرکین شرارت سے رسول اللہ ﷺ کو اس نام سے پکارا کرتے تھے۔)

(تفسیرِ ابنِ کثیر اردو ترجمہ ناشر مقبول اکیڈمی 1987ء جلد پنجم صفحہ 379و380، سورۃ جن)

پھر اسی تفسیر ابن کثیر میں اور حدیث کی کتاب مسند احمد میں یہ درج ہے کہ امام زہری سے دریافت کیا گیا کہ کیا جاہلیت میں بھی ستارے جھڑتے تھے۔ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ ہاں لیکن کم۔ پھر آنحضرت ﷺ کی بعثت کے زمانے میں ان میں بہت زیادتی ہوگئی تھی۔

(مسند حنبل، الجزء الاول صفحہ 360 مسند ابن عباس، تفسیرِ ابن کثیر اردو ترجمہ جلد چہارم صفحہ 56 سورۃ سبا، ناشر کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی)

سیرت النبی ﷺ کی کتاب سیرۃ حلبیہ میں لکھا ہے کہ رسول کریم ﷺ کی ولادت سے کچھ پہلے سے لے کر آپ کے ظہور کے زمانہ تک غیر معمولی زیادہ شہاب ثاقب گرتے رہے اور عربوں کو اس انوکھی بات کی بہت گھبراہٹ ہوئی اور اس کے بعد کاہن جو جزوی صحیح پیشگوئیاں کرتے تھے ان کا سلسلہ بھی بند ہو گیا اور عربوں نے کہا کہ 'آسمان میں جو تھا ہلاک ہو گیا' اور عرب زیادہ سے زیادہ جانوروں کی قربانی پیش کرنے لگے۔' اس پر بنی ثقیف نے جو کہ عربوں میں نسبتاً زیادہ سمجھدار تھا کہا کہ اپنے اموال اس طرح ضائع مت کرو آسمان والا مرا نہیں۔ کیا تم نہیں دیکھ رہے کہ سورج چاند اور مشہور ستارے اپنی جگہ پر جوں کے توں موجود ہیں۔ اور ایک روایت کے مطابق سب سے پہلے بنی ثقیف گھبرائے تھے لیکن ان کو عمرو بن امیہ اور عبد یا لیل نے مذکورہ تسلی دی تھی۔

(سیرت حلبیہ، مصنف علی ابن برہان الدین حلبی، ترجمہ محمد اسلم قاسمی جلد اول نصف آخر، ناشر دارالاشاعت کراچی 1999ء صفحہ 28-27)

اسی طرح زرقانی میں روایت درج ہے کہ آنحضرت ﷺ کی ولادت پر کثرت سے شہاب ثاقب گرے تھے۔

(شرح العلامہ الزرقانی علے المواہب اللدنیہ للعلامہ القسطانی الجزء الاول، ناشر دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 1992ء صفحہ 229)

تاریخ خمیس میں بھی یہ درج ہے کہ جب رسول کریم ﷺ کی ولادت ہوئی تو شہابِ ثاقب کثرت سے گرے اور ابلیس کو آسمان تک کی رسائی سے روک دیا گیا۔

(تاریخ الخمیس فی احوال انفس نفیس تالیف حسین بن محمد بن الحسن الدیار بکری الجزء الاول، موسسہ شعبان للنشر والتوزیع بیروت صفحہ 200و202)

اب یہ ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ کی ولادت محض کوئی عام پیدائش نہیں تھی بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا کی تاریخ کے اہم انقلاب کا امر ظاہر ہوا تھا۔ اور اس وجہ سے آسمان پر اللہ تعالیٰ نے یہ غیر معمولی نشان ظاہر فرمایا۔

مسیح کی آمد ثانی

مرقس کی انجیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی آمد ثانی کی علامات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

مگر ان دنوں میں مصیبت کے بعد سورج تاریک ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا اور آسمان سے ستارے گرنے لگیں گے اور جو قوتیں آسمان میں ہلائی جائیں گی اور اس وقت لوگ ابنِ آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ بادلوں میں آتا دیکھیں گے۔ اس وقت وہ فرشتوں کو بھیج کر اپنے برگزیدوں کو زمین کی انتہا سے آسمان کی انتہا تک چاروں طرف سے جمع کرے گا۔

(مرقس باب 13)

ظاہر ہے کہ یہاں پر ستاروں کے گرنے سے مراد شہاب ثاقب کا گرنا ہی ہو سکتا ہے جیسا کہ عام زبان میں کہا جاتا ہے۔ ورنہ اگر سورج کی طرح کے ستارے زمین پر گرنے لگیں تو ستاروں کے گرنے کی نوبت نہیں آئے گی بلکہ ایک ہی ستارے کے تصادم سے زمین اور اس پر موجود زندگی مکمل طور پر تباہ ہو جائے گی۔

شہاب ثاقب کیا ہے

سب سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ شہاب ثاقب کیا ہوتے ہیں یا سائنسی اصطلاح میں Meteor,Meteor showers Meteoroid, اور Meteor storm سے کیا مراد ہے۔

ہمارے نظام شمسی کے اندر جب Comets یعنی دمدار ستارے اور asteroids سفر کرتے ہیں تو اپنے پیچھے چھوٹے چھوٹے ذرات چھوڑتے ہیں جو کہ meteroids کہلاتے ہیں۔ جب یہ meteoroids زمین کی فضا سے ٹکراتے ہیں تو ایک شعلہ کی صورت اختیار کر لیتے ہیں جو کہ زمین سے نظر آتے ہیں۔ اس شعلہ کو meteor کہا جاتا ہے۔ جو ذرات شعلہ کی صورت اختیار کر کے Meteor بنتے ہیں وہ عموماً کسی بڑے حجم کے نہیں ہوتے بلکہ ان میں سے اکثر کا سائز محض ریت کے ذرات سے لے کر ایک دو گرام کے وزن تک ہوتا ہے۔ جب meteoroids زمین کی فضا سے ٹکراتے ہیں تو یہ عمل اتنی تیز رفتاری سے ہوتا ہے کہ ایک آگ کا شعلہ پیدا ہوتا ہے جس کی چوڑائی ایک میٹر اور لمبائی پچاس ساٹھ کلومیٹر سے بھی زیادہ ہو سکتی ہے۔ سال کے بعض دنوں میں شہابِ ثاقب غیر معمولی طور پر زیادہ گرتے ہیں اور اس عمل کو meteorite shower کہا جاتا ہے۔ اور کبھی کبھار یہ شہابِ ثاقب اتنی زیادہ بڑی تعداد میں گرتے ہیں کہ یہ گمان ہوتا ہے کہ آسمان گر رہا ہے اور ایک گھنٹے میں کئی ہزار شہابِ ثاقب گرتے ہوئے نظر آ سکتے ہیں۔ جہاں تک اتنے نمایاں Storms کا تعلق ہے تو یہ بالعموم نومبر میں ہوتے ہیں۔ ان کی دو بڑی قسمیں ہیں ایک Andromedid Stream سے ٹکرانے سے پیدا ہوتے ہیں اور دوسری قسم Leonoid Stream سے زمین کی فضا کے ٹکراؤ سے پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن یہ ٹکراؤ تاریخ میں کبھی کبھی ہی اس طرز پر ہوتا ہے کہ اتنے زیادہ شہابِ ثاقب گریں کہ یہ گمان ہو جیسا کہ آسمان گرنے لگا ہے۔ اور ایسا بھی بارہا ہوا ہے کہ سائنسدانوں نے پیشگوئی کی کہ فلاں تاریخ کو غیر معمولی زیادہ شہاب ثاقب گرتے نظر آئیں گے مگر عملاً اس تاریخ کو امید سے بہت کم شہابِ ثاقب گرتے نظر آئے۔

اس عمل کا جماعتِ احمدیہ کی تاریخ سے بھی ایک گہرا تعلق ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے مبارک دور میں بھی ایک مرتبہ غیر معمولی شدت کا Meteor Storm ہوا تھا۔ اس کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی تصنیف حقیقۃ الوحی میں تحریر فرماتے ہیں۔

'مجھ کو یاد ہے ابتدائے وقت میں جب مَیں مامور کیا گیا تو مجھے یہ الہام ہوا کہ جو براہین کے صفحہ 238 میں مندرج ہے۔......... خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی اور جو تو نے چلایا یہ تو نے نہیں چلایا بلکہ خدا نے چلایا۔ اس نے تجھے علم قرآن کا دیا تا تو ان کو ڈراوے جن کے باپ دادا نہیں ڈرائے گئے اور تا مجرموں کی راہ کھل جائے۔ یعنی سعید لوگ الگ الگ ہو جائیں اور شرارت پیشہ اور سرکش آدمی الگ ہو جائیں اور لوگوں کو کہہ دے کہ میں مامور ہو کر آیا ہوں اور میں اوّل المومنین ہوں۔ ان الہامات کے بعد کئی طور کے نشان ظاہر ہونے شروع ہوئے۔ چنانچہ منجملہ ان کے ایک یہ کہ 28/نومبر 1885ء کی رات کو یعنی اس رات کو جو 28 نومبر 1885ء کے دن سے پہلے آئی ہے اس قدر شہب کا تماشہ آسمان پر تھا جو مَیں نے اپنی تمام عمر میں اس کی نظیر کبھی نہیں دیکھی اور آسمان کی فضا میں اس قدر ہزارہا شعلے ہر طرف چل رہے تھے جو اس رنگ کا دنیا میں کوئی بھی نمونہ نہیں تا میں اس کو بیان کر سکوں۔ مجھ کو یاد ہے اس وقت یہ الہام بکثرت ہوا تھا کہ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى۔ سو اس رمی کو رمی شہاب سے بہت مناسبت تھی۔ یہ شہاب ثاقبہ کا تماشہ جو 28/نومبر 1885ء کی رات کو ایسا وسیع طور پر ہوُا جو یورپ اور امریکہ اور ایشیاء کے عام اخباروں میں بڑی حیرت کے ساتھ چھپ گیا۔ لوگ خیال کرتے ہوں گے کہ یہ بے فائدہ تھا۔ لیکن خداوند کریم جانتا ہے کہ سب سے زیادہ غور سے اس تماشے کو دیکھنے والا اور پھر اس سے حظ اور لذت اُٹھانے والا میں ہی تھا۔ میری آنکھیں بہت دیر تک اس تماشہ کے دیکھنے کی طرف لگی رہیں اور وہ سلسلہ رمی شہب کا شام سے ہی شروع ہو گیا تھا جس کو مَیں صرف الہامی بشارتوں کی وجہ سے بڑے سرور کے ساتھ دیکھتا رہا۔ کیونکہ میرے دل میں الہاماً ڈالا گیا تھا کہ یہ تیرے لئے نشان ظاہر ہوا ہے۔'

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 109 تا 111 حاشیہ)

شہابِ ثاقب کا جو عظیم الشان واقعہ 28/نومبر 1885ء کو ہوا وہ اس قسم کے meteor storm سے تعلق رکھتا تھا جسے علم فلکیات کی اصطلاح میں Andromedids کہا جاتا ہے اور یہ اس وقت واقع ہوتا ہے جب زمین کی فضا Andromedid Stream سے ٹکراتی ہے۔ یہ Andromedid Stream ان ذرات سے وجود میں آئی جو ایک دمدار ستارے 3D Biela نے فضا میں چھوڑے تھے۔ تاریخی ریکارڈ کے مطابق یہ دمدار ستارہ (Comet) 1772ء، 1805ء، 1826ء اور 1845ء میں دکھائی دیا تھا۔ جب 1845ء میں یہ دکھائی دیا تو یہ دو ٹکڑوں میں ٹوٹ چکا تھا اور جب ماہرینِ فلکیات کے حساب کی رو سے اسے 1865ء میں دکھائی دینا تھا اور یہ دمدار ستارہ دکھائی نہیں دیا تو یہی نتیجہ نکالا گیا کہ یہ دمدار ستارہ مکمل طور پر شکست و ریخت کا شکار ہو چکا ہے۔ جب بھی زمین کی فضا سورج کے گرد گردش کرتے ہوئے اس Andromedid Stream سے ٹکراتی ہے تو شہاب ثاقب عام دنوں سے زیادہ گرتے ہیں لیکن جو واقعہ 28 نومبر 1885ء کو ہوا وہ اس قسم کے باقی Meteor Showers سے شدت میں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں گنا زیادہ تھا اور یہ واقعہ اب بھی علم فلکیات میں اس رو سے ایک حوالہ کا درجہ رکھتا ہے۔

اس کا تفصیلی جائزہ لینے سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ اس سال کی جماعت احمدیہ کی تاریخ میں کیا اہمیت تھی۔ 1885ء کی جماعتِ احمدیہ کی تاریخ میں ایک بہت بڑی اہمیت ہے اور وہ یہ کہ یہ وہ سال تھا جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سب سے پہلے دنیا کے سامنے اپنا دعویٰ ماموریت پیش فرمایا۔ گو کہ آپ کو پہلی مرتبہ الہامِ ماموریت 1882ء میں ہوا تھا لیکن 1885ء وہ سال تھا جب آپ نے اللہ تعالیٰ سے حکم پا کر پہلی مرتبہ دنیا کے سامنے اپنا دعویٰ ماموریت اور دعویٰ مجددیت پیش فرمایا گو پہلی مرتبہ بیعت 1889ء میں لی گئی۔ 1885ء میں اپنے دعویٰ ماموریت و مجددیت کے اعلان کے علاوہ آپ نے مذاہب عالم کے لیڈروں کو الٰہی بشارتوں کے تحت نشان نمائی کی عالمگیر دعوت دی کہ وہ اگر طالب صادق بن کر آپ کے پاس ایک سال قیام کریں تو وہ ضرور اپنی

آنکھوں سے چمکتے ہوئے نشان دیکھ لیں گے۔اور آپ نے اس دعوت کے بیس ہزار اشتہار انگریزی اور اردو میں شائع کروا کر ایشیا یورپ امریکہ کے بڑے بڑے مذہبی لیڈروں، عالموں، مہاراجوں، مصنفوں کو رجسٹری کروا کر بھجوائے۔ (تاریخ احمدیت جلد1 صفحہ 253)

ان تاریخی حقائق کے تذکرہ کے بعد اب ہم Andromedid کے نتیجہ میں ہونے والے شہاب ثاقب کے اس طوفان (meteoer storm) کے تذکرہ کی طرف واپس آتے ہیں جس کا مندرجہ بالا حوالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تذکرہ فرمایا تھا۔یوں تو پہلے بھی Andromedid stream کے نتیجہ میں meteor shower ہوتے رہے تھے لیکن جب 27 نومبر 1885ء کا سورج ڈوبا تو آسمان کی طرف دیکھنے والوں کو فوراً یہ احساس ہوگیا کہ آج شہابِ ثاقب غیر معمولی طور پر زیادہ گر رہے ہیں اور ان کی شدت اتنی ہے کہ ان کو پہلے شہابی طوفانوں سے کوئی نسبت ہی نہیں۔

سکاٹ لینڈ کے ناظرین

جب یہ منظر شروع ہوا تو دیکھنے والوں نے مثلاً سکاٹ لینڈ میں دیکھنے والوں نے ساڑھے پانچ بجے کے قریب یہ دیکھا کہ ہر منٹ میں 25 کے قریب شہابِ ثاقب گر رہے ہیں۔شام چھ بجے تک یہ تعداد بڑھ کر ہر منٹ میں سو شہابِ ثاقب تک ہوگئی۔چھ بج کر بیس منٹ میں یہ تعداد کم ہوئی۔پھر یہ تعداد بڑھ کر 70 فی منٹ پر گئی اور پھر آہستہ آہستہ اس تعداد میں کمی آئی۔بہت سے گرنے والے شہاب ثاقب کی دُمیں نظر آتی تھیں اور بعض جلنے کے عمل کے دوران ٹکڑوں میں تقسیم ہورہے تھے اور بعض پیچدار شعلوں کا منظر پیش کر رہے تھے۔

انگلستان کے ناظرین

اسی طرح انگلستان میں بھی 27/نومبر 1885ء کو شہاب ثاقب گرنے کے غیر معمولی مناظر نظر آئے۔بہت سے دیکھنے والوں نے گنا کہ ہر سیکنڈ میں ایک شہاب ثاقب گر رہا ہے۔اور ایک گھنٹہ میں 3600 سے زائد شہاب ثاقب گرتے ہوئے دیکھے گئے۔

یہ تو عام دیکھنے والوں کے تاثرات تھے۔بہت سے ماہرین فلکیات اور اس سائنس کی مہارت اور دلچسپی رکھنے والوں نے بھی پیشہ وارانہ انداز میں اس غیر معمولی عمل کو ملاحظہ کرکے اس کا سائنسی تجزیہ قلمبند کیا اور وہ اس وقت کے سائنسی جریدوں میں شائع بھی ہوا۔ان میں سے 27/نومبر 1885ء کے واقعہ کے بارے میں بہت سے لکھے ہوئے مضامین علم فلکیات میں اتنی اہمیت رکھتے ہیں کہ انہیں خلائی تحقیق کے ادارے ناسا (Nasa) نے انٹرنیٹ پر جو تاریخی مواد SAO/NASA ASTROPHYSICS DATA SYSTEM میں جمع کیا گیا ہے،اس میں ان میں سے بہت سے مضامین استفادے کے لئے جمع کر دیئے گئے ہیں۔ان میں اس دور کی اہم رصدگاہوں کی رپورٹیں بھی شامل ہیں۔

آکسفورڈ کی رصدگاہ کی رپورٹ

مثلاً آکسفورڈ کی رصدگاہ میں W.H.Robinson نے اس روز شہاب ثاقب کے طوفان کے بارے میں اپنی رپورٹ قلمبند کی۔اس رپورٹ میں انہوں نے اس Meteor Storm کے بارے میں شام 6 بج کر تیس منٹ کے وقت کے بارے میں لکھا ہے:۔

Facing south the meteors appeared to be falling in parallel lines,like tracks of rain drops

جنوب کی طرف شہاب ثاقب متوازی قطاروں میں بارش کے قطروں کی طرح گرتے دکھائی دے رہے تھے۔

اس روز آکسفورڈ کی رصدگاہ کے اوپر بادل آتے رہے تھے لیکن اسی ماہر فلکیات نے لکھا کہ جب سوا چھ بجے مطلع صاف ہوا تو میں نے ہزاروں کی تعداد میں شہابِ ثاقب گرتے ہوئے دیکھے۔

گلاسگو کی رپورٹ

گلاسگو کی رصدگاہ (Glasgow Observatory) میں ماہر فلکیات پروفیسر گرانٹ (R.Grant) نے اس نظارے کے مشاہدات قلمبند کئے۔ان کی تحریر کے مطابق گلاسگو کی رصدگاہ میں اس نظارے کا مشاہدہ ساڑھے چھ بجے شروع ہوا اور جلد ہی اس کی شدت میں اضافہ ہونے لگا۔آکسفورڈ کی رصدگاہ میں جو شہاب ثاقب دیکھے گئے تھے ان کی روشنی اور چمک نسبتاً کم تھی لیکن گلاسگو میں دیکھے جانے والے شہاب ثاقب اپنی چمک اور روشنی میں زیادہ تھے۔اکثر شہاب ثاقب تو سفید تھے لیکن بڑے شہاب ثاقب بکھرتے ہوئے سرخ اور نارنجی رنگ کا نظارا آسمان پر پیدا کر رہے تھے۔شہابِ ثاقب سب سے زیادہ شدت سے 6 بج کر چالیس منٹ پر ٹوٹتے دکھائی دیئے اور آٹھ بجے نمودار ہونے والی دھند نے اس نظارے کو آنکھوں سے پوشیدہ کر دیا۔مختلف لوگوں نے اس رصدگاہ میں شہابِ ثاقب گرنے کی فی منٹ رفتار کا تعین کرنے کی کوشش کی۔ایک وقت میں ان کی تعداد 100 فی منٹ تک بھی پہنچ گئی۔اور رصدگاہ کے ایک معاون کے اندازہ کے مطابق ایک گھنٹے میں تین ہزار شہاب ثاقب گرتے ہوئے دکھائی دیئے۔لیکن پروفیسر گرانٹ کے تخمینہ کے مطابق یہ تعداد اس تخمینہ سے بھی چار گنا زیادہ تھی۔اتنی زیادہ تیز رفتار سے گرنے والے شہاب ثاقب کو شمار کرنا مشکل کام ہوتا ہے۔

کوئٹہ کی رپورٹ

یہ بات دلچسپ ہے کہ اس وقت ایک انگریز Major Bigg نے کوئٹہ بلوچستان سے بھی اس نظارہ کے بارہ میں رپورٹ بھجوائی۔آگرہ ہندوستان سے Major G. Straham نے رپورٹ بھجوائی کہ یہ نظارہ 7 بج کر بیس منٹ پر شروع ہوا اور رات ساڑھے گیارہ بجے تک اس کی شدت اسی طرح برقرار رہی۔رات دو بجے تک یہ نظارا عملاً ختم ہو چکا تھا۔اتنے زیادہ شہاب ثاقب گر رہے تھے کہ ان کا شمار ممکن نہیں تھا۔

سمندری مسافر کی رپورٹ

یہ بات قابل ذکر ہے کہ سمندر میں سفر کرنے والے لوگوں نے بھی اس تاریخی نظّارے کا مشاہدہ کیا اور اپنے مشاہدات قلمبند کر کے اشاعت کے لئے بھجوائے۔ان میں سے ایک جہاز S.S. Dacia کے کپتان بھی تھے۔یہ جہاز سویز کے قریب تھا اور انہوں نے لکھا کہ سورج کے غروب ہوتے ہی یہ عجیب نظارہ شروع ہو گیا تھا اور ساڑھے نو بجے اور دس بجے کے درمیان اس کی شدت اپنی انتہا تک پہنچ گئی تھی اور اس جہاز پر سوار مختلف لوگوں نے اس رفتار کا شمار کرنے کی کوشش کی۔جہاز کے کپتان کے حساب کی رو سے ایک منٹ میں 600 شہاب ثاقب بھی گرتے دکھائی دیئے اور جہاز پر سوار ایک نمایاں شخصیت Sir H. Mance C.S.I. کے شمار کے مطابق ایک مرحلہ پر ایک منٹ میں ایک ہزار شہابِ ثاقب بھی گرتے دکھائی دیئے۔

خاص طور پر اس دور میں جب کہ شہابِ ثاقب کو شمار کرنے کے سائنسی آلات موجود نہیں تھے حتمی طور پر ان کا شمار ممکن نہیں تھا اوپر درج کئے گئے حوالوں کے مطابق اس دن ایک گھنٹے میں چھ سات ہزار شہابِ ثاقب گر رہے تھے لیکن ایک اندازہ کے مطابق 27 نومبر 1885ء کو اصل میں ایک گھنٹہ میں تقریباً 75 ہزار شہاب ثاقب بھی گرتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ایک شمار کرنے والا توافق کے ایک محدود حصہ میں نامکمل طور پر ہی ان کو شمار کر سکتا تھا۔

(حوالہ, A Dictionary of Astronomy 1997
Encyclopedia.com. 30 Jan. 2010
<http://www.encyclopedia.com/>.
"Andromedid meteors." A Dictionary of Astronomy. 1997. Encyclopedia .com. (January 30, 2010)
www.encyclopedia.com/doc/1O80
-Andromedidmeteors "Andromedid meteors." A Dictionary of Astronomy. 1997. Retrieved January 30, 2010 from Encyclopedia.com:
www.encyclopedia.com/doc/1O80 -
-ndromedidmeteors

یہ حوالہ انٹرنیٹ پر چیک کیا جاسکتا ہے۔

اب ایک معمولی Meteor Shower میں جو کہ کچھ سالوں کے بعد دکھائی دیتا ہے ایک گھنٹے میں ایک دو سو شہاب ثاقب دکھائی دیتے ہیں لیکن مندرجہ بالا حقائق اس بات کو واضح کر رہے ہیں کہ یہ ایک نہایت غیر معمولی واقعہ تھا اور خاص طور پر اس لئے بھی کہ عموماً Andromedid Shower اتنے شدید نہیں ہوتے بلکہ ان کے مقابل پر Leonide قسم کے Meteor Storm زیادہ شدید ہوتے ہیں۔

1872ء کے شہب ثاقب

یوں تو تاریخ میں Andromedid قسم کے Meteor Storm کئی مرتبہ آئے ہیں مثلاً 1798ء میں اور 1838ء میں اور اس کے بعد بھی لیکن ان میں ایک گھنٹے میں صرف سو دو سو شہابِ ثاقب گرتے ہوئے دکھائی دیئے۔مگر 1885ء کے علاوہ ایک اور سال ہے جس میں اس قسم کا ایسا شدید Meteor Storm آیا کہ اس میں ایک گھنٹے میں کئی ہزار شہاب ثاقب گرتے ہوئے دکھائی دیئے اور اس سال جب یہ Meteor Storm دکھائی دیا اور کثرت سے شہاب ثاقب گرنے شروع ہوئے تو آسمان کے چوتھائی حصہ میں تقریباً ساڑھے تین گھنٹے کے دوران 13 ہزار سے زائد شہابِ ثاقب گرتے دکھائی دیئے اور یہ سال 1872ء کا سال تھا اور یہ سال بھی تاریخِ احمدیت میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔یہ وہ سال تھا جب حضرت سلطان القلم کی پہلی تحریر آپ کے اپنے نام کے ساتھ دنیا میں شائع ہوئی۔ابتدا میں آپ کا معمول تھا کہ آپ بعض دوسرے ناموں سے اپنے مضامین شائع کروایا کرتے تھے۔لیکن آپ کے اپنے نام کے ساتھ جو پہلا مضمون شائع ہوا وہ موجودہ تحقیق کے مطابق اگست 1872ء میں شائع ہوا تھا۔یہ مضمون حضور علیہ السلام نے رسالہ منشور محمدی میں شائع کروایا تھا۔اس کے ساتھ ایک چیلنج بھی تھا کہ اگر غیر مذاہب کے لوگ اپنی مستند مذہبی کتب میں اللہ تعالیٰ کے سچے دین کی نسبت سچائی پر کاربند ہونے کی آدھی یا ایک تہائی تلقین نکال کر دکھائے تو اس صاحب کو پانچ سو روپے کا نقد انعام دیا جائے گا۔اور یہ چیلنج سن کر پورے ہندوستان کے مذہبی حلقوں پر خاموشی کا عالم طاری ہو گیا اور کسی کو یہ چیلنج قبول کرنے کی توفیق نہیں ہوئی۔گویا یہ سال وہ تھا جب کہ عملاً حضور نے اپنی گوشہ نشینی کی زندگی سے باہر قدم نکالا۔

(تاریخ احمدیت جلد1 صفحہ 118)

1879ء میں توقعات

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس کے بعد 1879ء میں فلکیات کے حساب کی رو سے بہت زیادہ Andromedid meteor shower متوقع تھا لیکن اس کا مشاہدہ نہیں ہوسکا اور جب اس حساب کی رو سے 1885ء میں اس بات کا امکان پیدا ہوا کہ اس قسم کا Meteor Shower ہوسکتا ہے اور کثرت سے شہاب ثاقب گرتے نظر آسکتے ہیں تو ماہرین فلکیات نے اس خیال کا اظہار کرنا شروع کیا کہ اب ایسا نہیں ہو گا کیونکہ ان کا خیال تھا کہ خلا میں ذرات کی وہ پٹی جس کی وجہ سے اس قسم کے Meteor Shower ہوتے ہیں اب کشش ثقل کی وجہ سے اپنا مقام تبدیل کرچکی ہے۔

(ان تفصیلات کے لئے ملاحظہ کریں رسالہ The Observatory کا اگست 1885ء کا شمارہ ۔ یہ تفصیلات مضمون Biela,s Comet the meteor shower of November 27 ,1872 and Comet of 1881 میں موجود

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact: Anas A.Khan, John Thompson , Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) & David Wilson.
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

ہیں۔اور یہ مضمون انٹرنیٹ پر SAO/NASA ASTROPHYSICS DATA SYSTEM پر موجود ہے۔)

لیکن 27 نومبر 1885ء کو جب شہاب ثاقب گرنے کا یہ غیر معمولی نظارہ دکھائی دیا تو ماہرین کے یہ اندازے غلط ہوگئے۔

حکم کثرت پر ہے

اس ضمن میں حضرت مسیح موعود کے یہ ارشادات مدِنظر رکھنے چاہئیں۔

''اگر یہ سوال پیش ہو کہ شہب کا گرنا اگر کسی نبی یا محدث کے مبعوث ہونے پر دلیل ہے تو پھر کیا وجہ کہ اکثر ہمیشہ شہب گرتے ہیں مگر ان کے گرنے سے کوئی نبی یا محدث دنیا میں نزول فرما نہیں ہوتا۔تو اس کا جواب یہ ہے کہ حکم کثرت پر ہے اور کچھ شک نہیں کہ جس زمانہ میں یہ واقعات کثرت سے ہوں اور خارق عادت طور پر ان کی کثرت پائی جائے تو کوئی مردِ خدا دنیا میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اصلاح خلق اللہ کے لئے آتا ہے کبھی یہ واقعات ارہاص کے طور پر اس کے وجود سے چند سال پہلے ظہور میں آجاتے ہیں۔اور کبھی عین ظہور کے وقت جلوہ نما ہوتے ہیں۔اور کبھی اس کی کسی اعلیٰ فتحیابی کے وقت یہ خوشی کی روشنی آسمان پر ہوتی ہے۔''

(روحانی خزائن جلد5 صفحہ 107۔108)

مزید فرماتے ہیں۔

''......خاص کر جب اس بات کو ذہن میں خوب یاد رکھا جائے کہ کثرت سقوط شہب وغیرہ صرف اسی امر سے براہِ راست مخصوص نہیں کہ کوئی نبی یا وارث نبی اصلاح دین کے لئے پیدا ہو بلکہ اس کے ضمن میں یہ بات بھی داخل ہے کہ اس نبی یا وارث اور قائم مقام نبی کے ارہاصات پر بھی کثرت شہب ہوتی ہے بلکہ اس کی نمایاں فتوحات پر بھی کثرت شہب ہوتی ہے کیونکہ اس وقت رحمان کا لشکر شیطان کے لشکر پر کامل فتح پالیتا ہے......'۔

(آئینہ کمالات اسلام۔روحانی خزائن جلد5 صفحہ 120۔121)

دنیا میں جو شہابِ ثاقب کے Meteor Strom یا meteor shower کی قسم سب سے زیادہ نمایاں نظارہ پیش کرتی ہے وہ Leonoid Meteors ہیں۔یہ ایک دمدار ستارے (Comet) جس کا نام Tempet-Tuttle ہے کہ پیچھے چھوڑے ذرات کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔اس دمدار ستارے کے چھوڑے ہوئے ذرات خلا میں 35 ہزار کلومیٹر چوڑی پٹی میں موجود ہیں اور یہ ذرات خلا میں زمین کی حرکت سے بالکل الٹ سمت پر سفر کر رہے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب زمین کی فضا ان ذرات کی پٹی سے ٹکراتی ہے تو یہ ذرات زمین کی فضا سے 71 کلومیٹر فی سیکنڈ کی رفتار سے ٹکراتے ہیں جس کے نتیجہ میں نہایت روشن شہاب ثاقب نظر آتے ہیں۔

یوں تو دنیا میں ہر 33 یا 34 سال بعد اس قسم کے نمایاں Meteors نظر آتے ہیں لیکن اب ہم یہ جائزہ لیتے ہیں کہ گزشتہ دوسو سال کی تاریخ میں اس کے سب سے زیادہ نمایاں نظارے کب دکھائی دیئے اور کیا اس سال یا اس سے ایک دو سال پہلے یا بعد میں جماعت ِاحمدیہ کی تاریخ کا کوئی اہم واقعہ ہوا کہ نہیں۔

1833ء کا واقعہ

Leonoid قسم کے کا ایک تاریخی نمایاں meteor storm 1833ء میں ہوا۔12 نومبر 1833ء کو مغربی نصف کرہ (western hemisphere) کے آسمان کے اوپر شہابِ ثاقب کا ایک نہایت غیر معمولی طوفان نمودار ہوا اور ہر طرف بے شمار شہاب ثاقب ٹوٹتے نظر آرہے تھے۔اس تاریخی منظر کے بارے میں اس دور کے ماہر فلکیات اور مصنف AgnesClerkes لکھتے ہیں کہ:

12 اور 13 نومبر 1833ء کی درمیانی رات کو زمین پر ٹوٹنے والے ستاروں کا ایک طوفان ٹوٹ پڑا۔ بوسٹن پر آسمان ہر طرف دکھائی دینے والی چمکدار روشنیوں اور آگ کے شعلوں کی وجہ سے روشن ہوگیا تھا۔ان شہاب ثاقب کی تعداد اتنی زیادہ تھی کہ ایک اوسط درجہ کے برفانی طوفان سے نصف تعداد میں یہ شہاب ثاقب زمین پر گر رہے تھے۔ان کی تعداد کو گننا ناممکن تھا۔جب ان کی تعداد کم ہوئی تو ان کو گننے کی کوشش کی گئی اور اس کو بنیاد بنا کر یہ حساب لگایا گیا کہ 9 گھنٹوں کے دوران دو لاکھ چالیس ہزار شہابِ ثاقب گرے ہوں گے۔'

نیویارک کے ایک دیکھنے والے A.C.Twying نے حساب لگایا کہ ایک گھنٹے میں دس ہزار شہابِ ثاقب گرے ہوں گے اور ان میں سے بعض غیر معمولی طور پر روشن نظر آرہے تھے۔امریکہ میں اس واقعہ کو اتنا غیر معمولی سمجھا گیا تھا کہ 1878ء میں ایک مورخ R.M.Devens نے اس واقعہ کو امریکہ کی تاریخ کے سو اہم واقعات میں سے ایک واقعہ قرار دیا تھا اور لکھا کہ بہت سے لوگوں کا خیال تھا کہ صبح ہوتے ہی قیامت برپا ہو جائے گی اور اس نظارے کے ختم ہونے کے بعد بھی لوگوں کی ایک بڑی تعداد کا خیال تھا کہ قیامت صرف ایک ہفتہ ہی دور ہے۔اور اجتماعی دعاؤں اور مذہبی وابستگی کے بہت سے مناظر نظر آئے تھے۔بہت سے مورخین کے نزدیک یہ نظارہ امریکہ میں مذہبی خیالات کو غیر معمولی طور پر ابھارنے والا بنا اور اس سے امریکی مزاج پر مستقل اثرات مرتب ہوئے۔یہ نظارہ زیادہ شدت سے امریکہ پر ہی دیکھا گیا تھا یورپ میں اس شدت کا نظارہ نظر نہیں آیا تھا۔اب Leonoid قسم کے شہاب ثاقب کے طوفان (meteorstorms/showers) اس سے پہلے اور بعد میں بھی ہوتے رہے ہیں لیکن عموماً اس قسم کے طوفان میں ایک گھنٹے میں 30 یا 50 یا دو تین سو شہاب ثاقب نظر آتے ہیں لیکن اس قسم کے عمل کو 1833ء میں نظر آنے والے نظارے سے کوئی نسبت ہی نہیں۔اب یہ سوال باقی رہتا ہے کہ اس سال کے قریب کیا اہم واقعہ ہوا تھا؟ جہاں تک حضرت مسیح موعود کے سنِ پیدائش کا تعلق ہے تو اس بارے میں حتمی معلومات تو نہیں ہیں لیکن سب سے زیادہ باوثوق تحقیق کے مطابق آپ کی پیدائش 13 فروری 1835ء میں ہوئی تھی (سلسلہ احمدیہ مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب صفحہ 9) اور اس طرح آسمان پر نظر آنے والا یہ تاریخی نظارہ آپ کی پیدائش سے صرف ایک سال تین ماہ پہلے کا ہے۔اور پھر ایک سو تیس سال تک Leonoid قسم کے شہاب ثاقب اس شدت کے ساتھ یا اس کے قریب قریب کی شدت کے ساتھ بھی نہیں نظر آئے۔ پھر جب حضرت مصلح موعود کی وفات اور خلافتِ ثالثہ کے آغاز کو ایک سال ہوا تو پھر نومبر 1966ء میں اسی قسم کا شدید نوعیت کا LeonoidMeteorStorm نظر آیا تھا جو کہ اپنی شدت میں 1833ء کے نظارہ جیسا تھا۔ (یہ تفصیلات مضمون The leonoids:Kings of The meteor Showers by Joe Rao میں موجود ہیں جو کہ جریدہ Sky & Tlescope میں شائع ہوا تھا اور اب انٹرنیٹ میں موجود ہے)

جب بھی اللہ تعالیٰ کسی مامور کو مبعوث کرتا ہے تو اس کی تائید میں آسمانی نشانات بھی ظاہر ہوتے ہیں جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ کسوف وخسوف کا نشان ظاہر ہوا، اور ایک سے زائد مرتبہ غیر معمولی ذوالسنین ستارے ظاہر ہوئے جن میں 1882ء میں (جوکہ الہام ماموریت کا سال تھا) ظاہر ہونے والا دمدار ستارہ بھی تھا جسے لٹریچر میں The Great Comet of 1882 کہا جاتا ہے۔اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے چند روز بعد سائبیریا پر گرنے والا Comet یا Asteroid بھی شامل ہے اور یہ بھی ایک ایسا غیر معمولی واقعہ تھا کہ گزشتہ دوسو سال کی ریکارڈ شدہ تاریخ میں اس جیسی اور کوئی مثال نہیں ملتی اور اس کے علاوہ اور بھی نشانات ہیں جو کہ آسمان پر ظاہر ہوئے۔لیکن مَیں صرف ان Meteor Storms کے واقعات شامل کئے گئے ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ کی مبارک زندگی میں یا اس سے معاً قبل ظاہر ہوئے۔

✡✡✡✡✡✡

بقیہ:سلسلہ احمدیہ کے مخالفین
از صفحہ نمبر 10

''جس ہلاکت اور تباہی کی اُس کی نسبت پیشگوئی میں خبر دی گئی تھی، وہ ایسی صفائی سے پوری ہوئی کہ جس سے بڑھ کر اکمل اور اتم طور پر ظہور میں آنا متصور نہیں ہو سکتا۔اس کی زندگی کے ہر ایک پہلو پر آفت پڑی۔اس کا خائن ہونا ثابت ہوگیا۔اور وہ شراب کو اپنی تعلیم میں حرام قرار دیتا تھا، مگر اس کا شراب خوار ہونا ثابت ہوگیا۔اور وہ اُس اپنے آباد کردہ شہر صیحون سے بڑی حسرت کے ساتھ نکالا گیا، جس کو اس نے کئی لاکھ روپیہ خرچ کر کے آباد کیا تھا۔اور نیز سات کروڑ روپیہ نقد سے، جو اس کے قبضہ میں تھا، اُس کو جواب دیا گیا۔اور اس کی بیوی اور اس کا بیٹا اس کے دشمن ہوگئے۔......اور آخر کار اس پر فالج گرا اور ایک تختہ کی طرح چند آدمی اس کو اٹھا کر لے جاتے رہے۔اور پھر بہت غموں کے باعث پاگل ہوگیا اور حواس بجا نہ رہے''۔

(''حقیقة الوحی''،روحانی خزائن، جلد 22. صفحہ 511 تا 512)

آخر پر یہ بتانا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ ڈوئی جیسا بدزبان اور بدکار شخص حضرت مسیح محمدی علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق ہلاک ہو کر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بہت بڑی پیشگوئی کا مصداق بنا۔جیسا کہ اوپر کے حوالہ جات میں بتایا جا چکا ہے، 'ایلیا ثانی' ہونے کا یہ جھوٹا مدعی نہ صرف پرلے درجے کا دشمن اسلام تھا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں بھی فحش کلمات استعمال کرتا اور آپ کے لائے ہوئے دین کا استیصال چاہتا تھا۔نیز مسلمانوں کے نیست و نابود ہونے کا متمنی تھا۔ اتنے بڑے جھوٹے ،بدکار اور گستاخ شخص کی حضرت بانیٔ سلسلہؑ کی دعاؤں کے نتیجہ میں ہلاکت یقیناً آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کو پورا کرنے والی تھی جس میں فرمایا گیا ہے کہ مسیح موعود صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا۔چنانچہ ڈوئی کی مَوت کو اس اعتبار سے بھی اسلام کی صداقت کا ایک بہت بڑا نشان قرار دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

''چونکہ میرا اصل کام کسر صلیب ہے،سو اس کے مرنے سے ایک بڑا حصہ صلیب کا ٹوٹ گیا۔کیونکہ وہ تمام دنیا سے اوّل درجہ پر حامی صلیب تھا جو پیغمبر ہونے کا دعویٰ کرتا تھا اور کہتا تھا کہ میری دعا سے تمام مسلمان ہلاک ہو جائیں گے اور اسلام نابود ہو جائے گا اور خانہ کعبہ ویران ہو جائے گا۔سو خدا تعالیٰ نے میرے ہاتھ پر اس کو ہلاک کیا۔ مَیں جانتا ہوں کہ اس کی مَوت سے پیشگوئی قتلِ خنزیر والی بڑی صفائی سے پوری ہوگئی۔ کیونکہ ایسے شخص سے زیادہ خطرناک کون ہوسکتا ہے کہ جس نے جھوٹے طور پر پیغمبری کا دعویٰ کیا اور خنزیر کی طرح جھوٹ کی نجاست کھائی۔اور جیسا کہ وہ خود لکھتا ہے، اس کے ساتھ ایک لاکھ کے قریب لوگ ہوگئے تھے جو بڑے مالدار تھے۔ بلکہ سچ یہ ہے کہ مسیلمہ کذّاب اور اسود عنسی کا وجود اِس کے مقابل پر کچھ بھی چیز نہ تھا۔نہ اِس کی طرح شہرت اُن کی تھی اور نہ اِس کی طرح کروڑ ہا روپیہ کے وہ مالک تھے۔پس مَیں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ یہ وہی خنزیر تھا جس کے قتل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ مسیح موعود کے ہاتھ پر مارا جائے گا''

اور پھر اس اعتبار سے کہ آپ نے اپنی یہ پیشگوئی دنیا بھر کے اخبارات میں بڑے زوردار اور واشگاف الفاظ میں شائع فرمادی تھی اور وہ حرف بحرف پوری ہوئی، آپ اسے اپنی صداقت اور منجانب اللہ ہونے کے حق میں ایک بہت بڑے معجزہ سے تعبیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اگر مَیں اس کو مباہلہ کیلئے نہ بُلاتا اور اگر مَیں اس پر بددعا نہ کرتا اور اس کی ہلاکت کی پیشگوئی شائع نہ کرتا تو اس کا مرنا اسلام کی حقیقت کے لئے کوئی بھی دلیل نہ ٹھہرتا۔ لیکن چونکہ مَیں نے صدہا اخباروں میں پہلے سے شائع کرا دیا تھا کہ وہ میری زندگی میں ہلاک ہوگا،مَیں مسیح موعود ہوں اور ڈوئی کذّاب ہے، اور بار بار لکھا کہ اس پر یہ دلیل ہے کہ وہ میری زندگی میں ذلت اور حسرت کے ساتھ ہلاک ہو جائے گا۔چنانچہ وہ میری زندگی میں ہی ہلاک ہوگیا۔اِس سے زیادہ کھلا کھلا معجزہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو سچا کرتا ہے،اَور کیا ہوگا''۔

(''حقیقة الوحی''،روحانی خزائن، جلد22، صفحہ 515 تا 516)

(باقی آئندہ)

✡✡✡✡✡✡

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

حضرت مولوی ابوالحسن صاحب بزدارؓ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 29/اکتوبر 2008ء میں مکرم عبدالباسط صاحب کے قلم سے حضرت مولوی ابوالحسن صاحب بزدار کی سیرۃ سے متعلق ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

ضلع ڈیرہ غازیخان میں حضرت مسیح موعودؑ کے دست مبارک پر بیعت کرنے والے اوّلین بزرگ حضرت مولوی ابوالحسن بزدار اور حضرت مولوی محمد شاہ تونسوی ہیں۔ ہردو 1901ء سے قبل احمدیت قبول کر چکے تھے اور بعدازاں انہی کی کاوشوں سے کئی جماعتیں قائم ہوئیں۔

حضرت ابوالحسن صاحب بزدار کا اسم گرامی عبدالرؤف اور کنیت ابوالحسن تھی اور اسی کنیت سے ہی آپ معروف ہوئے۔ والد گرامی کا نام مولوی عبدالقادر تھا جو بزدار قبائل کی جلالانی شاخ سے تعلق رکھتے تھے اور ’’گاڑ والا قاضی‘‘ کہلاتے تھے۔ عبدالقادر صاحب تکمیل تعلیم کے لئے اوچ شریف تک پہنچے تھے اور ابوالحسن صاحب نے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے ہی حاصل کی۔ آپؓ 1857ء میں پیدا ہوئے۔ سات بھائیوں میں آپ کا نمبر دوسرا یا تیسرا تھا۔ حصول علم کے لئے تونسہ شریف بھی تشریف لے گئے۔ بعد میں ڈیرہ اسمٰعیل خان سے ہوتے ہوئے لکھنؤ پہنچ کر مولانا عبدالحیٔ فرنگی محل کے آگے زانوئے تلمذ تہہ کیا۔ وہاں سے دہلی جاکر میاں محمد نذیر حسین صاحب دہلوی کے مدرسہ میں علوم حدیث کی تکمیل کی۔ پھر آپ بستی رنداں (ڈیرہ غازی خان) تشریف لائے اور امام الصلوٰۃ مقرر ہوئے۔ اس دوران آپ کو ازالہ اوہام، آئینہ کمالات اسلام جیسی کتب پڑھنے کا موقع ملا جس سے آپ کے تمام شبہات کا ازالہ ہوا اور بذریعہ خط بیعت کرلی۔ 1900ء کے لگ بھگ حضورؑ کی دستی بیعت کا بھی شرف حاصل کیا۔ پھر واپسی بستی رندان تشریف لائے تو امامت کرانے سے جواب دیدیا اور اپنے قبول احمدیت کا بتایا۔ جلد ہی چند افراد کو چھوڑ کر ساری بستی احمدی ہوگئی۔ اسی طرح بستی سہرانی کے کئی گھرانے بھی احمدی ہوگئے اور قریب ہی آباد بھٹی برادری کے جدامجد نے بھی احمدیت قبول کرلی۔

آپؓ کے قبول احمدیت سے پورے علاقے میں ایک طوفان برپا ہوگیا۔ آپؓ کو ایک جھوٹے مقدمہ میں پھنسایا گیا اور کئی پابندیاں عائد کی گئیں۔ لیکن آپؓ نے دعوت الی اللہ جاری رکھی۔ آپؓ حکیم حاذق تھے۔ لمبے عرصہ تک قصبہ منگروٹھہ (تونسہ شریف) میں مطب بھی کرتے رہے۔ آپ کی حکمت کے حوالے سے کئی واقعات آج تک زبان زد عام ہیں۔ آپؓ نے تین شادیاں کیں۔ زوجہ اول سے تین لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ زوجہ ثانی سے دو بیٹے ہوئے۔ جبکہ زوجہ ثالث سے چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہوئیں۔

حضرت مولوی ابوالحسن صاحب نے 1938ء میں وفات پائی تو برادری میں موجود مخالفین نے خاندانی قبرستان میں آپ کی تدفین پر اعتراض کیا۔ بالآخر مفاہمت کی راہ یہ نکالی گئی کہ آپ کو دفن تو خاندانی قبرستان میں ہی کیا گیا مگر قدرے فاصلے پر۔

محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب

پاکستان کے پہلے نوبیل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے بارے میں اخبارات کے چند اقتباسات روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 13 نومبر 2008ء میں مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہیں۔

☆ جناب جیون خانصاحب (روزنامہ جنگ کے معروف کالم نگار) اپنے کالم ’’جہاں چناب بہتا ہے‘‘ میں محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی جھنگ سے محبت کے بارہ میں لکھتے ہیں: جھنگ البتہ اُن کی نس نس میں بسا رہا۔ ماں بولی پر تو مرمٹتے تھے۔ جب بھی پاکستان میں ہوتے یا باہر کسی ’’اپنے‘‘ سے ملتے تو ٹھیٹھ مقامی لہجہ میں (جسے آبادکار جانگلی) کہتے ہیں اور جو سرائیکی کی ذرا کرخت شکل ہے بات کرتے۔ ہیئت کذائی بھی نہیں بدلی تھی۔ آخری سالوں میں عاجزی، انکساری کی حدود کو چھونے لگی تھی ...... ڈاکٹر صاحب جھنگ کو کبھی نہیں بھولے تھے۔ نوبیل انعام ملا تو رقم سے جھنگ کالج میں فزکس کی نئی تجربہ گاہ تعمیر کرائی اور گورنر سے کہہ کر وہاں فزکس میں ایم ایس سی کلاسز کا اجراء کرایا۔ یہ خشت اول تھی آہستہ آہستہ اور مضامین میں بھی ایم اے، ایم ایس سی کی تعلیم کی منظوری ملتی گئی۔ (جنگ 23 دسمبر 2001ء)

☆ پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر جناب مجاہد کامران سے ایک انٹرویو میں سوال ہوا: کوئی ایسی شخصیت جس سے آپ متاثر ہوں؟

جواب :۔ میں سمجھتا ہوں میرے والد کے علاوہ اور لوگوں سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ ان میں ایک پروفیسر عبدالسلام ہیں ...... اُن کا مقام نوبیل انعام یافتہ سائنس دانوں میں بھی بہت بلند ہے۔ ان میں بے پناہ صلاحیتیں تھیں انہیں مشرق ومغرب کی تاریخ پر عبور حاصل تھا۔ وہ ادارہ ساز تھے اور بہت اچھا لکھتے تھے۔

(جنگ سنڈے میگزین 10 فروری 2008ء)

☆ ایک طالب علم نے ڈاکٹر عبدالسلام سے پوچھا کہ کیا مذہب اور سائنس میں تضاد نہیں؟ محترم ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ ’’نہیں سائنس اور مذہب دو الگ الگ دنیاؤں سے تعلق رکھتے ہیں۔ مذہب کا تعلق انسانی سوچ کی اندرونی دنیا سے ہے اور یہ چیز ایمان کو چاہتی ہے جبکہ سائنس کا تعلق بیرونی مادی دنیا سے ہے جس کی بنیاد دلائل پر ہے اور اگر ہم یہ یقین رکھیں کہ کائنات خدا نے بنائی ہے تو پھر مذہب اور سائنس میں نہ کوئی اختلاف ہے اور نہ کبھی ہوسکتا ہے۔ میں ایک سائنس دان ہونے کے ساتھ ساتھ ایک پکا مسلمان بھی ہوں کیونکہ میں قرآن کے روحانی پیغامات پر یقین رکھتا ہوں اور یہ قرآن ہی ہے جو ہمیں سائنسی علوم کے ذریعے مظاہر فطرت پر آگاہی بخشتا ہے۔ (گریٹ سائنٹسٹ عبدالسلام صفحہ 44-45)

☆ پاکستان کی قومی اسمبلی 1973ء کے سپیکر صاحبزادہ فاروق علی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں: ’’بھٹو نے اقتدار سنبھالنے کے فقط ایک ہی ماہ بعد 2 جنوری 1972ء کو ملتان میں بعض ماہرین کا ایک خصوصی اجلاس منعقد کرایا اور اس میں یہ فیصلہ کیا کہ ایٹمی توانائی پاکستان میں پیدا کرنے کا انتظام کیا جائے ...... اس کانفرنس کے انعقاد سے عین پہلے نوبیل انعام یافتہ پاکستانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام نے مجھ سے ملاقات کی اور مجھے ایک خفیہ فائل تھماتے ہوئے اس کو پوری طرح پڑھ لینے کی خواہش ظاہر کی۔ میرے ڈاکٹر صاحب سے دیرینہ مراسم تھے انہوں نے مجھ سے کہا: فاروق! مجھے معلوم ہے کہ صدر بھٹو سے آپ کے خصوصی تعلقات ہیں وہ آپ کی بات کو بغور سنتے اور مانتے ہیں اور آپ ان سے ہر معاملے پر کھل کر بات کرلیتے ہیں لہٰذا آپ انہیں اس امر پر آمادہ کرلیں کہ وہ ہمیں مطلوبہ فنڈز مہیا کریں اور ہم اپنے ملک میں ہی ایٹمی توانائی پیدا کرنا شروع کردیں اور اس کے ساتھ ساتھ ایٹم بم بھی بنانے لگیں۔ ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ 1961ء سے 1972ء تک ہمیں اس مقصد کے لئے فنڈز ہی مہیا نہیں کئے گئے۔ اگر ایسا ہوجاتا تو ہم اب سے بہت پہلے ایٹمی توانائی خود پیدا کرنا شروع کرچکے ہوتے۔ ایٹم بم بھی تیار کرچکے ہوتے۔‘‘ (جمہوریت صبر طلب صفحہ 254)

☆ پاکستان کے نامور ادیب جناب عبداللہ حسین سے پوچھا گیا: ’’اسلام کی تشریح کا بھی بڑا مسئلہ ہے کہ اس کی تشریح کون کرے! علماء کریں؟‘‘۔ جواب ملا: ایک عالم کی دوسرے عالم سے رائے ملتی ہی نہیں ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام کو ہم نے روڑے مار کر پاکستان سے نکال دیا اس پر اب غصہ اور رونا نہ آئے تو کیا ہو؟ پاکستان نے اب تک ساٹھ سالوں میں دو بندے پیدا کئے ایک تو ڈاکٹر عبدالسلام اور دوسرے مولانا عبدالستار ایدھی۔ (روزنامہ جنگ سنڈے میگزین 3-اگست 2008ء صفحہ 9)

☆ ڈیلی ’’ٹائمز‘‘ 22/نومبر 2006ء میں شائع ہونے والے ایک ایڈیٹوریل کا اردو ترجمہ:

ڈاکٹر عبدالسلام پہلے پاکستانی تھے جنہیں 1979ء میں نوبیل انعام سے نوازا گیا۔ لیکن عین ممکن ہے کہ وہ آخری پاکستانی ہی ثابت ہوں اگر ہم باقی دنیا کے لئے ایک دہشت گرد قوم کے طور پر پہچانے جاتے رہے۔

ہم ڈاکٹر عبدالسلام کو اعزاز دینے سے گھبراتے ہیں کہ ہمارا آئین ’’جس میں ہم نے ترمیم کے ذریعے ان کی جماعت کو غیر مسلم قرار دیا ہے‘‘ اس کی اجازت نہیں دیتا۔ جب ڈاکٹر عبدالسلام نے 1996ء میں رحلت فرمائی وہ اسی سرزمین میں مدفون ہوئے جس کی قومیت کو وہ ترک کرنے کیلئے تیار نہ تھے۔ حالانکہ دوسری شہریت میں انہیں زیادہ عزت مل سکتی تھی۔ چونکہ پاکستانی انتظامیہ کے لوگ ان کی نعش مبارک کو چھونے کے لئے تیار نہ تھے لہٰذا ان کی تدفین ربوہ میں ہوئی جو ان کی احمدیہ جماعت کا مرکز ہے اور جس کا نام تک ہم نے گوارا نہ کرتے ہوئے سرکاری اعلانیہ کے ذریعہ چناب نگر رکھ دیا۔ لیکن قصہ یہاں پر ہی ختم نہیں ہوتا۔ ان کے سپرد خاک کرنے کے بعد ضلع جھنگ کے ’’پرہیزگار‘‘ اور ’’قانون‘‘ کا احترام کرنے والی انتظامیہ کے لوگ چناب نگر پہنچے اس بات کا اطمینان کرنے کے لئے آیا جماعت احمدیہ نے تمام کارروائی آئین کے مطابق سرانجام دی ہے۔

آئین اس سلسلہ میں کیا کہتا ہے؟ آئین کے مطابق احمدی مسلمان نہیں۔ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہلانے کے مجاز نہیں ہیں اور نہ ہی کلمہ پڑھ سکتے ہیں اور نہ ہی اسلام کی کوئی اصطلاح استعمال کرسکتے ہیں آئین کی اصل ترمیم ذوالفقار علی بھٹو نے پاس کی جو کہ ایک روشن خیال جمہوریت پسند کہلاتا تھا۔ پھر اس کے بعد قانون کو مزید سخت بنانے کا سہرا جنرل ضیاء الحق جیسے ’’عظیم محبّ وطن‘‘ کے حصہ میں آتا ہے اس طرح ایک انتظامی سربراہ اور ایک فوجی حکمران دونوں نے ڈاکٹر عبدالسلام کے خلاف اس سازباز میں برابر کا حصہ پایا۔ اس عظیم سائنسدان کی چناب نگر میں تدفین کے بعد کتبہ پر یہ الفاظ تحریر کئے گئے (عبدالسلام پہلے مسلم نوبیل انعام یافتہ سائنسدان)۔ یہ بتانے کی چنداں ضرورت نہیں کہ پولیس مجسٹریٹ کے ہمراہ پہنچی اور مسلم کا لفظ مٹادیا۔ ...... پاکستانی سیاستدانوں کی طرف سے انہیں ’’مرتد‘‘ قرار دینے سے پہلے وہ پاکستان اٹامک انرجی کمیشن، سائنٹیفک کمیشن آف پاکستان کے رکن تھے اور صدر پاکستان کے 1961ء سے 1974ء تک چیف سائنٹیفک ایڈوائزر رہے۔ پاکستان کے خلائی تحقیق کے ادارے سپارکو کی بنیاد بھی انہی کی مرہون منت ہے۔ ...... ڈاکٹر عبدالسلام کو 1979ء میں فزکس میں نوبیل انعام ملا۔ یہ جنرل ضیاء کے لئے انتہائی پریشان کن لمحہ تھا جس نے کہ آئین کی اس دوسری ترمیم کا اضافہ کیا تھا جس میں احمدیوں کو تنگ کرنے کے احمقانہ احکامات تھے۔ اسے اس عظیم سائنسدان کا استقبال کرنا پڑا اور TV پر ان کے ساتھ آنا پڑا۔ چونکہ اسلامی حکومت کے مذہبی عناصر پہلے ہی سیخ پا تھے لہٰذا انہیں ڈاکٹر سلام کی تقریر کے وہ حصے جس میں انہوں نے کلمہ اور دوسری اسلامی اصطلاحات کا ذکر کیا تھا حذف کرنا پڑے۔ یہ ڈاکٹر عبدالسلام کی خوش قسمتی تھی کہ ضیاء الحق کے ’’مومنین‘‘ میں سے کوئی ’’مومن‘‘ قانونی چارہ جوئی کے لئے عدالت میں نہ گیا وگرنہ یہ نوبیل انعام یافتہ سائنسدان چھ ماہ قید بامشقت کی سزا کا مستوجب ہوتا۔ ......‘‘

ماہنامہ ’’النور‘‘ امریکہ مارچ 2008ء میں شامل اشاعت مکرم محمد ظفراللہ خان صاحب کی ایک نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

اے حریم قدس میں روشن صداقت کے چراغ
تیری اک ضو کو ترستے تھے زمانے کے ایاغ
منتظر تھے جانے کب سے ساکنانِ قعرِ شب
صبح تازہ کا ملے شاید کسی جانب سراغ

کتنی صدیوں کی دعاؤں کا فقط حاصل ہے تُو
اس بھنور میں موجۂ غم کا بس اک ساحل ہے تُو
نور عشقِ مصطفےٰؐ کا مظہر کامل ہے تُو
در دِامّت جس میں خوں بن کر گھلے وہ دل ہے تُو

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

3rd December 2010 – 9th December November 2010

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or +44 20 8875 4273

Friday 3rd December 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:35 Tilawat
00:50 Insight & Science and Medicine Review
01:25 Liqa Ma'al Arab: a regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 16th August 1995.
02:35 Historic Facts
03:05 MTA World News & Khabarnama
04:05 Tarjamatul Qur'an class: an in-depth explanation of Qur'anic verses, by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 4th January 1995.
05:10 Huzoor's Jalsa Salana Address
06:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25 Historic Facts
07:00 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
07:30 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
08:40 Rah-e-Huda
10:05 Indonesian Service
11:00 Tilawat
11:10 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
12:00 Live Friday sermon: delivered by Huzoor from Baitul Futuh Mosque, London.
13:15 Dars-e-Hadith
13:45 Bengali Service
14:50 Real Talk
16:00 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:20 Friday Sermon [R]
17:25 Huzoor's Ijtema Address
18:05 MTA World News
18:30 Live Arabic Service
20:35 Friday Sermon [R]
21:45 Insight & Science and Medicine Review
22:20 Rah-e-Huda [R]

Saturday 4th December 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:30 Tilawat
00:40 International Jama'at News
01:15 Liqa Ma'al Arab: rec. on 17th August 1995.
02:15 MTA World News & Khabarnama
02:50 Friday Sermon: rec. on 3rd December 2010.
04:00 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
04:25 Rah-e-Huda
06:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35 International Jama'at News
07:10 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
07:45 Huzoor's Jalsa Salana Address
08:25 Yassarnal Qur'an
08:50 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recoded on 25th February 1996. Part 1.
09:40 Friday Sermon [R]
10:50 Indonesian Service
12:00 Tilawat
12:10 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
12:45 Live Intikhab-e-Sukhan: poem request programme.
13:45 Bangla Shomprochar
14:50 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
16:00 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:15 Live Rah-e-Huda
17:55 MTA World News
18:10 Yassarnal Qur'an [R]
18:30 Live Arabic Service
20:30 International Jama'at News
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:15 Rah-e-Huda [R]
23:45 Friday Sermon [R]

Sunday 5th December 2010

01:00 MTA World News & Khabarnama
01:35 Tilawat
01:45 Liqa Ma'al Arab: a regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 22nd August 1995.
02:50 Khabarnama: daily news in Urdu.
03:10 Friday Sermon: rec. on 3rd December 2010.
04:20 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
04:55 Faith Matters
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
07:25 Zinda Log
07:45 Faith Matters
09:00 Huzoor's Jalsa Salana Address
09:55 Indonesian Service
11:00 Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon. Recorded on 23rd November 2007.
12:00 Tilawat
12:10 Yassarnal Qur'an
12:30 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
12:50 Bengali Service
14:00 Friday Sermon [R]
15:05 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
16:05 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:30 Faith Matters [R]
17:35 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 MTA World News
18:30 Live Arabic Service
20:35 MTA Variety
21:30 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:30 Friday Sermon [R]
23:35 Ashab-e-Ahmad

Monday 6th December 2010

00:20 MTA World News & Khabarnama
00:50 Tilawat
01:05 Yassarnal Qur'an
01:20 International Jama'at News
01:55 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
02:10 Liqa Ma'al Arab: a regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 23rd August 1995.
03:10 MTA World News & Khabarnama
03:50 Friday Sermon: rec. on 3rd December 2010.
04:55 Faiths Matters
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 International Jama'at News
07:10 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
07:40 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
08:40 Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 28th February 1999.
09:45 Indonesian Service: Indonesian translation of the Friday sermon, delivered on 24th September 2010.
10:45 MTA Variety
11:45 Tilawat
11:55 International Jama'at News
12:30 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
13:00 Bangla Shomprochar
14:00 Friday Sermon: rec. on 4th March 2005.
15:05 MTA Variety [R]
16:00 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:20 Rah-e-Huda
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
19:30 Liqa Ma'al Arab: rec. on 24th August 1995.
20:25 International Jama'at News
21:00 Rah-e-Huda [R]
22:45 Friday Sermon [R]

Tuesday 7th December 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:35 Tilawat
00:45 Insight & Science and Medicine Review
01:20 Liqa Ma'al Arab: rec. on 24th August 1995.
02:25 Dars-e-Hadith
02:45 MTA World News & Khabarnama
03:20 Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 28th February 1999.
04:20 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
04:50 Huzoor's Jalsa Salana Address
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:25 Science and Medicine Review & Insight
07:00 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
07:30 MTA Variety
08:00 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
09:15 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12th March 1995.
10:00 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service: Sindhi translation of the Friday sermon, delivered on 29th January 2010.
12:05 Tilawat
12:15 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
12:40 Science and Medicine Review & Insight
13:15 Bangla Shomprochar
14:15 Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema: concluding address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Hadhrat, Khalifatul Masih V, on 11th June 2006.
15:00 Yassarnal Qur'an
15:25 Historic Facts
16:00 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:25 Rah-e-Huda
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
19:30 Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 3rd December 2010.
20:35 Science and Medicine Review & Insight
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:10 Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema [R]
22:50 MTA Variety [R]
23:20 Real Talk

Wednesday 8th December 2010

00:05 MTA World News & Khabarnama
00:35 Tilawat
00:45 Yassarnal Qur'an
01:05 Dars-e-Malfoozat
01:20 Liqa Ma'al Arab: a regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 29th August 1995.
02:20 Learning Arabic
02:50 MTA Variety
03:20 MTA World News & Khabarnama
03:50 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
04:20 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12th March 1995. Part 1.
05:15 Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema: concluding address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Hadhrat, Khalifatul Masih V, on 11th June 2006.
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35 Art Class: with Wayne Clements.
07:05 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
07:25 MTA Variety
08:20 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
09:15 Question and Answer Session: recorded on 12th March 1995. Part 1.
10:30 Indonesian Service
11:30 Swahili Service
12:20 Tilawat
12:30 Zinda Log
12:50 Friday Sermon: rec. on 11th March 2005.
13:55 Bangla Shomprochar
14:55 Rah-e-Huda
16:30 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:45 Faith Matters
18:00 MTA World News
18:15 Arabic Service
19:25 Real Talk
20:05 MTA Variety [R]
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
21:55 Huzoor's Jalsa Salana Address
22:50 Friday Sermon [R]

Thursday 9th December 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:35 Tilawat
00:45 Dars-e-Hadith
01:05 Liqa Ma'al Arab: rec. on 30th August 1995.
02:35 MTA World News & Khabarnama
03:05 Zinda Log: a documentary about the Martyrs of Ahmadiyyat.
03:30 Friday Sermon: rec. on 11th March 2005.
04:30 Art Class: with Wayne Clements.
05:00 Huzoor's Jalsa Salana Address
06:00 Tilawat
06:15 MTA Sports
07:05 Zinda Log
07:55 Faith Matters: An informative and contemporary English question and answer programme exploring various matters relating to faith and religion.
09:00 Adaab-e-Zindagi
10:10 Indonesian Service
11:10 Pushto Service
11:40 Tilawat
12:00 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
13:00 Bengali Service: Bengali translation of the Friday sermon, rec. on 3rd December 2010.
14:05 Shotter Shondhane
15:25 Tarjamatul Qur'an class: an in-depth explanation of Qur'anic verses, by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 4th January 1994.
16:00 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:20 Yassarnal Qur'an
16:45 Faith Matters [R]
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:30 Faith Matters [R]
21:40 Tarjamatul Qur'an class [R]
22:20 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor
23:20 Adaab-e-Zindagi

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 17 | Friday 26 November , 2010 | Issue No. 48

حاصل مطالعہ

تحریر فرمودہ۔ مکرم مولانا دوست محمدصاحب شاھد

ایک یکتائے روزگار شامی محدث

حضرت ابوالعون شمس الدین محمد بن احمد بن سلیمان السفارینی رحمۃ اللہ علیہ (1114ھ۔ 1188ھ۔ 1702-ء1774ء) شام کے ایک عالی پایہ محدّث اور کثیر التصانیف بزرگ تھے۔ جن میں شرح ثلاثیات مسند احمد بن حنبلؒ، معارج الانوار فی سیرت النبی المختار اور لوائح الانوار البھیۃ بالخصوص قابل ذکر ہیں۔ علامہ الدھر السفارینی نہ صرف حضرت سید ولی اللہ شاہ محدث دہلویؒ کے ہمعصر تھے بلکہ انہی کے روحانی علمی کمالات کے رنگ میں رنگین تھے اور بلا مبالغہ شبیہ اور مماثل تھے حتی کہ دونوں کو ایک ہی سال (1114ھ) خلعت وجود بخشا گیا۔ البتہ السید سفارینیؒ نے حضرت شاہ صاحبؒ کی وفات 1176ھ۔ 1762ء) کے بعد بارہ سال تک زندہ رہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ کو جناب الٰہی سے بتایا گیا کہ ظہور مہدی بالکل قریب آن پہنچا ہے۔

(التفہیمات الٰہیہ جلد 2صفحہ 160ناشر اکادمی شاہ ولی اللہ سندھ 1968ء)

آپ نے پیشگوئی کی کہ لفظ ''چراغ دین'' میں آمد مہدی کا ذکر ہے جو حروف ابجد کی رو سے 1268ھ بمطابق 1852ء بنتی ہے۔ جبکہ حضرت مسیح موعودؑ کی عمر مبارک قریباً سترہ سال تھی۔ (حجج الکرامہ صفحہ 394 از مجدد اہلحدیث امیر الملک نواب صدیق حسن خان ۔اشاعت 1291ھ۔ 1875ء)

حضرت شاہ صاحبؒ نے اپنے خاندان کو وصیت فرمائی کہ مہدی موعود کو میرا سلام پہنچا دیں بلکہ اس بے قرار تمنا کا بھی اظہار فرمایا کہ اے کاش سب سے پہلے مجھے آنحضرتؐ کے ارشاد کی تعمیل میں سلام پہنچانے کی سعادت نصیب ہو۔ (اوصایا اربعہ صفحہ 53-84 ۔ناشر شاہ ولی اللہ اکیڈیمی سندھ)

حضرت شاہ ولی اللہ کا واضح عقیدہ تھا کہ مسیح موعود آنحضرتؐ کے عکس تام ہوں گے جن میں انوار سید المرسلین کی کمال آب و تاب سے جلوہ گری ہوگی۔

(الخیر الکثیر مکتبہ رحیمیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور ۔اشاعت اگست 1959ء)

بالکل یہی مسلک شامی محدث السید سفارینی رحمۃ اللہ علیہ کا تھا جس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب لوائح الانوار البہیہ کا آغاز ہی ایسے عربی شعر سے فرمایا ہے جس میں مہدی کو ''محمد المھدی والمسیح'' سے بڑھ کر ''امام خاتم'' کے لقب سے یاد کیا گیا ہے۔

مشہور تابعی اور معبر اسلام حضرت ابن سیرینؒ سے منقول ہے ''اِنَّ الْمَھْدِی خَیْرٌ مِّنْ اَبِی بَکْرٍ وَّ عُمَرَ وَ قَدْ کَادَ یَفْضُلُ الْاَنْبِیَاءَ''۔

(حجج الکرامہ صفحہ 362)

مہدی موعود کی عالمی شخصیت اور السید السفارینی نابلسی شامیؒ

شامی محدث رحمۃ اللہ علیہ نے ''لوائح الانوار الہیہ'' میں مہدیٔ موعود کی عالمی شخصیت کے متعلق کئی اسرار سے پردہ اٹھایا ہے مثلاً بتایا کہ مہدی کو اس لئے یہ نام دیا جائے گا کہ وہ صدیوں کے دبیزی پردہ میں چھپی ہوئی ایک مخفی صداقت کو بے نقاب کریں گے۔ (صفحہ 349) جس سے مراد فیضان ختم نبوت کے جاری وساری ہونے کے سوا بھلا اور کیا ہوسکتا ہے۔

اس کتاب میں مہدیٔ موعود کے ظہور کی علامات میں سے خسوف وکسوف کے نشان، دمدار ستارے کے طلوع اور طاعون کی بربادیوں کا خاص طور پر ذکر موجود ہے۔ جس کا پچھلی صدی میں پوری دنیا بچشم خود ملاحظہ کر چکی ہے۔

السید سفارینی نے یہ بھی بشارت دی تھی کہ مسیح موعود تمام آفاق میں داخل ہوں گے یعنی آپ کی منادی دنیا بھر میں ہوگی جیسا کہ آج MTA کے ذریعہ عمل میں آرہا ہے۔

علامہ نے یہ بھی بتایا کہ مہدیٔ موعود دنیا بھر میں مساجد تعمیر کریں گے۔ چنانچہ سوسالہ عہد خلافت احمدیہ میں دنیا بھر میں جس کثرت وعظمت سے مسجدیں بنائی گئی ہیں عہد حاضر میں اس کی نظیر تلاش کرنا بیسود ہے۔ اور یہ سلسلہ بدستور زور وشور سے جاری ہے۔

السید سفارینیؒ نے یہ بھی خبر دی کہ مہدی نئ بستیاں بھی آباد کرے گا۔ (صفحہ 360) اور ربوہ (پاکستان) اسلام آباد اور حدیقۃ المھدی (لندن) اس خبر کی صداقت کا منہ بولتا نشان ہیں۔

مہدیٔ موعود کے مسئلہ عمر کا آفاقی حل

حضرت مہدیٔ موعود ومسیح معہود نے یہ عارفانہ نکتہ بیان فرمایا ہے جو فلسفۂ تاریخ انبیاء کا گویا عطر یا نفیس ترین خلاصہ ہے۔ فرماتے ہیں:

''پیشگوئی کی حقیقی تفسیر کا وہ وقت ہوتا ہے جس وقت وہ پیشگوئی ظاہر ہو''۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21صفحہ 93حاشیہ)

اب آیئے اس فیصلہ کن اور قطعی اصول کی روشنی میں علامہ سفارینی کی کتاب کے صفحہ 360 کا مطالعہ کرتے ہیں جس میں آپ نے مہدیٔ موعود کی روحانی مملکت کی مدّت سے متعلق مختلف روایات کو جمع کر دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ بعض روایات کے مطابق آپ کی حکومت پانچ یا چھ یا سات سال ہوگی۔ بعض نے 19 اور بعض نے 20 سال بیان کی ہے۔ نیز آگے صفحہ 362 پر لکھا ہے کہ مرویات کے مطابق امام مہدی چالیس برس یا 35 برس کی عمر میں بیعت لیں گے۔ اب حضرت السفارینی کی محدثانہ شان وعظمت کا کرشمہ دیکھئے کہ آپ نے مختلف روایات کی نسبت یہ رائے دی ہے کہ ان روایات میں قطعاً کوئی اختلاف نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ بیعت کے بعد 19 سال تک زندہ رہنے کی خبر بنیادی حیثیت رکھتی ہے اور باقی تخمینے مہدی کے بعض خصوصی واقعات کے زاویہ نگاہ سے ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ یہ واضح حقیقت ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے بیعت اولیٰ کا آغاز 23/مارچ 1889ء کو کیا اور آپ کا وصال ٹھیک 19 سال بعد 26/مئی 1908ء کو ہوا۔

اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

جہاں تک ان روایات کا تعلق ہے جو عمر کے تخمینوں پر مشتمل ہے تو وہ بھی لفظاً لفظاً معرض وجود میں آچکی ہے جو حیرت انگیز بات ہے۔ 20 سال کا اندازہ اس لئے صحیح تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے بیعت اور اس کی شرائط کا اشتہار یکم دسمبر 1888ء کو شائع فرمایا تھا۔

پانچ سال عمر والی روایت بھی اس لئے عین واقعہ کے مطابق ثابت ہوئی کہ 1903ء میں آنحضرتؐ کی یہ پیشگوئی کہ سید الشہداء کو ایک بادشاہ کلمۂ حق کی پاداش میں شہید کردے گا۔ (جامع الصغیر للسیوطی) حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف نے کابل میں جام شہادت نوش فرمایا اور اس کے پانچ سال بعد حضور علیہ السلام کی وفات ہوئی۔

چھ سال کی عمر سے متعلق خبر 1902ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ڈوئی کو دعوت مباہلہ سے پوری ہوئی۔ یہ موعود دجال تھا جس کے قتل کی پیشگوئی مسیح موعود سے وابستہ تھی اور اس کے چھ سال بعد حضور علیہ السلام نے وفات پائی۔

سات سال عمر کی پیشگوئی 1901ء کے جمع الصلوٰۃ کے نشان نبوی کی صورت میں ہو بہو پوری ہوئی جس کے سات سال بعد مسیح الزمان انتقال فرما گئے۔

آخر میں علامہ السفارینیؒ کی اس اجتہادی امر کی نشاندہی بھی ضروری ہے کہ ان کے قیاس کے مطابق 40 یا 35 سال میں مہدیٔ موعود سے بیعت لی جائے گی۔ حق یہ ہے کہ علامہ کا ظہور مہدی سے ایک صدی قبل کا یہ قیاس بھی ایک دوسری شکل میں پورا ہو چکا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ:

اوّل۔ حضرت مسیح موعودؑ کو چالیس سال کی عمر میں خدا تعالیٰ نے اطلاع دی کہ اس نے آپ کو اپنے لئے منتخب فرمالیا ہے۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21صفحہ 226)

دوم۔ پیشتر ازیں بعمر 35 سال آپ پر بعینہٖ اسی الہام کا نزول ہوا جو حضرت موسیٰ پر پیغمبری عطا کئے جانے کے بعد ہوا تھا یعنی ''لَا تَخَفْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی''۔

(قادیان کے آریہ اور ہم ۔ روحانی خزائن جلد 20صفحہ 436)

الغرض مہدیٔ موعود کی عمر سے متعلق خدائی نوشتے ہر زاویہ نگاہ سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ذات اقدس میں منصۂ شہود پر آچکے ہیں کہ دن چڑھ گیا ہے ۔

قوم کے لوگو ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب
وادیٔ ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل ونہار

بقیہ: مصالح العرب از صفحہ نمبر 4

طرح بفضلہٖ تعالیٰ 2006ء میں یہ پہلی جلد ''التفسیر الوسیط'' کے نام سے شائع ہوگئی۔

2005ء میں عرب دنیا میں عیسائیت کا بھرپور حملہ شروع ہو گیا اور حضور انور کی طرف سے اس کے ردّ میں پروگرام بنانے کا ارشاد ہوا نیز پروگرام الحوار المباشر شروع ہو گیا جس میں ہر ماہ مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب شرکت کے لئے تشریف لاتے تھے جس کی تفصیل بعد میں آئے گی، بہر حال اس مصروفیت کی وجہ سے مکرم ثابت صاحب اس ترجمہ کو پوری رفتار کے ساتھ جاری نہ رکھ سکے۔ تاہم وقتاً فوقتاً انہوں نے اپنی وفات تک فائیو والیم میں سے دو جلدوں کا ترجمہ مکمل کرلیا تھا۔ علاوہ ازیں بیچ بیچ میں سے اور آخری پارے کی بعض سورتوں کی تفسیر کا ترجمہ بھی کرلیا تھا۔ مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کی وفات کے بعد مکرم ہانی صاحب نے بقیہ تین جلدوں کے ترجمہ کو مختلف احباب پر تقسیم کرنے کی تجویز دی۔ ان احباب میں مکرم محمد العانی صاحب آف شام قابل ذکر ہیں جن کی انگریزی زبان بھی اچھی ہے نیز عربی زبان پر بھی گرفت کافی مضبوط ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ مختلف لوگوں کی بجائے ایک شخص ہی ترجمہ کرے تو زیادہ بہتر ہے اور فرمایا کہ محمد العانی صاحب کے سپرد یہ کام کر دیں۔ چنانچہ اگست 2010ء سے یہ کام مکرم محمد العانی سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں یہ کام مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(باقی آئندہ)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)